e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

روزنامہ اودھ نامہ
LUCKNOW
avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 32 Tuesday , October 27 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۳۲) لکھنؤ، بروز منگل ۲۷-اکتوبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۵/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

لکھیم پور کھیری تشدد: آشیش مشرا کو دیوالی پر اہل خانہ سے ملنے کی اجازت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے 2021 کے لکھیم پور کھیری تشدد معاملہ کے کلیدی ملزم آشیش مشرا کو دیوالی کے موقع پر اپنے اہل خانہ اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ تہوار منانے کے لیے آبائی شہر جانے کی اجازت دے دی۔ عدالت نے اسے 16 نومبر تک واپس لوٹنے کی ہدایت دی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے پیر کو آشیش مشرا کی درخواست منظور کرتے ہوئے یہ اجازت دی۔ آشیش مشرا نے دیوالی کے موقع پر اپنے اہل خانہ کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے ایک ہفتے کی اجازت طلب کی تھی۔ آشیش مشرا کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل سدھارتھ دوے نے عدالت کو بتایا کہ اس سے پہلے بھی تہواروں کے موقع پر اسے اس طرح کی رعایت دی جا چکی ہے۔ بنچ نے درخواست منظور کرتے ہوئے واضح کیا کہ آشیش مشرا ضمانت کی شرائط کی پابندی کرتے ہوئے لکھیم پور کھیری جاسکتا ہے۔

برازیل صدارتی انتخاب: ٹرمپ کے حامی کو ملی شکست، لولا پھر بنے صدر

برازیل کے صدر لوئز اناسیو لولا داسلوا نے ایک بار پھر صدارتی انتخاب جیت لیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ناقد لولا اب چوتھی بار ملک کے صدر بنیں گے۔ لولا نے اپنے حریف اور ٹرمپ حامی فلاویو بولسونارو کو تقریباً 44 لاکھ ووٹوں سے شکست دی۔ ان کی نئی مدت صدارت 5 جنوری 2027 سے شروع ہوگی۔ لولا کی جیت ایسے وقت میں ہوئی ہے، جب لاطینی امریکہ کے کئی ممالک میں ٹرمپ کے قریبی دائیں بازو کے لیڈران انتخابات جیت رہے ہیں۔ انتخاب میں کامیابی کے بعد لولا داسلوا نے کہا کہ "لوگوں نے جمہوریت کو بچانے کے لیے ووٹ دیا ہے۔ انہوں نے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعہ غیر ملکی مداخلت کو روکا۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ برازیل کسی دوسرے ملک کے اشارے پر نہیں چلے گا۔ حکومت کے فیصلوں میں لوگوں کی شرکت بڑھائی جائے گی۔ اس کامیابی سے امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی مخالفت کرنے والے لیڈران کو راحت ملی ہے۔

انتخابی کمیشن کی تقرری سیاسی دباؤ سے آزاد ہونی چاہیے

سابق جج ابھے اوکا نے آزاد آئینی اداروں کے تحفظ اور اظہارِ رائے کی آزادی پر زور دیا

نئی دہلی، (ایجنسی) سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ابھے اوکا نے کہا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کی تقرری سیاسی دباؤ اور اثر ورسوخ سے آزاد ہونی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے مضبوط قانونی نظام اور آزاد آئینی اداروں کے تحفظ کا مؤثر ڈھانچہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات جمہوریت کی بنیاد ہیں، جبکہ اظہارِ رائے کی آزادی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ جسٹس ابھے اوکا نے اتوار کے روز مہاراشٹر کے تھانے میں 'اظہارِ رائے کی آزادی اور ہم' کے موضوع پر ایک لیکچر دیتے ہوئے آئینی عہدوں پر تقرری کے عمل میں جواب دہی اور آزادی کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی دلیل کا جواب جسمانی طاقت سے نہیں، بلکہ دلیل کے ذریعے دیا جانا چاہیے۔ اس سے قبل 15 اکتوبر کو بھی جسٹس اوکا نے انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے معاملے پر بیان دیتے ہوئے سپریم کورٹ سے مئی 2026 میں سنائے گئے اس فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کی اپیل کی تھی، جس میں ایس آئی آر کے عمل کو درست قرار دیا گیا تھا۔ جسٹس اوکا نے کہا کہ انتخابی کمشنروں کی تقرری کے لیے ایسا قانونی اور ادارہ جاتی نظام ہونا چاہیے، جس میں سیاسی دباؤ یا اقتدار کے اثر ورسوخ کا دخل نہ ہو۔ انہوں نے سابق نائب وزیراعظم لال کرشن اڈوانی کی جانب سے تقریباً 14 برس قبل پیش کی گئی کالجیم طرز کی تجویز کا حوالہ دیا۔ ان کے مطابق، اس تجویز میں وزیراعظم، وزیر قانون، لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے رہنماؤں اور چیف جسٹس آف انڈیا کو شامل کرنے کی بات کہی گئی تھی۔

وزیراعظم مودی کی 12 ویں برکس پارلیمانی فورم میں شرکت، غیر ملکی نمائندوں سے ملاقات

لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے پارلیمانی تعاون، جمہوری اقدار، عالمی امن اور گلوبل ساؤتھ کی آواز مضبوط کرنے پر زور دیا

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے پیر کو نئی دہلی میں منعقدہ 12 ویں برکس پارلیمانی فورم میں شرکت کی اور پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس کے 'سمویدھان سدن' کے سنٹرل ہال میں غیر ملکی نمائندوں سے بات چیت کی۔ اس فورم میں برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک کے پارلیمانی رہنما اور دیگر اہم شخصیات شرکت کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد پارلیمانی تعاون کو مضبوط بنانا اور عوام پر مرکوز ترقی کو فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنا ہے۔ اس پروگرام میں برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک کے پارلیمانی رہنماؤں اور ایوانوں کے سربراہان کے علاوہ مرکزی وزرا، راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش، ریاستی اسمبلیوں کے اسپیکر، اراکین پارلیمنٹ اور دیگر معزز شخصیات بھی شریک ہوئیں۔ اس سے قبل لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے اجلاس کی صدارت کی اور برکس ممالک کے نمائندوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے شریک ممالک کے درمیان مکالمے، باہمی احترام اور تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں اوم برلا نے کہا کہ دنیا کے سب سے بڑے جمہوری ملک ہندوستان میں برکس کے رکن ممالک کے پارلیمانی وفود کی موجودگی اور ان کا مشترکہ عزم اپنے آپ میں ایک خاص تجربہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں برکس پارلیمانی تعاون کا انعقاد مکالمے اور باہمی احترام کے تئیں مشترکہ عزم اور جمہوری اقدار پر مشترکہ یقین کی عکاسی کرتا ہے۔

لوک سبھا اسپیکر نے بتایا کہ برکس پارلیمانی فورم اس سال اپنی 20 ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ ان کے مطابق، اس تنظیم کا دائرہ تیزی سے وسیع ہو رہا ہے اور عالمی حالات و بین الاقوامی تعلقات پر اس کے اثر انداز ہونے کی صلاحیت بھی بڑھ رہی ہے۔ اوم برلا نے کہا کہ برکس ممالک دنیا کی تقریباً نصف آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کا جغرافیائی پھیلاؤ عالمی رقبے کے تقریباً ایک تہائی حصے تک ہے، جب کہ عالمی معیشت اور بین الاقوامی تجارت میں بھی ان کی اہم حصہ داری ہے۔ انہوں نے اسے برکس ممالک کی اجتماعی طاقت اور عالمی ذمہ داری کا مظہر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ برکس ممالک جغرافیائی، ثقافتی، لسانی اور سماجی اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن جمہوری اقدار اور انسانیت کے تئیں مشترکہ ذمہ داری انہیں ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔ اوم برلا نے نئی دہلی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس کے دوران مشترکہ اعلامیے کو اتفاق رائے سے منظور کیے جانے کو ایک بڑی کامیابی قرار دیا اور اس کے لیے برکس کے تمام رکن ممالک کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانیں ممالک کے درمیان باہمی سمجھ بوجھ اور اعتماد کو مضبوط بنانے، بین الاقوامی کشیدگی کم کرنے اور عالمی چیلنجوں کا پُرامن حل تلاش کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

دفاعی افواج کے لیے 2.12 لاکھ کروڑ روپے کے دفاعی خریداری کے منصوبوں کو منظوری

نئی دہلی (یو این آئی) وزارت دفاع نے پیر کو تینوں افواج کے لیے تقریباً 2.12 لاکھ کروڑ روپے کی دفاعی خریداری کے منصوبوں کو اصولی منظوری دے دی۔ ان میں جدید توپ خانے کے نظام، ہلکے کثیر مقاصد ہیلی کاپٹر، فضائی دفاعی نظام اور نگرانی و حملے کی صلاحیت رکھنے والے ڈرون سمیت کئی طرح کے آلات کی خریداری شامل ہے۔ مجوزہ خریداری کی مجموعی مالیت کا تقریباً 82 فیصد حصہ ہندوستانی صنعتوں سے حاصل کیا جائے گا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کی صدارت میں منعقدہ دفاعی خرید کونسل (ڈی اے سی) کی میٹنگ میں ان خریداری منصوبوں کو منظوری دی گئی۔ ان منصوبوں میں فوج کے لیے زیادہ نقل وحرکت کی صلاحیت رکھنے والی گاڑیوں، گن شاٹ رسپانس سسٹم، بغیر پائلٹ فضائی نظام کا مقابلہ کرنے والے نظام، طویل فاصلے تک نگرانی کرنے والے ڈرون، مربوط نگرانی وحملہ نظام اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے کامیکازی ڈرون نظام کی خریداری بھی شامل ہے۔

راہل گاندھی 8 سال بعد شاہ ہتک عزت کیس میں بری

8 سال تک چلی قانونی لڑائی کے بعد سلطان پور کورٹ سے کانگریس لیڈر کو ملی بڑی راحت، جج نے 16 سنایا منٹ میں فیصلہ

سلطان پور۔ اتر پردیش کے سلطان پور کی ایم پی/ایم ایل اے عدالت نے کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر تبصرہ سے متعلق ہتک عزت معاملہ میں بری کر دیا ہے۔ ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ شبھم ورما کی عدالت نے آج فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی کا تبصرہ ہتک آمیز نوعیت کا نہیں تھا۔ فیصلہ سنائے جانے کے وقت راہل گاندھی عدالت میں موجود تھے۔ یہ معاملہ 2018 میں کرناٹک اسمبلی انتخاب کے دوران دیے گئے ان کے ایک بیان سے متعلق تھا۔ راہل گاندھی کے حق میں فیصلہ سامنے آنے کے بعد سلطان پور کی ایم پی/ایم ایل اے عدالت کے باہر کانگریس کارکنوں نے پٹاخے پھوڑ کر جشن منایا۔ اس دوران ایک دوسرے کو مٹھائیاں بھی کھلائی گئیں۔ فیصلہ سننے کے بعد راہل گاندھی لکھنؤ کے لیے روانہ ہو گئے۔ اس سے قبل جب راہل گاندھی سلطان پور جا رہے تھے، اسی وقت پوروانچل ایکسپریس وے پر ان کے قافلے کی گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئی تھیں۔ اطلاعات کے مطابق اس حادثہ میں کچھ لوگ معمولی طور پر زخمی ہوئے تھے۔

بہرحال، راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزتی کا مقدمہ 2018 سے چل رہا تھا۔ مئی 2018 میں راہل گاندھی نے کرناٹک اسمبلی انتخابات کی مہم کے دوران بنگلورو میں بی جے پی کے اس وقت کے قومی صدر امت شاہ کے بارے میں کہا تھا کہ "ہندوستان کے لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ بی جے پی کے صدر قتل کے ایک معاملے میں ملزم ہیں۔ یہ سچائی ہے۔" یہ تبصرہ سہراب الدین شیخ کے مبینہ فرضی انکاؤنٹر کے معاملے سے متعلق تھا۔ امت شاہ کو 2014 میں ممبئی کی خصوصی سی بی آئی عدالت نے اس معاملے میں الزامات سے بری کر دیا تھا۔ راہل گاندھی کے بیان کے خلاف مقامی بی جے پی لیڈر وجے مشرا نے 4 اگست 2018 کو سلطان پور کی عدالت میں مجرمانہ ہتک عزت کی شکایت درج کرائی تھی۔ اٹلسنقشے دیکھیں سلطان پور کی ایم پی/ایم ایل اے عدالت نے 27 نومبر 2023 کو راہل گاندھی کو مقدمے کا سامنا کرنے کے لیے طلب کیا تھا۔ 20 فروری 2024 کو عدالت میں پیش ہونے کے بعد انہیں ضمانت مل گئی تھی۔ جولائی 2024 میں راہل گاندھی نے اپنا بیان درج کرایا اور الزامات سے انکار کیا۔ ان کا موقف تھا کہ شکایت سیاسی بدنیتی سے متاثر ہو کر درج کرائی گئی ہے۔ مقدمے کی سماعت کے دوران شکایت کنندہ کی جانب سے گواہ اور ثبوت پیش کیے گئے۔

شکایت کنندہ کی جانب سے راہل گاندھی کی مبینہ آواز کے نمونے کا ریکارڈنگ سے موازنہ کرانے کا مطالبہ بھی کیا گیا، لیکن ٹرائل کورٹ نے اسے مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اس حکم کو چیلنج کرنے والی عرضیاں بھی ماتحت عدالت اور ہائی کورٹ میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ اکتوبر 2026 میں دونوں فریقوں کی آخری بحث مکمل ہونے کے بعد عدالت نے 26 اکتوبر کو فیصلے کی تاریخ مقرر کی تھی۔ آج راہل گاندھی کو بری کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ ان کے بیان کو ہتک آمیز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس فیصلے کے ساتھ امت شاہ پر تبصرے سے متعلق اس مجرمانہ ہتک عزت کے مقدمہ میں راہل گاندھی کے خلاف ٹرائل کورٹ کی کارروائی ختم ہو گئی ہے۔ اب شکایت کنندہ کے پاس ہائی کورٹ میں اس فیصلے کو چیلنج کرنے کا اختیار موجود ہے۔

درانداز وں سے اکھلیش کو اتنی محبت کیوں

سی ایم یوگی کا سماجوادی پارٹی پر حملہ، ایس آئی آر میں گھس پیٹھیوں شامل کرانے کا الزام

کانپور (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کے روز سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو کو نشانہ بناتے ہوئے بنگلہ دیشی اور پاکستانی دراندازوں کے حوالے سوال اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی اور کانگریس کے دورِ حکومت میں غریبوں، کسانوں، نوجوانوں اور خواتین کے مفادات کو نظر انداز کیا گیا، جبکہ موجودہ حکومت ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہی ہے۔ کانپور نگر میں 411 کروڑ روپے سے زائد مالیت کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح اور سنگِ بنیاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے کہا، میں اکھلیش جی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بنگلہ دیشی دراندازوں سے اتنی محبت کیوں ہے؟ انہوں نے الزام لگایا کہ دراندازوں کی وجہ سے غریبوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں اور اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران ایس پی نے ایسے لوگوں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کی کوشش کی۔ یوگی نے ایس پی اور کانگریس پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ ان پارٹیوں کو ریاست میں طویل عرصے تک حکومت کرنے کا موقع ملا، لیکن ان کے دورِ اقتدار میں کسانوں، غریبوں، نوجوانوں اور خواتین کے مسائل کا مناسب حل نہیں نکالا گیا۔ انہوں نے ایس پی کے دورِ حکومت میں امن وامان کی صورت حال پر بھی سوال اٹھائے اور الزام لگایا کہ اس دوران مجرموں اور فسادیوں کو سرپرستی حاصل تھی۔ (تفصیلی خبر صفحہ آخر پر)

پی ایم مودی سے کہیے کہ گیانیش کمار کو ہٹائیں

30 سیکنڈ میں تحریک رک جائے گی، تاجروں کو راہل گاندھی کا مشورہ

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی کے تاریخی 'رام لیلا میدان' میں راہل گاندھی کی یکم نومبر کو مجوزہ ریلی پر تاجروں نے تشویش ظاہر کی ہے۔ صدر بازار باری مارکیٹ ٹریڈ ایسوسی ایشن کے صدر پرمجیت سنگھ پتا نے تہواروں کے پیش نظر راہل گاندھی اور ریلی کے منتظمین سے پروگرام ملتوی کرنے کی اپیل کی تھی۔ اس کے جواب میں راہل گاندھی نے تاجروں سے کہا ہے کہ "مودی جی سے کہیے کہ ملزم نمبر 4، گیانیش کمار کو ہٹائیں، 30 سیکنڈ میں تحریک رک جائے گی۔" دراصل دیوالی سمیت اہم تہواروں کے دوران دہلی کی تھوک منڈیوں میں کاروبار بڑھ جاتا ہے۔ ایسے میں ریلی کے باعث ٹریفک متاثر ہونے اور سیکورٹی انتظامات کی وجہ سے بازاروں تک رسائی میں دشواری پیدا ہونے کا خدشہ ہے، جس سے تاجروں کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو سکتا ہے۔

راہل گاندھی کے قافلہ کی گاڑیاں اتر پردیش میں حادثہ کا شکار

سلطان پور۔ اتر پردیش کے سلطان پور کی ایک خصوصی ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں پیر کے روز پیشی کے لیے آ رہے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے قافلے میں پیچھے چل رہی ایک سفاری گاڑی اچانک بریک لگنے سے آپس میں ٹکرا گئی، جس سے سفاری گاڑی کو نقصان پہنچا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کچھ پارٹی کارکنان زخمی ہوئے ہیں۔ دراصل راہل گاندھی پیر کے روز لکھنؤ سے سلطان پور کی طرف جا رہے تھے۔ اس دوران ان کے قافلے کی 4 گاڑیاں اور ایک ایمبولینس آپس میں ٹکرا گئیں۔ راحت کی بات یہ ہے کہ راہل گاندھی کو چوٹ نہیں آئی ہے، اور وہ بخیر ہیں۔

آپس میں ہوئی ٹکر سے پارٹی کارکنان زخمی، جانچ کے لیے تین رکنی ایس آئی ٹی تشکیل

تصادم کے معاملے میں اتر پردیش پولیس ہیڈ کوارٹر نے جانچ کے لیے تین رکنی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی ہے۔ پولیس انسپکٹر جنرل کرن ایس کی صدارت میں تشکیل دی گئی ٹیم حادثے کی وجوہات، سیکورٹی انتظامات اور اسکارٹ مینجمنٹ میں ممکنہ خامیوں کی جانچ کر کے جلد رپورٹ سونپے گی۔ سیکورٹی میں خامی کے نقطے پر تحقیقات کے لیے ایس آئی ٹی میں مسٹر کرن ایس، پولیس انسپکٹر جنرل، لکھنؤ رینج، لکھنؤ (صدر) کے علاوہ برج نارائن سنگھ، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سلطان پور (رکن) اور مسٹر رام کرشن چترویدی، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ٹریفک، سلطان پور کو رکن کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

پروفیسر شمیم نکہت میموریل فکشن ایوارڈ کمیٹی
کے زیر اہتمام

ڈاکٹر شمیم نکہت
اردو فکشن ایوارڈ 2026

اتوار، 1 نومبر 2026، 2:30 بجے دِن، کیفی اعظمی اکیڈمی، نشاط گنج، لکھنؤ میں ہم سب آپ کی شرکت کے متمنی ہیں۔
عزت مآب عالیجناب سید وسیم اختر، فاؤنڈر و چانسلر، انٹگرل یونیورسٹی، لکھنؤ
مشہور و معروف فکشن نگار ڈاکٹر صبیحہ انور کو فکشن ایوارڈ 2026
و
وقار مہدی رضوی صحافت ایوارڈ 2026 سینئر صحافی جناب سنجے شرما کو پیش کریں گے
اور
پروفیسر یعقوب یاور (سابق صدر، شعبۂ اردو بی ایچ یو) شمیم نکہت میموریل لکچر دیں گے

صدارت : ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ، یوپی
مہمان خصوصی : منیش شکلا، پی سی ایس، فائننس کنٹرولر، ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ (یوپی)
تاثرات : پروفیسر شہزاد انجم، دہلی | پروفیسر محمد کاظم، دہلی | ڈاکٹر خان احمد فاروق، کانپور
نظامت : پروفیسر عباس رضا نیر، لکھنؤ یونیورسٹی

شاہد حسنین | کرار زیدی | یاسمین انجم | پروفیسر ریشماں پروین | تقدیس فاطمہ
پروفیسر سید حسین اصغر کاظمی | ڈاکٹر موسیٰ رضا | سید عاصم رضا
شعاع فاطمہ ایجوکیشنل وچیریٹیبل ٹرسٹ اینڈ سوسائٹی لکھنؤ
9936673292, 8299105803

ایس آئی آر کے فارم 6 میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی: الیکشن کمیشن

سپریم کورٹ میں حلف نامہ داخل، تمام فیصلے اتفاقِ رائے سے کیے گئے، معاملے پر سماعت جاری

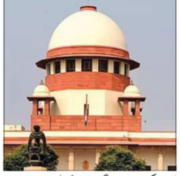

نئی دہلی، (ایجنسی) ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے معاملے پر الیکشن کمیشن اور اپوزیشن کے درمیان تنازع شدت اختیار کر گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے پیر کے روز سپریم کورٹ میں 15 نکات پر مشتمل جوابی حلف نامہ داخل کرتے ہوئے اپنی کارروائی اور فیصلوں کا دفاع کیا۔ کمیشن نے ووٹر لسٹوں میں بے ضابطگیوں کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے عرضی کی بنیاد پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ یہ عرضی ایک خبر کی بنیاد پر دائر کی گئی ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور دونوں الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے اس حلف نامے کی متفقہ طور پر منظوری دی ہے۔ یہ معاملہ راہل گاندھی اور اپوزیشن اتحاد انڈیا بلاک کے دیگر رہنماؤں کی جانب سے دائر کردہ عرضی سے متعلق ہے۔ سپریم کورٹ نے [illegible] ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے ناموں کا آزادانہ آڈٹ کرانے اور پولنگ بوتھ کے لحاظ سے ووٹروں کی فہرست فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ کسی بھی اہل ووٹر کا نام اسے اطلاع دیے بغیر اور اپنا موقف پیش کرنے کا موقع فراہم کیے بغیر ووٹر لسٹ سے حذف نہیں کیا جانا چاہیے۔ الیکشن کمیشن نے اپنے جواب میں فیصلہ سازی کے طریقہ کار، فارم 6، ووٹر لسٹ اور ڈیجیٹل ڈیٹا بیس [illegible] تمام فیصلے باہمی اتفاقِ رائے سے کیے گئے ہیں۔ اس معاملے پر سپریم کورٹ میں اگلے روز سماعت ہوگی۔

الیکشن کمیشن کے طریقہ کار کے خلاف داخل نئی عرضی پر بھی سماعت کے لیے سپریم کورٹ راضی

سپریم کورٹ میں 26 اکتوبر کو الیکشن کمیشن کی کارکردگی اور اس کے فیصلہ لینے کے طریقہ کو چیلنج دینے والی ایک عرضی کو جلد فہرست بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ عرضی ایک موجودہ رکن پارلیمنٹ کے ذریعہ داخل کی گئی ہے۔ اس بارے میں سینئر ایڈووکیٹ مینکا گروسوامی نے چیف جسٹس سوریہ کانت سے گزارش کی کہ اسے منگل کو قبل سے فہرست بند متعلقہ معاملوں کے ساتھ سنیں۔ مینکا گروسوامی نے عدالت کو بتایا کہ یہ عرضی 17 تاریخ کو داخل کی گئی تھی اور اس میں جو بھی خامیاں تھیں، انہیں دور کر دیا گیا ہے۔ درمیان میں عدالت کی چھٹیاں ہونے کے سبب معاملے کی سماعت نہیں ہو سکی۔

'گھس پیٹھیا کون ہے، یہ طے کرنے والا کون؟'

اکھلیش یادو نے سی ایم یوگی کے الزامات کا دوٹوک جواب یا

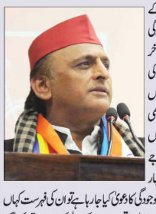

لکھنؤ: اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے گھس پیٹھیوں کے معاملے پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے سوال کیا ہے کہ آخر کسی کو گھس پیٹھیا قرار دینے کا اختیار کس کے پاس ہے اور اس کی تعریف کیا ہوگی؟ انہوں نے بی جے پی پر انتخابات میں گھس پیٹھیوں کے معاملے کو سیاسی طور پر استعمال کرنے کا الزام بھی لگایا۔ اکھلیش یادو نے سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آخر کون سا انتخاب ہے جسے بی جے پی گھس پیٹھیوں کے بغیر لڑتی ہے؟ انہوں نے سوال کیا کہ اگر بہار کے بعد مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں بھی گھس پیٹھیوں کی موجودگی کا دعویٰ کیا جا رہا ہے تو ان کی فہرست کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ بھی واضح ہونا چاہیے کہ کسی شخص کو گھس پیٹھیا قرار دینے کے لیے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے۔ سماجوادی پارٹی سربراہ نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ بھی دوسرے صوبے اتراکھنڈ سے اتر پردیش آئے ہیں۔ اکھلیش نے سوال کیا کہ اگر لکھنؤ کے لوگ اٹاوہ سے تعلق رکھنے والوں کو گھس پیٹھیا قرار دینے لگیں تو اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ ان کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ کسی کو گھس پیٹھیا قرار دینے کے لیے واضح اور قابل قبول معیار ہونا چاہیے۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی نیت سماج میں دراڑ پیدا کرنے کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس طرح کی باتیں زیر زمین، غیر رجسٹرڈ اور سرنگ وادی لوگوں کی ورکشاپ سے نکلتی ہیں اور [illegible]

ایران میں سفارتی سرگرمیاں تیز، سعودی عرب، پاکستان اور ترکی کے وفود تہران پہنچے

امریکہ و اسرائیل سے ممکنہ دوبارہ جنگ روکنے، کشیدگی کم کرنے کی کوششیں جاری

سعودی عرب، پاکستان اور ترکی کے اعلیٰ سطحی وفود پیر کو تہران پہنچے، جہاں وہ ایرانی حکام سے ملاقاتوں میں ایران کی اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ دوبارہ ممکنہ لڑائی روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دو علاقائی حکام کے مطابق ان مذاکرات کا مقصد تہران اور واشنگٹن کے درمیان کسی معاہدے کی راہ ہموار کرنا ہے۔ یہ سفارتی کوششیں ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہیں جب ایران میں بہت سے لوگ دوبارہ بھرپور جنگ چھڑنے کے امکان کے پیشِ نظر تیاری کر رہے ہیں۔ اسرائیل اور امریکہ میں انتخابات سے قبل دونوں ممالک کے رہنماؤں کی دھمکیوں میں شدت آئی ہے، جبکہ ایرانی قیادت بھی اپنے مؤقف پر قائم ہے۔ سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان، پاکستانی فوج کے سربراہ فیلڈ مارشل عاصم منیر اور ترکی کی خفیہ ایجنسی کے سربراہ ابراہیم قالن کی ایران کے اعلیٰ سکیورٹی حکام اور مذاکرات کاروں سے ملاقاتیں طے ہیں۔ علاقائی حکام کے مطابق یمن کی جنگ اور ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں کے سعودی عرب پر حملے بھی مذاکرات کے ایجنڈے میں شامل تھے۔ ان حکام نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کی، کیونکہ انہیں صحافیوں سے گفتگو کی اجازت نہیں تھی۔ ایک ایرانی عہدیدار نے بھی اسی شرط پر وفود کی آمد کی تصدیق کی۔ سعودی عرب نے ایک بیان میں کہا کہ وفود کو امید ہے کہ وہ ”کشیدگی کم کرنے، علاقائی سلامتی کو مضبوط بنانے اور استحکام کو فروغ دینے کے طریقے“ تلاش کر سکیں گے۔ ایک علاقائی عہدیدار کے مطابق قطری ثالث بھی اتوار کو تہران میں موجود تھے اور علاقائی کشیدگی کم کرنے کی جاری کوششوں کے تحت امریکہ کے ساتھ رابطے میں کام کر رہے تھے۔ عہدیدار نے مذاکرات کی حساسیت کے باعث اپنی شناخت ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی۔ پاکستان اور قطر نے جون میں ایک معاہدہ کرانے میں مدد دی تھی، جس کا مقصد ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کو جہاز رانی کے لیے مکمل طور پر کھولنا، ایرانی بندرگاہوں کی امریکی ناکہ بندی ختم کرنا اور ایران کے جوہری پروگرام سمیت وسیع تر تصفیے پر مذاکرات شروع کرنا تھا۔ تاہم، دونوں جانب سے حملے دوبارہ شروع ہونے کے بعد یہ معاہدہ جلد ہی ناکام ہوگیا۔ اسرائیل میں منگل کے انتخابات اور امریکہ میں تین نومبر کے وسط مدتی انتخابات سے پہلے دوبارہ لڑائی کے خدشات بڑھ رہے ہیں۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے اختتام ہفتہ کہا تھا کہ تہران نے سفارت کاری کا راستہ بند نہیں کیا ہے اور ثالثوں کے ذریعے امریکہ کو پیغامات پہنچائے جا رہے ہیں۔ طویل عرصے سے تعطل کے شکار مذاکرات کے بارے میں بقائی نے کہا کہ امریکہ بظاہر یک طرفہ مطالبات پر اصرار کر رہا ہے۔ ان کے مطابق صدر ٹرمپ اور دیگر امریکی حکام بار بار ”مکمل ہتھیار ڈالنے“ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں، جسے کوئی ایرانی قبول نہیں کرتا۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیرِاعظم بینجمن نیتن یاہو نے اتوار کو انٹیلی جنس معلومات کا حوالہ دیتے ہوئے دوبارہ خبردار کیا کہ ایران یا اس کے اتحادی گروہ سخت انتخابی مقابلے سے قبل ووٹنگ میں خلل ڈالنے کے لیے حملہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے ایک ویڈیو بیان میں کہا، ”فوج دفاع اور حملے، دونوں کے لیے تیار ہے۔“ انہوں نے مزید دھمکی دی، ”آپ کو ایسے غیر متناسب اور شدید ضربیں برداشت کرنا ہوں گی، جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔“ اسرائیل کے چینل 12 نے اتوار کی شب خبر دی کہ نیتن یاہو اور فوج کے چیف آف اسٹاف کے درمیان وزیرِاعظم کی جانب سے ایک ”کارروائی“ کی ہدایت پر اختلاف ہوا۔ رپورٹ کے مطابق فوج کا خیال تھا کہ یہ کارروائی ایران کے ساتھ تنازع دوبارہ شروع ہونے کا فوری سبب بن سکتی ہے۔ نیتن یاہو نے چینل 14 پر گفتگو میں اس رپورٹ کو بے بنیاد قرار دیا۔ فوج کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ سامنے نہیں آیا ہے۔

ایران پر حملے کے معاملے میں اختلافات کی خبریں بے بنیاد: اسرائیلی وزیر دفاع

انتخابات سے پہلے حملے کا ارادہ نہیں، نیتن یاہو پر سیاسی فائدے کے لیے کشیدگی بڑھانے کا الزام

اسرائیلی وزیرِ دفاع اسرائیل کاٹز نے پیر کو ایران کے ساتھ جنگ میں نئی کارروائی کے معاملے پر فوج اور سیاسی قیادت کے درمیان اختلافات کی خبروں کو ”مکمل طور پر بے بنیاد اور غلط“ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں کے درمیان ”مکمل ہم آہنگی“ ہے اور اسرائیل کا انتخابات سے پہلے ایران پر حملہ شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ اسرائیل کے چینل 12 نے اتوار کو نام ظاہر نہ کیے گئے ذرائع کے حوالے سے خبر دی تھی کہ وزیرِاعظم بینجمن نیتن یاہو اور فوج کے سربراہ ایال زامیر کے درمیان ایک نئی ہدایت پر تلخ کلامی ہوئی۔ رپورٹ میں اس ہدایت کی نوعیت واضح نہیں کی گئی۔ چینل کے مطابق، زامیر نے ہدایت پر عمل درآمد سے پہلے تفصیلی مشاورت، قانونی ضمانتوں اور سیاسی قیادت کے دستخطوں کا مطالبہ کیا تھا۔ رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے کہا گیا کہ فوج کے اندر خدشات موجود ہیں کہ جنگ کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نیتن یاہو نے ایک ٹی وی پروگرام میں اس رپورٹ کو ”بکواس“ قرار دیا۔ کاٹز نے اسے سخت انتخابی مقابلے سے عین پہلے نیتن یاہو کے سیاسی اتحاد کی قوت فیصلہ پر شکوک پیدا کرنے کی کوشش قرار دیا۔ ایکس پر اپنے بیان میں کاٹز نے کہا، ”میں غیر مبہم طور پر واضح کرتا ہوں کہ اسرائیل کی جانب سے انتخابات سے پہلے ایران پر حملہ شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔“ دوسری جانب اپوزیشن رہنما یائیر لاپید نے اتوار کو اسی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے نیتن یاہو پر انتخابات ملتوی کرانے کی کوشش کا الزام لگایا۔ لاپید نے ایکس پر لکھا، ”آج رات یہ خبر سامنے آئی ہے کہ وہ صرف انتخابات ملتوی کرانے کے لیے ایران کے ساتھ کشیدگی اور تصادم پیدا کرنا چاہتے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا، ”یہ شخص اپنا توازن کھو چکا ہے۔ ہمیں ہر صورت اسے گھر بھیجنا ہوگا۔“ نیتن یاہو نے اپنی انتخابی مہمیں سلامتی کے امور پر اپنی صلاحیتوں کو نمایاں کیا ہے۔ ان کا مؤقف ہے کہ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ میں صرف وہی مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔

اردن کے چرچ پر حملے کے تین مسلح ملزمان گرفتار، 8 ہلاک، 40 زخمی

کرک میں سکیورٹی فورسز سے تین گھنٹے تک جھڑپ، ملزمان زخمی حالت میں گرفتار

عمان، 26 اکتوبر (یواین آئی) اردن کی سکیورٹی فورسز نے ملک کے صوبہ کرک میں یونانی آرتھوڈوکس چرچ پر مہلک حملے کے تین مسلح مشتبہ حملہ آوروں کو کئی روزہ تلاش کے بعد گرفتار کر لیا ہے۔ اس حملے میں آٹھ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے تھے۔ ریاستی میڈیا کے مطابق، مشتبہ افراد پیر کے روز کرک کے گاؤں الجدیدہ میں ایک متروک مکان میں چھپے ہوئے پائے گئے۔ اردن کے محکمۂ امن عامہ نے بیان میں کہا کہ ملزمان نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا اور سکیورٹی فورسز پر فائرنگ کی، جس پر فورسز نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے تینوں کو زخمی حالت میں گرفتار کر لیا۔ اردنی حکومت کے ایک ذریعے نے الجزیرہ کو بتایا کہ سکیورٹی فورسز کے ساتھ تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہنے والی جھڑپ میں حملہ آور شدید زخمی ہوئے، جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی پیٹرا کے مطابق، کارروائی کے دوران سکیورٹی اہلکاروں میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، جبکہ جائے وقوع سے اسلحہ اور بڑی مقدار میں زندہ گولیاں بھی برآمد کی گئیں۔ محکمۂ امن عامہ نے اپنے بیان میں کہا ہمارے معاشرے میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں تاہم اس نے کسی مخصوص تنظیم کا نام نہیں لیا۔ وزیرِ مواصلاتِ حکومت محمد المومنی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں اس مشترکہ کارروائی کو کامیاب قرار دیتے ہوئے سکیورٹی فورسز کی کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے تصدیق کی کہ تینوں ملزمان زخمی حالت میں حراست میں لے لیے گئے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کرک کے گاؤں حمود میں یونانی آرتھوڈوکس چرچ میں جنازے کی تقریب کے دوران تین مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر دی تھی۔ وزارتِ صحت کے مطابق حملے میں آٹھ افراد ہلاک جبکہ 40 زخمی ہوئے تھے۔ پیر تک زخمیوں میں سے 27 افراد اسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ کرک کے پرنس علی ملٹری اسپتال کے ڈائریکٹر نے بتایا کہ ایک زخمی کی حالت آپریشن کے بعد بھی تشویشناک ہے۔ کرک اردن کی مسیحی اقلیت کا اہم مرکز ہے۔ ملک کی تقریباً ایک کروڑ 15 لاکھ آبادی میں مسیحیوں کی تعداد تقریباً تین لاکھ ہے۔ شاہ عبداللہ دوم نے حملے کے ذمہ داروں کو سخت ترین سزا دینے کا عزم ظاہر کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں سے تعزیت کی ہے۔ انہوں نے ایسے حملوں سے نمٹنے کے لیے ملک کے سکیورٹی طریقۂ کار کا ازسرِنو جائزہ لینے کا بھی حکم دیا ہے۔ وزیرِ داخلہ مازن الفرایہ نے کہا کہ حکومت اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ کن عوامل کی وجہ سے نوجوان تشدد کی راہ اختیار کرتے ہیں، اور حملے میں ملوث ہر فرد کو قانون کے مطابق جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔

سعودی عرب، سنگاپور میں زیر زمین پیٹرول ذخیرہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے

سنگاپور، 26 اکتوبر (یواین آئی) سعودی عرب، ایشیا میں توانائی کی فراہمی کے تحفظ کے زیرِ مقصد 2027 کی دوسری ششماہی سے سنگاپور کے جورونگ راک غاروں میں خام تیل ذخیرہ کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے۔ دی اسٹریٹس ٹائمز میں شائع رپورٹ کے مطابق، سنگاپور کے وزیر توانائی وصنعت تان سی لینگ نے مرینا بے سینڈز میں منعقدہ سنگاپور انٹرنیشنل انرجی ویک کانفرنس کے افتتاحی خطاب میں اس موضوع پر بات کی۔ وزیر تان نے کہا کہ سعودی عرب اور سنگاپور 2027 کی دوسری ششماہی سے سعودی خام تیل کو جورونگ راک غاروں میں ذخیرہ کرنے کے لیے ایک منصوبے پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تان نے 26 اکتوبر کو دستخط ہونے والے ایک توانائی معاہدے کی طرف اشارہ کیا اور بتایا کہ یہ معاہدہ سعودی خام تیل کو ملک میں ایک تنصیب میں ذخیرہ کرنے کا موقع دے گا۔ عالمی توانائی منڈی میں رسد کے مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، تان نے کہا کہ آبنائے ہرمز کے بند ہونے سے عالمی توانائی کی رسد متاثر ہوئی ہے اور سعودی عرب پر حالیہ حملوں کی بنا پر صورتحال مزید بگڑ سکتی ہے۔ جورونگ جزیرے کی 150 میٹر گہرائی میں اس تنصیب کی مجموعی ذخیرہ گنجائش 47.1 ملین مکعب میٹر ہوگی۔

عرب اتحاد، یمن میں حوثیوں کے 5 سرنگ نما گوداموں

6 لانچنگ پیڈ اور 1 میزائل ڈپو کو نشانہ بنایا گیا

صنعا، 26 اکتوبر (یواین آئی) سعودی عرب کی قیادت میں عرب اتحاد نے کہا ہے کہ یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثیوں کے خلاف ایک وسیع کارروائی کی گئی ہے اور ان کارروائیوں میں بیلسٹک میزائلوں کے ذخائر موجود ہونے والی 5 سرنگیں، 6 لانچنگ پیڈز اور 1 میزائل گودام تباہ کر دیا گیا ہے۔ سعودی قیادت کے عرب اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے ایکس سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ یمن کے شہر صنعا میں 2 بیلسٹک میزائل فائرنگ ریمپس کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ المالکی نے کہا کہ ان ریمپس میں سے ایک کا استعمال سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پر حملہ کرنے کے لیے کیا جا رہا تھا۔ عرب اتحاد کے ترجمان نے بعد ازاں بیان دیا کہ یہ کارروائی سعودی عرب کے جائز دفاعی حق کے دائرہ کار میں کی گئی اور حوثیوں کے فوجی مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ المالکی نے کارروائی کے حوالے سے بتایا کہ حوثیوں کے کنٹرول والے علاقوں میں بیلسٹک میزائل ذخیرہ کیے جانے والی 5 سرنگیں، 4 بیلسٹک میزائل فائرنگ ریمپس اور 1 میزائل گودام تباہ کر دیا گیا۔ المالکی نے کہا کہ آپریشن کا زور حوثیوں کے زیرِ قبضہ علاقوں کے درمیان رسد کے راستے منقطع کرنے پر تھا اور ساتھ ہی یمن کی محاذی پٹیوں میں حوثیوں کے ٹھکانے اور فوجی ساز و سامان کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ حوثیوں کے فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے ایکس پر لکھا ہے کہ وہ یمن کے صوبوں عدن اور لاحج میں حکومتی قوتوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ سریع نے بتایا کہ ان کے دو حملوں میں بڑی تعداد میں بیلسٹک میزائل استعمال کیے گئے اور عدن کے صلاح الدین اور لاحج کے الواحات علاقے میں ہتھیاروں کے گودام نشانہ بنائے گئے۔ یمن اس داخلی جنگ کا منظر ہے جو ستمبر 2014 میں حوثیوں کے دارالحکومت صنعا اور بعض صوبوں پر قبضہ کرنے کے بعد شروع ہوئی۔

ایران: ”مکہ اتحاد کے رکن ممالک کے اعلیٰ سطحی حکام تہران کا دورہ کریں گے“

تہران، 26 اکتوبر (یواین آئی) ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان کے اعلیٰ سطحی حکام ایران کے دارالحکومت تہران میں ایرانی حکام سے ملاقات کریں گے۔ ایران نیشنل سکیورٹی ہائی کونسل کے نائب سیکرٹری علی باقری نے ایرانی ٹی وی پر کہا کہ مکہ اتحاد کے رکن ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان کے اعلیٰ سطحی حکام تہران کا دورہ کریں گے۔ باقری نے بتایا کہ اس اجلاس میں سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان، پاکستان کے فیلڈ مارشل جنرل آصف منیر اور ایک اعلیٰ ترک حکام شریک ہوں گے اور یہ حکام ایران نیشنل سکیورٹی ہائی کونسل کے سکریٹری جنرل محسن رضائی سے ملاقات کریں گے۔ ایرانی ذرائع ابلاغ نے بتایا کہ باقری نے ملاقات کی تاریخ نہیں بتائی، تاہم یہ اجلاس آج منعقد کیا جائے گا۔ ترک خفیہ سروس کے سربراہ ابراہیم قالن بھی اس اجلاس میں شریک ہوں گے۔

برازیل میں لولا نے چوتھی بار کامیابی حاصل کی

لاطینی امریکہ میں دائیں بازو کی پیش قدمی اور ٹرمپ کے عزائم کو دھچکا

برازیلیا، 26 اکتوبر (یواین آئی) برازیل کے معروف بائیں بازو کے صدر لوئز اناسیو لولا دا سلوا نے سخت انتخابی مقابلے کے بعد دوبارہ کامیابی حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے اپنے دائیں بازو کے حریف فلاویو بولسونارو کو شکست دی ہے، جنہوں نے ابھی تک اپنی ہار تسلیم نہیں کی ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق، برازیل کی سپریم الیکشن کورٹ نے بتایا کہ تمام ووٹوں کی گنتی مکمل ہونے کے بعد لولا کو 51.79 فیصد ووٹ ملے، جبکہ بولسونارو کو 48.21 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ تاہم، بولسونارو نے انتخابی نتائج تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے ووٹنگ کا وقت 2 گھنٹے بڑھائے جانے کو" غیرواضح "قرار دیا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی اپنی انتخابی ٹیم اور ان کے حریف کی ٹیم، دونوں نے ہی پولنگ مراکز کو زیادہ دیر تک کھلا رکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے برازیلیا میں اپنے حامیوں سے کہا کہ وہ انتخابات منسوخ کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ اس کے باوجود لولا اور ان کے حامی اس کامیابی کا جشن منا رہے ہیں۔ وہ اسے تاریخی کامیابی اور ایک حیرت انگیز تبدیلی قرار دے رہے ہیں۔ صدارتی انتخابات میں لولا کی یہ چوتھی کامیابی ہے۔ وہ جنوری 2003 سے دسمبر 2010 تک 2 میعاد کے لیے صدر رہ چکے ہیں اور جنوری 2023 سے دوبارہ اس عہدے پر فائز ہیں۔ تاہم، اتوار کو ہونے والے دوسرے مرحلے کے انتخاب میں ان کی کامیابی کا راستہ آسان نہیں تھا۔ 4 اکتوبر کو پہلے مرحلے میں بولسونارو نے لولا کو شکست دی تھی اور بہت سے لوگوں کو یہ توقع نہیں تھی کہ وہ صرف 3 ہفتوں میں انتخابی نتائج کو پلٹنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لولا نے لاطینی امریکہ میں جاری اس وسیع رجحان کو بھی چیلنج کیا ہے، جس کے تحت ووٹروں نے برسراقتدار رہنماؤں کو مسترد کر کے دائیں بازو کی نظریات کی طرف رخ کیا ہے۔ اس پورے خطے میں ارجنٹینا، چلی اور کولمبیا جیسے بڑے ممالک میں اب قدامت پسند رہنما اقتدار میں ہیں۔ سابق دھات ساز مزدور لولا، جو 1989 میں پہلی بار صدارتی انتخاب لڑنے کے بعد سے برازیل کی بائیں بازو کی سیاست کا سب سے نمایاں چہرہ رہے ہیں، کو 2003 میں پہلی بار اقتدار سنبھالنے کے بعد اب تک کے سب سے مشکل سیاسی حالات کا سامنا ہے۔ 5 جنوری 2027 سے شروع ہونے والی ان کی نئی میعاد ایسے وقت میں شروع ہوگی جب انہیں ملک کے اندر اور بیرون ملک دونوں محاذوں پر بڑی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے مخالفت بھی شامل ہے۔

برازیل کے صدر لوئیز اناسیو لولا دا سلوا نے تقریباً چار دہائیوں میں کسی بھی صدارتی امیدوار کی جانب سے حاصل کی جانے والی غیر معمولی سیاسی کامیابی اپنے نام کر لی ہے۔ 80 سالہ بائیں بازو کے رہنما لولا نے اتوار کو صدارتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے چوتھی بار غیر مسلسل مدت کے لیے صدر منتخب ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے پہلے مرحلے میں دائیں بازو کے سینیٹر فلیویو بولسونارو کے مقابلے میں پیچھے رہ جانے کے باوجود کامیابی حاصل کی۔ فلیویو، جیل میں بند سابق صدر جائر بولسونارو کے بیٹے ہیں۔ لولا کو 51 فیصد سے زیادہ ووٹ ملے، جبکہ بولسونارو نے تقریباً 48 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ انتخابی حکام کی جانب سے لولا کی کامیابی کا اعلان کیے جانے تک 98.76 فیصد ووٹوں کی گنتی مکمل ہو چکی تھی۔ اتوار کے نتائج آخری وقت تک غیر یقینی رہے، جس کے باعث برازیل کے عوام میں بے چینی برقرار رہی۔ انتخابات سے قبل دونوں امیدوار رائے عامہ کے جائزوں میں تقریباً برابر دکھائی دے رہے تھے۔ آخری لمحات میں ووٹنگ کا وقت بڑھانے کے فیصلے نے انتخابی مداخلت کے الزامات کو جنم دیا اور نتائج کو عدالت میں چیلنج کیے جانے کے امکانات پیدا کر دیے۔ سینیٹر بولسونارو پہلے ہی ووٹنگ کے وقت میں توسیع کو ووٹروں میں الجھن پیدا کرنے کا سبب قرار دیتے ہوئے انتخابات منسوخ کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔

4 اکتوبر کو پہلے مرحلے کے انتخابات میں بولسونارو نے حیران کن طور پر موجودہ صدر کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ انہیں 47.03 فیصد ووٹ ملے تھے، جبکہ لولا نے 45.16 فیصد ووٹ حاصل کیے تھے۔ دونوں کے درمیان تقریباً 22 لاکھ ووٹوں کا فرق تھا۔ اس کے بعد لولا نے اگلے تین ہفتوں کے دوران ان ووٹروں کو دوبارہ اپنی جانب راغب کرنے کی کوشش کی جو پہلے مرحلے میں ووٹ ڈالنے نہیں آئے تھے۔ انہوں نے مہنگائی، روزمرہ اخراجات اور اپنے اہم سماجی بہبود کے پروگراموں کے مستقبل کے بارے میں فکر مند ووٹروں کو بھی اپنی حمایت میں لانے پر توجہ دی۔ رائٹرز کے مطابق، اتوار کی شام ووٹوں کی گنتی کے ابتدائی مرحلے میں بولسونارو کو کچھ دیر کے لیے برتری حاصل ہو گئی تھی، لیکن شمال مشرقی برازیل سے نتائج آنے کے بعد لولا آگے نکل گئے۔ شمال مشرقی خطہ طویل عرصے سے لولا اور ان کی ورکرز پارٹی کا مضبوط انتخابی مرکز رہا ہے۔ اس کے برعکس بولسونارو کو ملک کے جنوبی اور جنوب مشرقی علاقوں کے علاوہ وسط مغربی خطے میں بھی نمایاں حمایت حاصل ہے۔ لولا کی کامیابی انہیں چوتھی بار صدر بننے کا موقع فراہم کرے گی، جبکہ بولسونارو کی شکست کا مطلب ہے کہ وہ اپنے خاندان کو دوبارہ صدارت تک پہنچانے میں ناکام رہے۔ جدید برازیلی تاریخ میں اس سے پہلے کوئی صدارتی امیدوار پہلے مرحلے میں دوسرے نمبر پر رہنے کے بعد دوسرے مرحلے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکا تھا۔

اسرائیل، 12500 سے زیادہ فلسطینی عورتوں کو قتل کر چکا ھے

غزہ، 26 اکتوبر (یواین آئی) اسرائیل اکتوبر 2023 سے غزہ کی پٹی پر جاری حملوں میں 12 ہزار 500 سے زائد عورتوں کو قتل کر چکا ہے۔ قتل کی گئی ان عورتوں میں 9 ہزار سے زیادہ عورتیں مائیں تھیں۔ فلسطین وزارتِ امورِ خواتین اور فلسطین محکمہ شماریات نے فلسطین میں ہر سال 26 اکتوبر کو منائے جانے والے قومی یومِ خواتین کے موقع پر ایک مشترکہ تحریری بیان جاری کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اکتوبر 2023 سے غزہ کی پٹی پر اسرائیلی حملوں میں 12 ہزار 500 سے زائد عورتیں اپنی جانیں گنوا چکی ہیں۔ قتل کی گئی ان عورتوں میں سے 9 ہزار سے زیادہ مائیں اور 42 صحافی عورتیں بھی شامل ہیں۔ بیان کے مطابق اسی عرصے کے دوران غزہ پر اسرائیلی حملوں میں زخمی ہونے والے ایک لاکھ 75 ہزار افراد میں سے 14 فیصد خواتین ہیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ ان حملوں میں 28 ہزار 560 خواتین اپنے شوہروں سے محروم ہو چکی ہیں۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اس وقت غزہ میں 50 ہزار حاملہ عورتیں موجود ہیں جو انتہائی نامساعد حالات میں اپنا حمل جاری رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اکتوبر 2023 سے اب تک خواتین میں اسقاطِ حمل کے 12 ہزار واقعات ریکارڈ کیے جا چکے ہیں۔ بیان کے مطابق غزہ پر حملوں کے ساتھ ساتھ مقبوضہ مغربی کنارے میں بھی اسرائیلی فوج نے اپنی کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی فوج اور فلسطینی اراضی پر قبضہ کرنے والے اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں میں جاں بحق ہونے والے 216،1 افراد میں 28 عورتیں بھی شامل ہیں۔ اسرائیل، اکتوبر 2023 سے غزہ کی پٹی پر جاری حملوں میں کُل 74 ہزار سے زیادہ فلسطینیوں کو قتل، ایک لاکھ 75 ہزار سے زائد کو زخمی اور علاقے کے تقریباً 90 فیصد بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر چکا ہے۔

یوکرین کے ڈرون حملوں میں بیلگورود میں زخمی شہریوں کی تعداد 18 ہو گئی: گورنر

بیلگورود، 26 اکتوبر (اسپوتنک/ یواین آئی) روسی شہر بیلگورود میں 25 اکتوبر کو یوکرین کے ڈرون حملوں میں زخمی ہونے والے شہریوں کی تعداد بڑھ کر 18 ہو گئی ہے۔ گورنر الیگزینڈر شووالیف نے پیر کو بتایا کہ پانچ مزید افراد نے اسپتالوں میں علاج کے لیے رجوع کیا۔ اتوار کو یوکرینی مسلح افواج نے بیلگورود پر بڑے پیمانے پر ڈرون حملہ کیا تھا، جس میں دو شہری ہلاک اور ایک طبی امدادی کارکن سمیت 13 افراد زخمی ہو گئے تھے۔ روسی تحقیقاتی کمیٹی نے اس واقعے کے سلسلے میں دہشت گردی کے شبہے میں مجرمانہ تحقیقات شروع کی ہیں۔ شووالیف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم میکس پر کہا، ××تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، رات کے وقت بیلگورود پر ہونے والے حملے میں دو افراد ہلاک اور 18 زخمی ہوئے۔×× گورنر کے مطابق، گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران پانچ افراد نے اسپتالوں میں علاج کرایا، جن میں 16 سالہ لڑکی بھی شامل ہے۔ ان سبھی کو دھماکے سے ہونے والی چوٹوں کی تشخیص کے بعد علاج کر کے اسپتال سے رخصت کر دیا گیا۔ شووالیف نے بتایا کہ علاقے کے دیگر مقامات پر یوکرینی حملوں میں بھی 14 شہری زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیلگورودسکی، گرےوورونسکی اور شیبیکنسکی اضلاع میں مجموعی طور پر 14 افراد زخمی ہوئے، جن میں سے 10 اب بھی اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ گورنر کے مطابق، زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔

ایران سے جنگ چھیڑنے کی کوشش، نیتن یاہو پر غداری کا الزام

اسرائیلی اپوزیشن لیڈر لیبرمین کا مجرمانہ تحقیقات شروع کرنے کا مطالبہ

تل ابیب، 26 اکتوبر (یواین آئی) اسرائیلی اپوزیشن لیڈر ایویگاڈور لیبرمین نے وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو کے خلاف غداری کے شبہ میں مجرمانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، اور ان پر الزام لگایا ہے کہ وہ منگل کے عام انتخابات میں شکست سے بچنے کے لیے اسرائیل کو ایران کے ساتھ جنگ میں دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسرائیلی پبلک براڈ کاسٹر کان کی رپورٹ کے مطابق، دائیں بازو کی جماعت یسرائیل بیتینو کے رہنما لیبرمین نے اٹارنی جنرل گالی بہارو میارا کو ایک باضابطہ درخواست جمع کرائی ہے۔ اپنے خط میں لیبرمین نے کہا کہ نیتن یاہو گزشتہ ایک ماہ سے سکیورٹی کے اعلیٰ حکام پر ایسے اقدامات کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں جو ایران کے ساتھ فوجی تصادم کا سبب بن سکتے ہیں۔ لیبرمین نے لکھا کہ گزشتہ ایک ماہ کے دوران، اسرائیلی وزیرِاعظم نیتن یاہو سکیورٹی اسٹیبلشمنٹ کے سربراہان پر ایسے اقدامات کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں جو ایران کے ساتھ کسی غلط فہمی یا غلط اندازے کا باعث بن سکتے ہیں۔“ انہوں نے نیتن یاہو پر الزام لگایا کہ وہ انتخابات میں ہارنے کے خوف سے اسرائیل کو ایک اور جنگ میں ملوث کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”انتخابات کے موقع پر ریاستِ اسرائیل کو جنگ میں دھکیلنے کی کوشش، اور محض انتخابی شکست کے خوف سے آئی ڈی ایف کے سپاہیوں کو قربان کرنے کی آمادگی، ریاست، اس کی سکیورٹی اور آئی ڈی ایف کے جوانوں کے ساتھ غداری کے زمرے میں آتی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ میں غداری کے شبہ میں نیتن یاہو کے خلاف فوری طور پر مجرمانہ تحقیقات شروع کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔“ اسرائیلی اخبار معاریو کے مطابق، اس سے قبل پیر کو لیبرمین نے اسرائیلی ریڈیو اسٹیشن 103FM کو دیے گئے ایک انٹرویو کے دوران بھی اسی طرح کے الزامات لگائے تھے۔ لیبرمین نے نیتن یاہو پر انتخابی شکست کے خوف سے فوجیوں کی جانیں قربان کرنے پر آمادگی کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ نیتن یاہو واضح طور پر ریاست کے ساتھ غداری کر رہے ہیں اور وہ ہمیں جنگ میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر نے اسرائیل کی سیاسی اور عسکری قیادت کے درمیان اب تک کی بے مثال کشیدگی کا دعویٰ بھی کیا۔ انہوں نے اس صورتحال کا ذمہ دار ایران کے ساتھ تصادم کو ہوا دینے کی نیتن یاہو کی کوششوں کو ٹھہراتے ہوئے کہا کہ فوجی اور سیاسی قیادت کے درمیان اس طرح کے کشیدہ تعلقات پہلے کبھی نہیں رہے جیسے آج ہیں۔ لیبرمین نے اس بات پر زور دیا کہ کوئی بھی ایسا فوجی اقدام جو ممکنہ طور پر جنگ یا بڑے پیمانے پر تصادم کا باعث بن سکتا ہو، اسرائیلی قانون کے تحت حکومتی غور و خوض اور منظوری کا تقاضا کرتا ہے۔ انہوں نے نیتن یاہو پر سینٹرل الیکشن کمیٹی اور انتخابی نتائج کے جواز کو نقصان پہنچانے کی کوشش کا الزام بھی لگایا، اور خبردار کیا کہ ایسی کوششیں شدید اندرونی تصادم کو جنم دے سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا، ”ہم بیک وقت نیتن یاہو کی جانب سے سینٹرل الیکشن کمیٹی اور انتخابی نتائج کو غیر قانونی قرار دینے کی تیز تر کوششیں دیکھ رہے ہیں، چاہے اس کی قیمت شدید اندرونی تصادم، خانہ جنگی اور ریاست کی تباہی کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔“ لیبرمین نے مزید دعویٰ کیا کہ نیتن یاہو انتخابات ہارنے کے امکان سے واقف ہیں اور اسی لیے وہ ایران کے ساتھ کشیدگی بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، نیتن یاہو بھی جانتے ہیں کہ وہ ہارنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی یہ تمام تر گھبراہٹ اور ہمیں جنگ میں دھکیلنے کی کوشش ہے۔ لیبرمین کے الزامات پر نیتن یاہو کی طرف سے فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔

اتر پردیش کو عالمی تکنیکی وخدمات کا مرکز بنانے کا عزم

2030-31 تک 500 نئے جی سی سی قائم کرنے کا ہدف☆جی سی سی انوویشن سمٹ میں 15 مفاہمتی یادداشتوں کا تبادلہ☆سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع بڑھانے پر زور

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاستی حکومت گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز (جی سی سی) کی ترقی کے ذریعے اتر پردیش کو عالمی تکنیکی اور خدماتی شعبے کے ایک اہم مرکز کے طور پر آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ ریاستی حکومت کا ہدف 2030-31 تک ریاست میں 4 کروڑ مربع فٹ عالمی معیار کے گریڈ-اے دفتری مقامات کی ترقی میں تعاون کرنا اور 500 نئے گلوبل کیپیبلٹی سینٹر قائم کرنے کی سمت میں کام کرنا ہے۔ ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، پروڈکٹ انجینئرنگ، فنانس، اینالیٹکس اور مشترکہ خدمات جیسے شعبوں میں جی سی سی کی ترقی سے ریاست میں عالمی سطح کے کاموں اور روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں جی سی سی انوویشن سمٹ-2026 سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے 5 سرمایہ کاروں کو لیٹر آف کمفرٹ فراہم کیے۔ ان کی موجودگی میں مختلف کمپنیوں کے نمائندوں اور ریاستی حکومت کے افسران نے 15 مفاہمتی یادداشتوں (ایم او یو) کا تبادلہ کیا۔ اس کے علاوہ ریاست کے 13 اہم یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کے ساتھ بھی مفاہمتی یادداشتیں طے پائیں۔ وزیر اعلیٰ نے آئی آئی ٹی کانپور اور ایچ سی ایل ٹیک کے تیار کردہ وائٹ پیپر کا اجرا کیا۔ اس سے قبل انہوں نے پروگرام کے مقام پر لگائی گئی نمائش کا معائنہ بھی کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش کی شناخت صرف جدید صنعتی ترقی تک محدود نہیں، بلکہ اس کا تعلق اس کی مالا مال ثقافتی، روحانی اور علمی روایت سے بھی ہے۔ ماں گنگا اور جمنا کے سنگم کی سرزمین پریاگ راج، بھگوان شری رام کی جائے پیدائش ایودھیا، بھگوان شری کرشن کی لیلا بھومی متھرا اور نیمیشارن جیسی علمی روایت سے وابستہ جگہیں اتر پردیش کی تاریخی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہندوستانی علمی روایت نے ہمیشہ مختلف ذرائع سے علم حاصل کرنے اور خیالات کے تبادلے کو اہمیت دی ہے۔ 'آنو بھدرا: کرتو وینتو وشوت:' کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ترقی کے لیے علم کے تمام راستے کھلے رہنے چاہئیں۔ پریاگ راج میں کمبھ اور مہا کمبھ کی روایت اور کاشی کی علمی روایت ہندوستان میں مباحثے، علم وسائنس اور تبادلے کے اہم مراکز رہے ہیں۔ اسی روایت کو جدید تناظر میں گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز، تحقیق وترقی اور اختراع کے ذریعے آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ڈیجیٹل انڈیا، اسکل انڈیا، میک اِن انڈیا، سیمی کنڈکٹر مشن اور مصنوعی ذہانت مشن جیسے پروگراموں کو رفتار ملی ہے۔ ہندوستان نے عالمی معیشت میں اپنی پوزیشن مضبوط کی ہے اور ملک میں گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز کی ترقی کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ اتر پردیش بھی قومی سطح پر اپنی اقتصادی اور صنعتی حیثیت مضبوط کر رہا ہے۔ ریاست میں تکنیکی، صنعتی اور خدماتی شعبوں کی ترقی کے لیے ضروری بنیاد تیار کی گئی ہے۔ انہوں نے صنعت سے وابستہ افراد سے ان مواقع سے فائدہ اٹھانے اور ریاست کی ترقی میں شراکت دار بننے کی اپیل کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش کی جی سی سی پالیسی-2024 گلوبل کیپیبلٹی سینٹر قائم کرنے والی کمپنیوں کو مختلف مراعات فراہم کرتی ہے۔ ان میں زمین سے متعلق مراعات، آپریشنل اخراجات میں مدد، پے رول انسینٹیو اور ایس جی ایس ٹی کی واپسی جیسے انتظامات شامل ہیں۔ انہوں نے صنعتی شعبے کے نمائندوں سے اتر پردیش میں دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھانے اور ریاست کے جی سی سی ایکو سسٹم کی ترقی میں شریک ہونے کی اپیل کی۔ ریاستی حکومت سرمایہ کاروں کو ضروری تعاون فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ پروگرام اتر پردیش میں سرمایہ کاری، اختراع، ٹیکنالوجی اور روزگار کے نئے مواقع بڑھانے میں معاون ثابت ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش میں آئی ٹی، آئی ٹی سے متعلق خدمات اور الیکٹرانک سسٹم ڈیزائن و مینوفیکچرنگ سے وابستہ 230 سے زیادہ کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے مائیکروسافٹ، آئی بی ایم، ایڈوب، این ایکس پی، ٹی سی ایس، ایچ سی ایل ٹیکنالوجیز اور ایل اینڈ ٹی سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجیز جیسی کمپنیوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے ایل جی الیکٹرانکس، ہائیر، ڈکسن ٹیکنالوجیز، ایڈورب اور ویوو جیسی کمپنیوں کی موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں الیکٹرانکس اور جدید مینوفیکچرنگ کا ایکو سسٹم تیار ہوا ہے۔ آئی آئی ٹی کانپور کے تعاون سے نوئیڈا میں اور آئی آئی آئی ٹی لکھنؤ اور آئی آئی ایم لکھنؤ کے تعاون سے لکھنؤ میں ڈیپ ٹیک ہب قائم کرنے کی سمت میں کام کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش اسٹارٹ اپ مشن، نئی اسٹارٹ اپ پالیسی اور اسٹیٹ اے آئی مشن کے ذریعے اختراع پر مبنی معیشت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

شکر ہے رام نے کسی اقلیت کو نہیں مارا

ورنہ نسل پرستی کے ساتھ ساتھ فرقہ پرستی کا بھی الزام لگتا: یوپی الیکشن کمیشن

الیکشن کمیشن نے سوشل میڈیا پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ "حالیہ قانون ساز کونسل کے انتخابات کی ووٹر لسٹ میں ایک عجیب وغریب نام 'رام نے شرما کو مارا' بھی ہے۔ کمپیوٹر یا سافٹ ویئر ذات پرست نہیں ہوتا"

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں قانون ساز کونسل کے انتخابات کے دوران ووٹر لسٹ میں کئی مقامات پر ووٹرز، ان کے والد کے نام یا پتے سے متعلق خامیوں کے متعدد معاملے سامنے آئے۔ کئی سیاسی لیڈران نے الیکشن کمیشن پر سوالات بھی اٹھائے ہیں اور وضاحت کا مطالبہ کیا ہے۔ کچھ لیڈران نے تو ان غلطیوں کے پیش نظر الیکشن کمیشن پر ذات پات کی بنیاد پر امتیاز برتنے کے الزامات بھی لگائے ہیں۔ سوشل میڈیا پر بھی یہ معاملے کافی وائرل ہوئے۔ اب اتر پردیش کے چیف الیکٹورل افسر (سی ای او) نے اس معاملے میں صفائی پیش کی ہے۔ چیف الیکٹورل افسر نے 26 اکتوبر کو ان غلطیوں کی ذمہ داری لیتے ہوئے اپنی غلطی تسلیم کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ کی اس سوشل میڈیا پوسٹ کو دوبارہ شیئر کیا، جس میں انہوں نے ایک ووٹر کی ویڈیو پوسٹ کرتے ہوئے سوال اٹھایا تھا۔ سنجے سنگھ نے ویڈیو پیغام جاری کر کہا کہ "میرا الیکشن کمیشن سے سنگین سوال ہے۔ ابھی ووٹر لسٹ میں نام آیا ہے 'رام نے یادو کو مارا'۔ سوال ہے کہ 'رام' نے 'یادو' کو ہی کیوں مارا؟" انھوں نے یہ بھی پوچھا کہ 'رام' نے کسی پاٹھک، رائے، مشرا، بشٹ وغیرہ کو کیوں نہیں مارا؟ اسی سوال کے جواب میں الیکشن کمیشن نے سوشل میڈیا پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ "حالیہ قانون ساز کونسل کے انتخابات کی ووٹر لسٹ میں ایک عجیب وغریب نام 'رام نے شرما کو مارا' بھی ہے۔ کمپیوٹر یا سافٹ ویئر ذات پرست نہیں ہوتا۔ ہم اپنی جانب سے غلطی ہونے کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن ہماری خوش قسمتی ہے کہ غلطی ہونے کے باوجود ذات کی بنیاد پر امتیاز نہیں برتا گیا۔ بھگوان کا یہ بھی شکر ہے کہ رام نے کسی اقلیتی طبقہ کے شخص کو نہیں مارا، ورنہ ذات پرست ہونے کے ساتھ فرقہ پرست ہونے کا الزام بھی لگتا۔" الیکشن کمیشن نے الہ آباد-جھانسی گریجویٹ ایم ایل سی انتخابات کی ووٹر لسٹ کا اسکرین شاٹ بھی شیئر کیا ہے، جس میں روی شرما نامی ووٹر کے والد کے نام والے خانے میں 'رام نے شرما کو مارا' لکھا گیا ہے۔ یہ کوئی واحد معاملہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی ووٹر لسٹ میں اس طرح کی غلطیاں سوشل میڈیا پر بحث کا موضوع بن چکی ہیں۔ ووٹر لسٹ میں 'رام نے یادو کو مارا'، والد کا نام: 'مورکھ چند یادو' اور 'رام نے شرما کو مارا'، والد کا نام: 'بی کام' جیسے اندراجات سامنے آئے۔ ان ناموں کو لے کر کئی سوالات اٹھائے گئے۔

'میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں'

کانگریس دفتر میں ممتا چودھری کے ساتھ تنازعہ پر اجے رائے کو افسوس

لکھنؤ:26 اکتوبر (پی این ایس) یوپی کانگریس کے سابق صدر اجے رائے نے اس مہینے کانگریس دفتر میں ہونے والے ہنگامے کے لیے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی ہے۔ ایک نیوز چینل سے بات کرتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ اگر ان کے حامیوں نے کسی سے بدتمیزی کی ہے یا گالی گلوچ کی ہے تو وہ معذرت خواہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا خواب وارانسی سے ایم پی بننا ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ انہوں نے نہ تو ان کی پیٹھ کے پیچھے کسی کی توہین کی اور نہ ہی کوئی تبصرہ کیا۔ انہیں صدر کے عہدے سے ہٹائے جانے کا دکھ نہیں ہے کیونکہ سیاست میں کوئی چیز مستقل نہیں ہوتی۔ لوگوں کی خوشیاں اور دکھ بانٹ کر وہ خوش ہے۔ راہل گاندھی کی تعریف کرتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ وہ لڑنے اور جدوجہد کرنے والے آدمی ہیں۔ اجے رائے نے کہا کہ وہ کانگریس چھوڑ کر کسی دوسری پارٹی میں شامل نہیں ہو رہے ہیں۔ وہ کانگریس کے خود کو وقف کرنے والے کارکن ہیں اور تنظیم کے رہنما خطوط کے مطابق کام کرتے رہیں گے۔ واضح رہے کہ 11 اکتوبر کو، نئی ریاستی صدر آرادھنا مشرا مونا کی جوائننگ کے موقع پر لکھنؤ کانگریس ہیڈ کوارٹر میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اجے رائے اپنے حامیوں کے ساتھ پہنچے تھے۔ ایک خاتون لیڈر ممتا چودھری کے تبصرے سے ناراض ہو کر ان کے حامیوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا، یہاں تک کہ جوتے اور چپل بھی پھینکے۔ تنازعہ بڑھتے ہی رائے نے زمین پر بیٹھ کر احتجاجی دھرنا شروع کر دیا۔ پرمود تیواری اور دیگر قائدین انہیں تسلی دینے میں کامیاب رہے۔ بتایا جاتا ہے کہ معاملہ راہل گاندھی تک پہنچا۔ ان کی طرف سے کال موصول ہونے کے بعد اجے رائے نے احتجاج ختم کر دیا۔ اس واقعہ سے یہ قیاس آرائیاں شروع ہوگئیں کہ اجے رائے کانگریس چھوڑ سکتے ہیں حالانکہ انہوں نے سبھی قیاس آرائیوں کو خارج کر دیا۔

الحاج محمد اعجاز صدیقی کے انتقال پر تعزیتی جلسہ

ثاقب ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کا ایک تعزیتی جلسہ ثاقب ماڈل اسکول راجہ جی پورم کالونی میں زیرِ صدارت چیر پرسن پروفیسر قمر جہاں منعقد ہوا۔ جلسہ میں ثاقب سوسائٹی کے نائب صدر اور سماجی وملی کاموں میں اپنی صلاحیت کے زریعہ خدمات دینے والے مخلص خادم حاجی محمد اعجاز صدیقی کے انتقال پر گہرے صدمہ کا اظہار کیا گیا۔ ثاقب سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ظاہر قزلباش نے اظہار تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعجاز صدیقی کا انتقال میرے لئے ذاتی صدمہ ہے وہ ہمیشہ بڑے بھائی کی طرح مخلص طریقہ سے اپنا تعاون اور سرپرستی فرماتے رہے۔ مرحوم اعجاز صاحب ہر ممکن تعاون و مدد لوگوں کی کرتے تھے اقلیتی کمیشن کے زریعہ انہوں نے پورے اتر پردیش کے اقلیتی لوگوں کی رہنمائی کرتے اور نہ جانے کتنے اداروں کی مدد فرمائی۔ صدر جلسہ نے مرحوم کو اپنا جذباتی خراج عقیدت پیش کیا مرحوم کے درجات کو بلند کرنے کے لئے خداوند کریم سے دُعا کیا اور پسمندگاں سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ جلسہ کے آخیر میں تعزیتی قرارداد منظور کی گی اور جلسہ میں تمام اساتزہ، سرپرستوں وطلبا وطالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی ثاقب سوسائٹی کے سکریٹری ڈاکٹر تاجور مرزا نے نظامت کے فرائض انجام دئے جلسہ کے بعد اسکول میں چھٹی کردی گئی اسکے علاوہ دیگر حضرات نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔

ایرا یونیورسٹی میں مصنوعی ذہانت کے استعمال پر ایک روزہ سیمینار

تعلیم، طبی تحقیق اور تدریس میں اے آئی کی افادیت واخلاقی استعمال پر زور

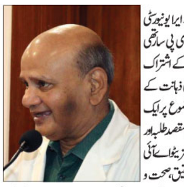

لکھنؤ: 26 اکتوبر۔ ایرا یونیورسٹی کے منی آڈیٹوریم میں این ای پی سارتھی نے شعبۂ لبرل ایجوکیشن کے اشتراک سے "طلبہ کے لیے مصنوعی ذہانت کے آلات اور تکنیکیں" کے موضوع پر ایک روزہ سیمینار منعقد کیا۔ اس کا مقصد طلبہ اور اساتذہ کو مصنوعی ذہانت اور جنریٹو اے آئی کے جدید آلات اور تعلیم، تحقیق، صحت و پیشہ ورانہ ترقی میں ان کے عملی استعمال سے واقف کرانا تھا۔ سیمینار میں ایرا یونیورسٹی کے شعبۂ نیورولوجی کے سربراہ پروفیسر آر کے گرگ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شعبۂ کمپیوٹر سائنس کے پروفیسر منصاف عالم نے اظہارِ خیال کیا۔ پروگرام کا انعقاد ایرا یونیورسٹی کی این ای پی کو آرڈینیٹر پروفیسر ڈاکٹر شبیار رضوی کی رہنمائی میں کیا گیا۔ پروفیسر آر کے گرگ نے طبی تعلیم، تحقیق اور صحت کے شعبوں میں اے آئی کے استعمال پر روشنی ڈالتے ہوئے سائنسی معلومات کی تلاش، تحقیقی مضامین کے مطالعے اور معلومات کو منظم کرنے میں اس کی افادیت بیان کی۔ انہوں نے اے آئی کے ذمہ دارانہ استعمال، معلومات کی مستند ذرائع سے تصدیق، مریضوں کی رازداری اور اخلاقی اصولوں کی پابندی پر زور دیا۔ پروفیسر منصاف عالم نے جنریٹو اے آئی کے طریقۂ کار اور تعلیمی و پیشہ ورانہ شعبوں میں اس کے عملی استعمال کی وضاحت کی۔ انہوں نے بتایا کہ اے آئی کے ذریعے تدریسی مواد، پریزنٹیشن، کوئز اور جائزہ جاتی سرگرمیاں تیار کرنے کے ساتھ پیچیدہ تصورات کو آسان بنایا جاسکتا ہے۔ تاہم، انہوں نے مواد کی درستگی جانچنے، تعلیمی دیانت داری برقرار رکھنے اور اے آئی کو اساتذہ کے فیصلوں کا متبادل بنانے کے بجائے معاون وسیلے کے طور پر استعمال کرنے کی اہمیت اجاگر کی۔ سیمینار میں طلبہ اور اساتذہ کی شرکت کے ساتھ مصنوعی ذہانت کے موثر، ذمہ دارانہ اور اخلاقی استعمال، تنقیدی سوچ اور تکنیکی شعور کو فروغ دینے پر زور دیا گیا۔

شبیہِ جنت البقیع میں جشنِ خطیبِ شام' 29 اکتوبر کو

لکھنؤ۔ شیعوں کے چوتھے امام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت کے سلسلے میں ادارۂ غلامانِ اہل بیت کی جانب سے شبیہِ جنت البقیع، گھوڑے والی گلی، سپّا، بلّو کی اڈہ میں 29 اکتوبر کو جشنِ خطیبِ شام کا انعقاد کیا جائے گا۔ ادارے کے جنرل سکریٹری مولانا راشد عسکری نے بتایا کہ جشن کا آغاز قاری ندیم نجفی تلاوتِ کلامِ پاک سے کریں گے اور نظامت حیدر رضا انجام دیں گے۔ جشن میں مولانا یعسوب عباس مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ جشنِ محفل سے مولانا مصطفیٰ علی خان شام 7:30 بجے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شعرائے اہل بیت امام کی شان میں اپنا کلام پیش کریں گے۔ اس موقع پر شہر کی تقریباً 14 انجمنوں کو خدمتِ عزا ایوارڈ دے کر اعزاز سے نوازا جائے گا۔

فیروز آباد: تیشو-جھانجی وسرجن کیلئے نکلے تھے لوگ، تیز رفتار کار نے کچلا، چار کی موت

فیروز آباد: 26 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش کے فیروز آباد میں تیشو-جھانجی وسرجن کے دوران ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ اتوار کی رات ایک تیز رفتار کار نے وسرجن کے لیے جمع لوگوں کو کچل دیا۔ حادثے میں تین نوعمر لڑکیوں سمیت چار افراد ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔ تہوار کے دوران پیش آنے والے اس حادثے سے علاقے میں سوگ کی فضاء پھیل گئی ہے۔ پولیس کے مطابق یہ حادثہ رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے شکوہ آباد-بٹیشور روڈ پر نصیر پور تھانہ علاقے کے چھتن پورہ گاؤں کے قریب پیش آیا۔ لوگ یہاں تیشو جھانجی کو ڈبو رہے تھے کہ ایک تیز رفتار کار بھیڑ پر چڑھ دوڑی اور کئی لوگوں کو ٹکر مار دی۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ چار افراد جان کی بازی ہار گئے۔ فیروز آباد کار حادثے میں مرنے والوں کی شناخت انجلی (15)، اکانشا (15)، بلی (17) اور ہریش کمار (25) کے طور پر ہوئی ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں تین نوعمر لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ اس واقعے میں کئی دیگر زخمی بھی ہوئے۔ اطلاعات یہ بھی سامنے آئی ہیں کہ کار میں سوار افراد بھی زخمی ہوئے ہیں۔ حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر کہرام مچ گیا۔

ہے اگر افسوس تو اس بات کا افسوس ہے☆خانۂ دل میں مرے افسوس کا خانہ نہیں

شمام پیس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام "افسوس" عنوان پر کامیاب مشاعرہ

لکھنؤ: 26 اکتوبر (پی این ایس) "کمپیوٹر" عنوان قائم کرکے 'شمام پیس فاؤنڈیشن' نے مشاعرے کی میزبانی موسم کی خرابی کے باوجود 'عالم کلاسز' واقع بہار خاں کالونی، میں افسوس عنوان پر خاصی تعداد نے شعراء نے کلام سنایا۔ صدارت معروف ادیب احمد ابراہیم علوی نے کی اور اپنے تاثرات میں کہا، شمام پیس فاؤنڈیشن کے پروگرام باوقار وبا مقصد ہوتے ہیں※ یہاں عنوان کا حق ادا کیا جاتا ہے※ لب ورخسار اور ہجر ووصال کی باتیں اب قصہ پارینہ ہوچکی ہیں※ یہی احساس انھیں کچھ نیا کرنے پر اکساتا ہے※ فاؤنڈیشن کے ذمے داران اپنے مقصد میں کامیاب ہیں※ انھوں نے مسرور شاہ جہاں پوری، عامر فاروقی، نیر عمر اور افروز اکرم کی دل کھول کر تعریف وتحسین کی※ حیدر علوی وڈاکٹر پروگرام میں امام الدین حیدر علوی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی※ ناظم پروگرام رضوان احمد فاروقی نے افتتاحی کلمات میں کہا※ والدین کی خدمت نہیں کرتے، بچوں کی درست پرورش نہیں کرتے، وقت کی قدر نہیں کرتے، معاشرے کے کام نہیں، حفاظ وقراء※ اور صلحا وعلما کی قدر نہیں کرتے، بڑوں کی عزت اور رشتوں کا احترام کرتے، کلام اللہ سے فیض نہیں اٹھاتے، احادیث کا مطالعہ نہیں، ادیان عالم سے واقفیت نہیں※ یہی مقام افسوس ہے※ شہاب الدین ایڈوکیٹ نے عنوانات کا سلسلہ جاری رکھنے کا اعلان کیا※ مہمان اعزازی کے طور پر سریواستوا باہم اور عامر فاروقی شریک مشاعرہ رہے※
منتخب کلام درج ذیل ہے:

ایک مدت سے ہم تمہارے ہیں
پر یہ افسوس تم کو ہوش نہیں
عامر فاروقی

ہے اگر افسوس تو اس بات کا افسوس ہے
خانۂ دل میں مرے افسوس کا خانہ نہیں
مسرور شاہ جہاں پوری

ایک اک شعر میں ہوا محسوس
لفظ افسوس کیوں ہوا عنوان
اشعر علیگ

میں تو اوڑھے تھا ستم کی چادر
کس نے شہنائی بجادی افسوس
حیدر علوی

ہمیں تو شوق ہے سیدھی سپاٹ راہوں کا
تمہارے شہر کی مشکل ہے رہ گزر افسوس
سریواستوا باہم

خود علادین بھی پریشاں ہے
اب نہ وہ جن ہے نہ وہ پری افسوس
عرفان لکھنوی

جو لوگ ہیں ملت میں یتیم الاحساس
کرتے نہیں حالات کا ماتم افسوس
ضیا تقوی

قرآن مقدس کا سبق بھول گئے ہیں
ہم سورہ والناس و خلق بھول گئے ہیں
افسوس ہے افسوس ہے افسوس
رضوان فاروقی

خدا کی یاد سے اس درجہ بے رخی افسوس
گزر رہی ہے گناہوں میں زندگی افسوس
قمر سیتا پوری

باٹنا ہے رزق سب کو، ہے خدا وہ بے نیاز
پر یقیں ہم کو نہیں ایمان پر افسوس ہے
شیخ عباد

قریب آکے وہ پیروں کے آبلے دیکھیں
مرے عروج پہ کرتے ہیں جو سدا افسوس
نعیم منظر

مذکورہ شعراء کے علاوہ نیر عمر، ڈاکٹر خلیق الرحمان خلیق افروز اکرم وغیرہ نے کلام پیش کیا۔ شہاب الدین ایڈوکیٹ اور عباد شیخ نے ضیافت کا اہتمام کیا اور نومبر کے آخری اتوار کو بعنوان "بھول گئے" مشاعرے کا اعلان کیا۔

لان ٹینس مقابلہ 2026 کے ماسکوٹ 'لکشے' کی رونمائی

آٹھ ٹیموں کے 43 افسران لیں گے حصہ، 28 سے 30 اکتوبر تک ہوگا مقابلہ

لکھنؤ۔ مسلح سرحدی فورس (ایس ایس بی) کے فرنٹیئر ہیڈ کوارٹر، لکھنؤ میں پیر کے روز بین سرحدی لان ٹینس مقابلہ 2026 کے ماسکوٹ 'لکشے' کی رونمائی کی گئی۔ پروگرام کا افتتاح انسپکٹر جنرل مینو چودھری، آئی پی ایس نے کیا۔ یہ مقابلہ 28 سے 30 اکتوبر تک منعقد ہوگا، جس میں آٹھ ٹیموں کے مجموعی طور پر 43 افسران حصہ لیں گے۔ مقابلے کے ماسکوٹ 'لکشے' کو یکسوئی، چوکسی، رفتار اور پختہ عزم کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ یہ ماسکوٹ کھلاڑیوں کو اپنے ہدف کے تئیں وقف رہتے ہوئے بہتر کارکردگی پیش کرنے کی ترغیب دے گا۔ بین سرحدی لان ٹینس مقابلے کے ذریعے کھلاڑیوں کو اپنی کھیل کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے اور کھیل کے جذبے کو فروغ دینے کا موقع ملے گا۔

کرکٹ کھیلنے کو لیکر فریقین میں پتھراؤ: گاؤں میں پولیس فورس تعینات

دیوبند، 26 / اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی ساکھن کلاں میں کرکٹ کھیلنے کو لیکر شروع ہوا تنازع فریقین کے درمیان ٹکراؤ میں تبدیل ہوگیا۔ فریقین میں پہلے گالی گلوچ ہوئی پھر دونوں جانب سے پتھراؤ شروع ہوگیا۔ اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے حالات کو قابو میں کرتے ہوئے موقع پر بڑی تعداد میں پولیس فورس کو تعینات کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ کرکٹ کھیل کے دوران شبھم، رابن، زید اور جنید کے درمیان کسی بات پر کہاسنی ہوگئی تھی، شام کے وقت اسی بات پر دونوں فریق ایک دوسرے کے مدمقابل آگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں جانب سے ایک دوسرے پر پتھراؤ شروع ہوگیا۔ واقع کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے حالات کو قابو میں کیا۔ سی او دیوبند امیت سنگھ نے بتایا کہ کچھ لوگوں کو حراست میں لیکر پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ گاؤں میں امن وامان برقرار رکھنے کے لئے پولیس فورس کو تعینات کر دیا گیا ہے۔

بستی میں افسوسناک حادثہ: ٹرک کی زد میں آکر باپ اور دو بیٹیاں جاں بحق

بستی :26 اکتوبر (پی این ایس) بھنان گور روڈ پر اتوار کی رات ایک المناک حادثے میں ایک باپ اور اس کی دو بیٹیوں کی موت ہوگئی۔ تینوں گاؤں کی دعوت میں کھانا کھانے کے بعد اپنی بائک پر گھر لوٹ رہے تھے کہ بھنان سے گور جانے والے ایک ٹرک سے ان کی ٹکر ہوگئی۔ یہ حادثہ ان کے گھر سے صرف 200 میٹر کے فاصلے پر پیش آیا۔ پیر کی صبح اس واقعہ کا علم ہوتے ہی خاندان میں کہرام مچ گیا۔ کوٹھوا گاؤں کا رہنے والا راجیش یادو عرف راجن اتوار کی رات اپنی 10 سالہ بیٹی شیوانگی اور چھ سالہ بیٹی مانوی کے ساتھ رام پور گاؤں میں ایک دعوت میں شرکت کرنے گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد تینوں موٹر سائیکل پر گھر واپس جا رہے تھے۔ بھنان گور روڈ پر ان کے گھر پہنچنے سے پہلے ان کی بائک کو ایک ٹرک نے ٹکر ماردی جس سے تینوں کی موت ہوگئی۔ گھر والے پریشان تھے، رات بھر گھر واپس نہ آنے والے باپ بیٹی کی تلاش جاری تھی۔ پیر کی صبح پتہ چلا کہ تینوں کو ٹرک نے ٹکر ماردی تھی۔ حادثے کے بعد ٹرک سڑک کے کنارے گہری کھائی میں جاگرا۔

خوابوں کو پرواز دے گا امر سنگھ کالج اور این آئی او ایس کا اشتراک، معاہدہ پر دستخط

شراکت داری کا مقصد ہنرمندی کی ترقی، روزگار اور زندگی بھر تعلیم کے تصور کو فروغ دینا ہے

بلندشہر 26/اکتوبر (پریس ریلیز) بلندشہر کے لکھاوٹی واقع امر سنگھ کالج اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (این آئی او ایس) کے درمیان 26 اکتوبر 2026 کو این آئی او ایس کے صدر دفتر، نوئیڈا میں ایک مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے گئے۔ اس معاہدے کا مقصد اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (او ڈی ایل) کے ذریعے ہنرمندی پر مبنی پیشہ ورانہ تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ مجوزہ اشتراک کے تحت زراعت و مویشی پروری، یوگا و قدرتی طریقۂ علاج، گھریلو سائنس، مہمان نوازی اور دیگر متعلقہ شعبوں میں سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ سطح کے تعلیمی پروگرام شروع کرنے پر توجہ دی جائے گی۔ اس شراکت داری کا بنیادی مقصد ہنرمندی کی ترقی، روزگار اور ذریعۂ معاش کے مواقع میں اضافہ اور زندگی بھر تعلیم کے تصور کو فروغ دینا ہے۔ خصوصاً بلندشہر اور اس کے آس پاس کے دیہی ونیم شہری علاقوں کے طلبہ اور دیگر تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند افراد کو پیشہ ورانہ تعلیم کی بہتر سہولتیں فراہم کرنا اس پہل کا اہم مقصد ہے۔ معاہدے کے تحت امر سنگھ کالج عملی تربیت، طلبہ کی رہنمائی اور تعلیمی پروگراموں کے فروغ میں تعاون کرے گا، جبکہ این آئی او ایس مطالعاتی مواد، امتحانات، تعلیمی معاونت اور کامیاب طلبہ کو اسناد فراہم کرے گا۔ یہ معاہدہ علاقے میں پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی کی ترقی اور خود روزگاری کے مواقع بڑھانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ اس اشتراک سے دونوں اداروں کے درمیان باہمی تعاون کو مزید مضبوط بنانے، پیشہ ورانہ تعلیمی پروگراموں میں طلبہ کے داخلوں میں اضافہ کرنے اور ہنر میں بہتری، خود روزگاری اور کیریئر کی ترقی کے لیے وسیع مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔

پریاگ راج: عتیق احمد کی کروڑوں روپے مالیت کی 14 جائیدادیں ضبط

پولیس نے 11 بیگھہ اراضی کے خلاف کارروائی کی

پریاگراج :26 اکتوبر (پی این ایس) پریاگ راج پولیس نے مافیا عتیق احمد کی بے نامی جائیدادوں کے خلاف کارروائی کی اور کروڑوں روپے کی زمین کے 14 پلاٹ ضبط کر لیے۔ یہ پلاٹس اسد اللہ پور بھیٹی میں واقع ہیں۔ ان کا کل رقبہ تقریباً 11 بیگھہ بتایا جاتا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ جائیدادیں جرائم کی رقم سے خریدی گئی تھیں اور مدن لال بھارتیہ کے نام پر رجسٹرڈ تھیں۔ پولیس کمشنر کی عدالت نے 27 جولائی 2026 کو ان جائیدادوں کو ضبط کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ حکم گینگسٹرس ایکٹ کے تحت دیا گیا تھا۔ حکم کی تعمیل میں، کینٹ پولیس اسٹیشن کے انچارج امرناتھ رائے کی قیادت میں پولیس ٹیم نے اتوار کو کارروائی کی۔ اس دوران جائیدادوں پر قبضے سے متعلق بورڈز بھی لگائے گئے۔ سب انسپکٹر رویندر، ہیڈ کانسٹیبل طفیل خان، کانسٹیبل رتیش پرساد، پپلگاؤں چوکی کے انچارج کمار گورو سنگھ، اور کانسٹیبل رویندر سنگھ اس کارروائی میں شامل تھے۔ ریونیو ڈپارٹمنٹ کی جانب سے علاقائی اکاؤنٹنٹ پراتک پانڈے نے مدد کی۔ پولیس حکام کے مطابق عتیق احمد پر مجرمانہ اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو ڈرانے دھمکانے اور جرائم سے حاصل ہونے والی رقم سے کم قیمت پر قیمتی زمین خریدنے کا الزام ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ پلاٹ مدن لال بھارتیہ کے نام پر رجسٹرڈ تھے۔ اس کی بنیاد پر گینگسٹرس ایکٹ کے تحت جائیدادوں کو ضبط کرنے کی کارروائی کی گئی۔

اودھ نامہ

ہند امریکہ تجارتی معاہدہ

دنیا کے دو امیر ترین آدمی امبانی اور ایلون مسک کے درمیان مشترک سرمایہ داری ضرور ہے مگر فرق یہ ہے کہ ایک ہندوستان اور دوسری امریکہ کی امیر ترین شخصیت ہے۔ جہاں تک ایلون مسک کا سوال ہے تو اس کو دنیا کے سب سے امیر ترین شخص ہونے کا امتیاز اور شرف حاصل ہے اور ہر ملک میں اس کا دبدبہ بھی ہے، وہ جو کچھ اپنے کاروبار کے لئے کرنا چاہت ہے وہ کسی بھی ملک میں کر گذرتا ہے لیکن اس کی دل ہندوستان مین نہیں گل پا رہی ہے کیونکہ وہ ہندوستان میں لاکھ ہاتھ پیر مارنے کے باوجود فی الحال اپنی اسٹارلنک سروس کا اجرا نہیں کروا پا رہا ہے۔ جب جب اس نے کوشش کی اور لگا کہ اب اسٹارلنک کی آمد ہو جائے گی لیکن پھر کام بگڑ جاتا ہے اور پروگرام ملتوی ہو جاتا ہے/ اس رکاوٹ کے لیے مسک ہندوستان کے مکیش امبانی کو ذمہ دار مانتا ہے اسی خیال کے پیش نظر پچھلے دنوں مسک نے امبانی پر کئی سخت اور طنزیہ تبصرے کر ڈالے۔

مسک اور امبانی کی لڑائی کو اگر تجارتی رقابت کے زمرے میں ڈال کر سیاست سے الگ کر دیا جائے تب بھی امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے حالیہ دورے کا کیا کریں گے؟ وہ ایک خالص سیاستداں ہیں۔ انہوں نے رواں سال دوسری بار ہندوستان کا سرکاری دورہ کرنے کی زحمت کی تاکہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی کشیدگی کو کم کر کے توانائی کے شعبے میں تعاون کو مزید بڑھایا جا سکے۔ اس دورہ میں مارکو روبیو نے روایتی طور پر نئی دہلی جانے کے بجائے مہاراشٹر کے ممبئی اور گجرات کے جام نگر کا دورہ کیا* ممبئی پہنچنے پر ان کا استقبال کیا گیا اور انہوں نے اقتصادی و اسٹریٹجک تعاون کو فروغ دینے پر زور دیا۔ ایک انٹرویو کے دوران مارکو روبیو نے کہا کہ امریکہ کو دنیا کے زیادہ سے زیادہ ممالک کے ساتھ تعلقات رکھنے چاہییں، اور پاکستان کے ساتھ تعلقات بھارت کے ساتھ تعلقات کی قیمت پر نہیں ہیں۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ مؤقف کا بھی اعادہ کیا۔ اس دورے میں دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدوں اور روسی خام تیل کے معاملے پر بھی بات چیت کی گئی۔

خاص طور سے اس دورہ میں بین السطور جس معاشی کشیدگی کا اعتراف کیا گیا ہے، اس کی بنیادی وجہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے گزشتہ سال اپریل میں شروع کی گئی محصولات کی جنگ ہے۔ اس نے واشنگٹن اور نئی دہلی کے درمیان اختلافات میں زبردست اضافہ کیا تھا جو فی الحال ابھی تھمے نہیں ہیں، حالیہ دورے میں روبیو نے کہا کہ ہندوستان بار ہا یہ خواہش ظاہر کر چکا ہے کہ وہ توانائی کے ذرائع میں تنوع پیدا کرنا چاہتا ہے (اور یہ ایک دانش مندانہ اقدام ہے) لیکن یہ کام ایک دن میں نہیں ہوگا، اس لیے میرے خیال میں ہندوستان نے اس حوالے سے نمایاں پیش رفت کی ہے اور ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس خوشی کا اظہار کرنے کی خاطر وہ ممبئی کیوں آئے؟ وہاں سے جام نگر جانے کے بعد دہلی سے ہوتے ہوئے امریکہ کیوں نہیں لوٹے۔ مارکو روبیو نے اسی سال مئی میں جب ہندوستان کا دورہ کیا تھا تو وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات بھی کی تھی لیکن اس بار ہندوستانی ہم منصب وزیر خارجہ سبرامنیم جے شنکر کو ممبئی بلا لیا اور ہندوستانی وزیر خارجہ جے شنکر سے ملاقات کے بعد روبیو نے سوشل میڈیا پر کہا کہ دونوں رہنماؤں نے توانائی کے تحفظ اور دفاعی تعاون پر تبادلہ خیال کیا اور امریکہ و ہندوستان کی اسٹریٹیجک شراکت داری کو آگے بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ نئی دہلی اور واشنگٹن کے درمیان تجارتی معاہدہ ''بہت قریب'' ہے۔ یہ بیان ٹرمپ کی طرف سے بھی آیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ تجارتی معاہدہ وزیر تجارت کے ساتھ ہوگا یا براہِ راست سرمایہ داروں سے ہو جائے گا۔ یہ معاہدہ اگر حکومت ہند کے ساتھ ہونا ہے تو وزیر صنعت و تجارت پیوش گوئل کو جو اتفاق سے ایوانِ پارلیمان میں ممبئی کی نمائندگی کرتے ہیں اس تقریب سے کیوں دور رکھے گئے؟ ماضی میں وہ ریل، مالیات، کوئلہ، توانائی اور مواصلات سمیت کئی اہم وزارتوں کی ذمہ داریاں بھی نبھا چکے ہیں اس کے باوجود ان پر صنعتکاروں کو کیوں ترجیح دی گئی۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ امسال فروری میں دونوں ممالک نے ایک ایسے عبوری تجارتی معاہدے پر اتفاق کیا تھا جو امریکہ کی جانب جھکا ہوا تھا، مگر ہوا یوں کہ اس پر عمل درآمد کے آغاز سے قبل ہی امریکی سپریم کورٹ نے ٹرمپ کے وسیع پیمانے پر عائد کردہ محصولات کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس لیے وہ معاہدہ از خود عارضی طور پر ٹھنڈے بستے میں چلا گیا۔ اب روبیو فرماتے ہیں، ''ہم معاہدے کے بہت قریب ہیں۔ یہ بات اگر درست ہے تو انہیں ممبئی میں وزیر خارجہ یا امبانی، اڈانی و ٹاٹا سنز کے سربراہ سے ملنے کے بجائے دہلی جا کر وزیر اعظم نریندر مودی اور پیوش گوئل سے ملنا چاہیے تھا۔ جس طرح پانچ ماہ قبل وزیر اعظم مودی سے ملاقات کر کے انہیں واشنگٹن ڈی سی کے دورے کی دعوت دی تھی اور کہا تھا کہ ''ہمیں امید ہے کہ بہت جلد ایک تجارتی معاہدہ طے پا جائے گا جس سے دونوں ممالک مزید مضبوط ہوں گے''۔ مگر اس دورے میں ایسا نہیں ہوا۔ وہ ممبئی میں آئے اور وہیں سے لوٹ گئے۔ اس سے کئی طرح کے سوالات اور شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں۔

اسرائیلی انتخابات: اقتدار کا مسئلہ

اسد مرزا

بنیامین نیتن یاہو کی سیاسی طاقت ایک مضبوط دلیل پر قائم ہے: اسرائیل کو وجودی خطرات لاحق ہیں اور صرف وہی ان کا مقابلہ کرنے کا تجربہ اور عزم رکھتے ہیں۔ وہ غزہ، لبنان اور ایران سے متعلق جنگوں کو اس بات کا ثبوت قرار دیتے ہیں کہ ان کی حکومت نے اسرائیل کے دشمنوں کو کمزور کیا ہے۔ جن ووٹروں کی سب سے بڑی فکر سلامتی ہے، ان کے نزدیک یہ ریکارڈ 7 اکتوبر 2023 کی سیکورٹی ناکامی پر غصے سے زیادہ وزن رکھ سکتا ہے۔

نیتن یاہو کی لچک اور کمزوریاں

اس کے باوجود، یہی حملہ ان کی سب سے سنگین کمزوری ہے۔ اس نے ان کی نگرانی میں ایک تباہ کن ناکامی کو بے نقاب کیا، اور وہ ریاستی کمیشن آف انکوائری کے مطالبات کی مزاحمت کرتے رہے ہیں۔ ان کے مخالفین کا کہنا ہے کہ احتساب کو غیر معینہ مدت تک ٹالا نہیں جاسکتا، اور یہ کہ وزیر اعظم کے ذاتی اور سیاسی مفادات نے جنگ سے متعلق فیصلوں کو بگاڑا ہے۔ یہ معاملہ متاثرہ خاندانوں کو گہرا چھوتا ہے۔

آخری رائے شماریاں واضح مینڈیٹ کے بجائے سخت مقابلے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ گادی آئزن کوٹ کی جماعت یشار' کئی سروے میں لیکود سے آگے رہی ہے، مگر نہ اپوزیشن اور نہ ہی نیتن یاہو کا دھڑا حکومت بنانے کے لیے درکار 61 نشستوں کے قریب دکھائی دیتا ہے۔ اسرائیل کا متناسب نمائندگی کا نظام نتیجے کو اتحادی پہیلی بنا دیتا ہے: 3.25 فیصد کی انتخابی حد کے قریب منڈلانے والی چھوٹی جماعتیں فیصلہ کرسکتی ہیں کہ کس دھڑے کے پاس بہتر موقع ہے۔

نیتن یاہو کا دائیں بازو کا قابلِ بھروسا حلقہ برقرار ہے، جبکہ 7 اکتوبر سے شدت پسند ہونے والے کچھ ووٹر اپوزیشن کی طرف جانے کے بجائے مزید دائیں جانب جاسکتے ہیں۔ ان کی مہم کا نعرہ 'ہتھیار نہیں ڈالیں گے' عوام کے حقیقی خوف کو مخاطب کرتا ہے اور ان ووٹروں کو اپیل کرتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ فوجی دباؤ ہی وہ واحد زبان ہے جو اسرائیل کے دشمن سمجھتے ہیں۔

اپوزیشن کیوں متحد ہوئی

اپوزیشن کی توانائی کسی ایک پالیسی منشور سے نہیں بلکہ شکایات کے ملاپ سے پیدا ہوئی ہے۔ مظاہرین نے 7 اکتوبر کی تحقیقات کا مطالبہ کیا، جنگ سے نمٹنے کے طریقے پر تنقید کی، اور ان اقدامات کے خلاف احتجاج کیا جنہیں وہ جمہوری اداروں کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں، بشمول عدلیہ کے اختیارات محدود کرنے کی کوششیں۔ الٹرا آرتھوڈوکس مردوں کو فوجی بھرتی سے استثنا ایک اور تنازع ہے: بہت سے اسرائیلی اس بات پر ناراض ہیں کہ فوجی اور معاشی بوجھ برابر تقسیم نہیں ہوتا۔ آئزن کوٹ نے بھرتی سے متعلق عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد اور تحقیقات قائم کرنے کا وعدہ کیا ہے، یوں بے اطمینانی کو فوجی ساکھ رکھنے والا امیدوار مل گیا ہے۔

آئزن کوٹ کی ذاتی شخصیت اہم ہے۔ سابق آرمی چیف کے طور پر انہوں نے خود کو ایک متین، نسبتاً سادہ متبادل کے طور پر پیش کیا ہے جو سلامتی کو سمجھتا ہے مگر نیتن یاہو کے سیاسی انداز سے وابستہ نہیں۔ غزہ جنگ میں ان کے خاندان کے نقصانات ان ووٹروں کے لیے ان کی ساکھ مزید مضبوط کرتے ہیں جو خطرات سے ناواقف کہلائے بغیر نئی سمت چاہتے ہیں۔

لیکن 'تبدیلی' ایک طے شدہ پروگرام سے زیادہ وسیع لیبل ہے۔ اپوزیشن نے جانشین پر اتفاق نہیں کیا، اور اس کی جماعتیں اس بات پر اختلاف رکھتی ہیں کہ عرب جماعتوں کے ساتھ تعاون کیا جائے یا نہیں، جن کی حمایت اکثریت تک پہنچنے کے لیے فیصلہ کن ہوسکتی ہے۔ نہ ہی فتح فلسطینیوں کے معاملے میں کسی تیز تبدیلی کا وعدہ ہے: اہم یہودی اپوزیشن رہنما مکمل فلسطینی ریاست کو مسترد کرتے ہیں، اور آئزن کوٹ نے مستقبل کے انتظام کو اسرائیلی سیکیورٹی کنٹرول کے تحت خودمختاری کی صورت میں بیان کیا ہے۔ یہ دھڑا ملک کی منزل پر اتفاق کرنے سے زیادہ نیتن یاہو کے خلاف متحد ہے۔

غزہ: لہجے میں تبدیلی، فوری الٹ پھیر نہیں

غزہ کے فلسطینیوں کے لیے یہ انتخاب اہم ہے، لیکن صرف حکومت کی تبدیلی سے جلد ریلیف کی امید کم ہے۔ نیتن یاہو نے فلسطینی ریاست کو مسترد کیا ہے اور جنگ کو حماس کی شکست کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ دوسری جانب آئزن کوٹ نے کہا ہے کہ حماس کی حکمرانی 18 ماہ میں ختم ہونی چاہیے، خواہ امریکی قیادت میں منصوبے سے یا فوجی ذرائع سے۔ انہوں نے غزہ سے فوری فوجی انخلا کی توقع رکھنے کے خلاف بھی خبردار کیا ہے۔ دونوں کیمپ طریقے اور سیاسی لہجے میں مختلف ہیں، مگر کسی نے فلسطینی خودمختاری کا واضح راستہ پیش نہیں کیا۔

نیتن یاہو کی جیت غالباً دائیں بازو کے ان اتحادی شراکت داروں کا اثر بڑھائے گی جو مسلسل فوجی کنٹرول اور بستیوں کی توسیع کے حامی ہیں۔ اس سے مذاکراتی سیاسی تصفیے کی گنجائش سکڑ سکتی ہے اور فلسطینیوں کے مزید نقل مکانی اور بے دخلی کے خدشات گہرے ہوسکتے ہیں۔ اپوزیشن کی جیت مغربی کنارے میں آبادکاروں کے تشدد پر زیادہ روک اور علاقائی اقدامات کے لیے زیادہ سفارتی انداز لاسکتی ہے۔ لیکن غزہ کی تکلیف خود بخود ایسی حکومت کی ترجیح نہیں بن جائے گی جس کے ووٹر بڑی حد تک سلامتی کو، فلسطینی ریاست کو نہیں، مرکزی سوال سمجھتے ہیں۔

ایران: ڈیٹرنس، داخلی سیاست اور دو دن کا خطرہ

ایران ایک حقیقی تزویراتی تشویش بھی ہے اور طاقتور انتخابی موضوع بھی۔ نیتن یاہو نے ووٹ کے آس پاس ایرانی یا اس کے حامی گروہوں کے ممکنہ حملوں سے خبردار کیا ہے اور ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے کا عہد کیا ہے۔ ان کی بیان بازی تیزی سے شدید ہوئی: انہوں نے تل ابیب پر جوہری دھماکے کی مصنوعی ذہانت سے بنی تصویر پوسٹ کی اور اگر ووٹر انہیں مسترد کریں تو 'دوسرے ہولوکاسٹ' کے خطرے کا ذکر کیا۔

نیتن یاہو اور آئی ڈی ایف کے چیف آف اسٹاف ایال زمیر کے درمیان کشیدگی کی خبروں نے تشویش بڑھائی۔ اسرائیلی میڈیا نے گمنام ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ زمیر نے ایک غیر متعین فوجی کارروائی کے لیے، جو ایران کے ساتھ تصادم کو جنم دے سکتی ہے، مزید غور وفکر اور تحریری قانونی اجازت مانگی۔ رپورٹوں سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ حملے کا حکم دیا گیا یا حملہ قریب ہے؛ نیتن یاہو نے اس بیان کو 'بکواس' قرار دے کر مسترد کیا۔ فوجی سربراہ کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا کہ انہوں نے کہا کہ انتخاب سے پہلے ایران پر حملے کی کوئی عملی ضرورت نہیں۔

اگلے دو دنوں میں اسرائیلی حملے کے امکان کو رپورٹوں کی بنیاد پر ذمہ داری سے ناپا نہیں جاسکتا۔ وقت واضح طور پر حساس ہے: حملہ جوابی کارروائی کو بھڑکا سکتا ہے، ووٹنگ میں خلل ڈال سکتا ہے یا موجودہ وزیر اعظم کے سلامتی کے بیانیے کو مضبوط کر سکتا ہے۔ خطرہ حقیقی ہے؛ یقین نہیں۔

واشنگٹن اور علاقائی داؤ

امریکی موقف غیر معمولی طور پر نمایاں ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کھلے عام نیتن یاہو کی حمایت کی اور اسرائیلیوں سے انہیں ووٹ دینے کی اپیل کی، جو قربت کی علامت ہے مگر انتخاب کو امریکی سیاست سے الجھا ہوا دکھانے کا خطرہ بھی رکھتی ہے۔ ساتھ ہی، وائٹ ہاؤس کے حکام کے نیتن یاہو کی جوہری دھماکے والی پوسٹ سے پریشان ہونے کی رپورٹیں بتاتی ہیں کہ واشنگٹن کو صرف ہر انتخابی چال سے ہم آہنگی نہیں بلکہ کشیدگی اور غلط فہمی کی فکر ہے۔ امریکہ شاید ایک مانوس رہنما کے ساتھ تسلسل کو ترجیح دے، مگر اسے ایک اور علاقائی تنازع میں کھنچنے سے بچنے کی وجہ بھی حاصل ہے۔

نیتن یاہو کی جیت غالباً ایران کے خلاف تصادمی رویہ اور فلسطینی ریاست پر موجودہ سخت موقف برقرار رکھے گی۔ اپوزیشن کی قیادت والی حکومت اپنا لہجہ بدل کر اور آبادکاروں کے تشدد کے خلاف زیادہ سختی سے عمل کر کے واشنگٹن، یورپی ریاستوں اور عرب ہمسایوں کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات بہتر کرسکتی ہے۔ مگر تجزیہ کار خارجہ پالیسی میں تیز الٹ پھیر کے امکانات محدود دیکھتے ہیں: اسرائیلی اتفاقِ رائے ایران پر سخت گیر اور خودمختار فلسطینی ریاست کا مخالف رہتا ہے۔

وسیع تر خطرہ کسی ایک انتخابی رات کے فیصلے سے زیادہ ایک زنجیری ردعمل ہے: کمزور اتحاد، متنازع جواز، ایران کا بحران اور غزہ میں جاری تباہی۔ کسی دھڑے کی فتح اسرائیل کی تقسیم ختم نہیں کرے گی؛ تعطل اتحادی مذاکرات رکنے کے دوران نیتن یاہو کا اقتدار طول دے سکتا ہے۔ انتخاب یہ بدل سکتا ہے کہ کون حکومت کرے۔ یہ بذاتِ خود ان تنازعات کو حل نہیں کرسکتا جنہوں نے سلامتی کو مہم کی غالب زبان بنایا، اور جو ووٹوں کی گنتی کے بعد بھی خطے کو متاثر کرتے رہیں گے۔

☆☆☆

آزادی، غذا اور ایندھن

پی چدمبرم

اکثر لوگ یہی سوچتے ہوں گے کہ قومی و بین الاقوامی سطح پر احتجاجی مظاہرے کیوں ہوتے ہیں؟ آخر عوام سڑکوں پر کیوں اتر آتی ہے؟ اور آخر کیوں وہ تشدد برپا کرنے لگتی ہے (جیسا کہ آج دنیا کے کچھ ملکوں میں ہو رہا ہے)۔ اس کا جواب یہ ہیکہ جب عوام کو آزادی، غذا، فیول یا کسی دوسری بنیادی ضرورت سے محروم کردیا جاتا ہے تو وہ احتجاج پر اتر آتے ہیں، خود ہمارے ملک میں آج جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجوہات بھی یہی ہیں۔ لوگوں سے ان کی ہر قسم کی آزادی چھیننے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں، خاص کر اظہار خیال کی آزادی اور مذہبی آزادی سے انہیں محروم کیا جا رہا ہے۔ مہنگائی آسماں کو چھونے لگی ہے نتیجہ میں اشیائے ضروریہ بالخصوص خوراک یا غذائی اشیاء اس قدر مہنگی ہوگئیں ہیں کہ عام ہندوستانی اس کا متحمل نہیں ہوسکتا جہاں تک پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کا سوال ہے سب جانتے ہیں کہ 2014ء کے بعد سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ بہرحال اگر عوام کو حکومتیں بنیادی سہولتوں سے محروم کریں گی اور ان کی آزادی کو سلب کرنے کے اقدامات کریں گی تو لازم ہیکہ لوگ حکومتوں کے خلاف سڑکوں پر نکل آئیں گے اور بالخصوص نوجوان سڑکوں پر نکل آئیں گے اور احتجاج کریں گے۔ مثال کے طور پر فرانس، البانیہ، بلجیم، برازیل، چلی، اٹلی، مراقش اور پرتگال اور ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں ایسا ہی ہو رہا ہے اور ان احتجاجی مظاہروں میں نوجوان سب سے آگے ہیں۔ امریکہ جیسے ملکوں میں لوگ مہنگائی کو لیکر پریشان ہیں، وہاں لوگ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ غذائی اشیاء کی قیمتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ وہ ان کی دسترس سے باہر ہوگئی ہیں جبکہ امریکی عوام کو ایندھن کی قیمتوں کے بڑھ جانے پر بھی پریشانی لاحق ہوگئی ہے اور اس مہنگائی کیلئے صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ان کے انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔

اب چلتے ہیں فرانس جہاں عوام اسکولس کی ناقص سہولتوں اور ٹیچروں کی کمی کے باعث معیاری تعلیم سے محرومی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کر رہے ہیں اور اس کیلئے فرانسیسی صدر ایمانیول مائیکرون کو ذمہ دار قرار دیا جا رہا ہے۔ البانیہ میں عوامی احتجاج کی وجہ یہ ہیکہ حکومت نے ایک قیمتی آبی ماحولیاتی نظام کو امریکی سرمایہ دار کے حوالے کردیا۔ عوام اسے تجارتی استحصال قرار دے رہے ہیں، اس کیلئے ایڈی رام کو ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ آپ کو یاد دلادوں کہ یہ احتجاجی مظاہرے ایسے ہی ہیں جیسے نمک پر ٹیکس عائد کرنے کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ نمک پر محاصل عائد کرنے سے کسی شخص کی آزادی براہ راست محدود نہیں ہوتی لیکن نوآبادیاتی حکومت کی جانب سے نمک پر ٹیکس عائد کرنے کا تصور بابائے قوم مہاتما گاندھی کے آزادی کے نظریہ کیلئے ناقابل قبول تھا۔

ناقابل یقین بے حسی: جہاں تک حق رائے دہی کا سوال ہے ایک آزاد ملک میں ووٹ دینے کا حق یقیناً شہری کا سب سے بڑا اور قیمتی حق ہے۔ راقم الحروف کو یقین نہیں آتا کہ نریندر مودی کی زیر قیادت بی جے پی حکومت اس قدر بے حس ہوسکتی ہے کہ اس نے یہ سمجھ لیا کہ 26 ریاستوں کی فہرست رائے دہندگان سے ایک کروڑ 33 لاکھ (جو بالغ آبادی کا 14 فیصد حصہ بنتا ہے) حذف کرنے سے احتجاجی مظاہروں کا طوفان نہیں اٹھے گا۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کا اس بارے میں کہنا ہے کہ ان ناموں کو ایک خصوصی طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے حذف کیا گیا ہے لیکن کوئی بھی طریقہ کار اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک وہ منصفانہ اور قانونی طور پر جائز نہ ہو۔ چھوٹ جانے کی اصطلاح حقیقت چھپانے، حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے۔ ان لوگوں کے نام غیر قانونی طور پر حذف کئے گئے تھے۔ آپ کو بتادوں کہ اب تک 26 ریاستوں میں ایس آئی آر کا تین مرحلوں میں اہتمام کیا گیا۔ پہلے مرحلہ کے تحت ایک ریاست میں جس کی بالغ آبادی 8.21 کروڑ تھی، وہاں فہرست رائے دہندگان سے 0.65 کروڑ ناموں کو حذف کیا گیا جس کا مطلب یہ ہیکہ جملہ رائے دہندوں میں سے 7.92 فیصد ناموں کو حذف کردیا گیا۔ دوسرے مرحلہ کے تحت 9 ریاستوں میں ایس آئی آر کا اہتمام کیا گیا جن کی بالغ آبادی 51.60 کروڑ ہے، ان میں سے 6.50 کروڑ یعنی جملہ رائے دہندوں کا 12.6 فیصد حصہ حذف کردیا گیا۔ تیسرے مرحلہ کے ایس آئی آر میں 16 ریاستوں کا احاطہ کیا گیا جن کی بالغ آبادی 35.50 کروڑ بتائی گئی ان میں سے 6.15 کروڑ لوگوں کے نام حذف کئے گئے جو جملہ رائے دہندوں کا 17.18 فیصد حصہ بنتا ہے۔ اب یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایس آئی آر پر کتنے کروڑ روپئے خرچ کئے گئے؟ اور فہرست رائے دہندگان میں ناموں کے دوبارہ اندراج پر کتنے کروڑ روپئے خرچ کئے جائیں گے اور اضافی مصارف کیلئے کس کو سرچارج کیا جائے گا۔ آپ کو بتادیں کہ سارے ایس آئی آر عمل کو کئی بنیادوں پر سپریم کورٹ میں جامع طور پر چیلنج کیا گیا اور عدالت نے نوٹس بھی جاری کی۔ دوسرے دن الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ایک اہم موڑ لیا یعنی الگ موقف اختیار کرتے ہوئے مابقی ریاستوں کیلئے ایس آئی آر کا منصوبہ ترک کردیا اور روایتی ایس آئی آر کی طرف واپس آگیا۔ یہی وہ اعتراف ہے جس کا راقم الحروف نے سطور بالا میں ذکر کیا ہے۔ صرف مغربی بنگال میں جن لوگوں کے نام حذف کئے گئے انہیں سپریم کورٹ میں اپیلیس دائر کرنے کی اجازت دی گئی اور جو 22 لاکھ اپیلیں دائر کی گئیں ان میں اندرون 6 ماہ تقریباً 1,26,000 اپیلوں کو نمٹا دیا گیا یعنی 91.93 فیصد اپیلوں کو اجازت دی گی اور ناموں کو فہرست رائے دہندگان میں شامل کرنے کی ہدایت دی گئی لیکن وہ حال ہی میں منعقد ہوئے اسمبلی انتخابات میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال نہیں کرسکے۔ دیگر مقامات پر حذف کئے گئے کروڑوں نام (جن میں متوفی رائے دہندوں کے نام شامل نہیں) کیلئے اپیل کی کوئی گنجائش نہیں ہے، وہ اس وقت تک کسی بھی الیکشن میں ووٹ نہیں ڈال سکتے جب تک ان کے ناموں کا دوبارہ اندراج عمل میں نہیں آتا اور جہاں تک ناموں کے دوبارہ اندراج کا سوال ہے یہ الیکشن کمیشن کے رحم پر ہے۔

حقوق کیلئے لڑائی، یہ کوئی عام قسم کا احتجاج نہیں ہے بلکہ یہ آزادی اور ووٹ کے حق (حق رائے دہی) کی لڑائی ہے۔ اگلی لڑائی خوراک یا غذا کیلئے ہوگی۔ غذائی اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا، اس طرح غذائی اشیاء عام ہندوستانیوں کے دسترس سے باہر ہے۔ آپ کو بتادیں کہ حکومت 80 کروڑ لوگوں کو 5 کیلوگرام اناج مفت فراہم کرتی ہے لیکن کئی کروڑ افراد خاص کر اندرون ملک، ملک سے ہجرت کرنے والے مزدوروں کو یہ مفت اناج نہیں مل پاتا۔ اگر غذائی اشیا کی بڑھتی قیمتوں کا تقابل اس حقیقت سے کیا جائے کہ غیر ہنرمند اور یومیہ اجرت پر کام کرنے والے مزدوروں کی حقیقی اجرتیں جمود کا شکار ہیں یا کم ہوگئی ہیں جبکہ مزدور ملک کی مجموعی افرادی قوت کا 20 فیصد ہیں تو ان کی مشکلات کی شدت واضح ہوجائے گی۔ دوسری جانب ایک اور لڑائی بھی سرابھار رہی ہے اور وہ ہے سستے پٹرول و ڈیزل کی لڑائی مثال کے طور پر پٹرول، ڈیزل، برقی، گیس، مٹی کا تیل، لکڑی اور بس، ٹرین یا طیاروں کے ذریعہ سفر سب کے سب مہنگے ہوگئے۔ ڈبلیو پی آئی کی تازہ ترین شرح 11.39 فیصد اور سی پی آئی کی شرح 5.54 فیصد اور خوراک کی قیمتوں میں مہنگائی کی شرح 7.74 فیصد بھی قیمتوں میں اضافہ کی گئی بیرونی وجوہات ہیں مثال کے طور پر جنگیں اور ٹیرف لیکن حکومت کو اپنی ذمہ داری قبول کرنی چاہیئے۔

☆☆☆

(سابق مرکزی وزیر داخلہ و وزیر فینانس)

مسجد تنازعہ: ریس کورس روڈ پر وراثت کی کیا بساط

حکومت کے بھروسہ کی حقیقی کسوٹی یہ نہیں ہے کہ وہ کتنا کچھ مٹا سکتی ہے، کسوٹی یہ ہے کہ وہ کتنا کچھ محفوظ رکھ سکتی ہے

ہرجندر

وزیر اعظم کی رہائش گاہ سے محض چند منٹ کی پیدل مسافت پر واقع 100 سال سے بھی زیادہ قدیم ایک مسجد کو 19 اکتوبر کو 6 دن کے اندر خالی کرنے کا نوٹس تھما دیا گیا۔ 7 اکتوبر کو ہی وہاں پانی اور بجلی کی سپلائی منقطع کردی گئی تھی۔ لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس (ایل اینڈ ڈی او) نے ریس کورس مسجد کو 'غیر مجاز' قرار دے دیا۔ اس کی دلیل ہے کہ مسجد سرکاری زمین پر تعمیر کی گئی ہے۔ جس جگہ پر 100 سال سے بھی زیادہ عرصہ سے لوگ عبادت کے لیے آتے رہے ہیں، اسے اب غیر قانونی تعمیر قرار دے دیا گیا ہے۔ حالاں کہ سرکاری دستاویزات ایک الگ ہی کہانی بیان کرتی ہیں۔ جمعیۃ علمائے ہند کے وفد کی جانب سے محمد حکیم الدین قاسمی نے مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو کو ایک میمورنڈم سونپا ہے۔ اس میں مسجد کے تاریخی ہونے کے ثبوت پیش کیے گئے ہیں۔ یہ مسجد نئی دہلی میونسپل کونسل کی ورثے کی فہرست میں شامل ہے۔ اس کا ذکر 1977 کے دہلی گزٹ میں بھی ملتا ہے۔ اقلیتی امور کی وزارت کی ترمیم شدہ ورثے کی فہرست میں بھی مسجد درج ہے۔ جمعیۃ نے مطالبہ کیا ہے کہ جب تک تنازعے کا قانونی تصفیہ نہیں ہوجاتا، اس وقت تک کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ خبروں کے مطابق رجیجو نے 'ہر ممکن کوشش' کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

'دی ہندوستان گزٹ' کی ایک رپورٹ میں مسجد کے امام محمد ہارون نے ویڈیو بیان میں بتایا کہ وہ گزشتہ 6 ماہ سے دہلی وقف بورڈ کے سامنے یہ معاملہ اٹھا رہے تھے، لیکن ان کی کوئی سماعت نہیں ہوئی۔ بورڈ نے صرف این ڈی ایم سی کو خط لکھ کر بند کی گئی بنیادی سہولتوں کا مسئلہ اٹھایا۔ پینے کا پانی بھی ختم ہوچکا ہے۔ مسجد تک پہنچنے کا راستہ بھی بند کردیا گیا ہے۔ ہارون نے خود ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ عدالت نے ان کی عرضی مسترد کردی، کیونکہ ان کے پاس وقف بورڈ کی اجازت نہیں تھی۔ وہ 2021 کے ایک سروے کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ اس سروے میں مسجد کو نہ تو غیر مجاز قرار دیا گیا تھا اور نہ ہی اسے تجاوزات کے زمرے میں رکھا گیا تھا۔ ریس کورس کا سو سال پرانا میدان، جس کے نام پر اس سڑک کا نام رکھا گیا تھا، پہلے ہی منہدم کیا جا چکا ہے۔ اس کے لیے وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ 7، ریس کورس روڈ سے قربت کو وجہ بتایا گیا۔ اب اس سڑک کا نام لوک کلیان مارگ ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ لٹینس دہلی کے اس انتہائی محفوظ علاقے کو خالی کرانا، عوامی تحفظ اور دفاع سے متعلق دیرینہ خدشات کا حل ہے۔ جبکہ وزیر اعظم کے لیے 467 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والا نیا رہائشی کمپلیکس تقریباً تیار ہے۔ اس میں وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) اور پارلیمنٹ تک جانے کے لیے زیر زمین سرنگ بھی بنائی گئی ہے۔ اس کے بعد 7، ریس کورس روڈ کو میوزیم میں تبدیل کرنے کا منصوبہ ہے۔ یعنی جس علاقے کو خالی کرایا جارہا ہے، وہاں جلد ہی کوئی رہنے والا ابھی نہیں ہوگا۔

یہ سب سنٹرل وسٹا کی ازسرنو ترقی کے منصوبے کا حصہ ہے۔ اس کے تحت نئی دہلی کی قومی انتظامی راہداری کی صورت بدلنے کا کام کیا جارہا ہے۔ قومی راجدھانی میں نئے دفاتر کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن جس شاندار تجدید کا وعدہ کیا گیا تھا، اس کے نام پر بڑے پیمانے پر انہدام اور پرانی شناخت مٹانے کا کام ہوا ہے۔ بڑی تعداد میں درخت کاٹے گئے ہیں۔ مانوس عمارتوں اور مقامات کی شکل بدل دی گئی، ان کے نام تبدیل کردیے گئے یا انہیں ہٹا دیا گیا۔ 135 سال پرانی سنٹرل سکریٹریٹ لائبریری کو بھی دوسری جگہ منتقل کیا جارہا ہے۔ اسے محض 2 کمروں تک محدود کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس میں 8.5 لاکھ سے زیادہ کتابوں کا تاریخی ذخیرہ موجود ہے۔ اتنے بڑے ذخیرے کے لیے 2 کمرے ناکافی ہیں۔ سنٹرل وسٹا منصوبے کے افتتاح کے موقع پر نریندر مودی نے اسے برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی کی علامتوں سے آزادی کی سمت اٹھایا گیا قدم قرار دیا تھا۔ کسی جمہوریہ کو اپنی نوآبادیاتی وراثت پر ازسرنو غور کرنے کا پورا حق ہے، لیکن مسجد نوآبادیاتی حکمرانی کی علامت نہیں ہے۔

مودی، بی جے پی اور آر ایس ایس کے لیے یہ منصوبہ ازسرنو ترقی سے زیادہ ہندوتوا کا منصوبہ نظر آتا ہے۔ اس سوچ میں مسجد کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ حکومت کی سنٹرل وسٹا ویب سائٹ پر لکھا ہے کہ ''اس تبدیلی کی منصوبہ بندی کرتے وقت اس بات کو یقینی بنانے پر پوری توجہ دی گئی ہے کہ موجودہ عمارتوں کی ورثے سے متعلق حیثیت محفوظ رہے اور ان کے آس پاس نئے منصوبے تعمیر کیے جائیں۔'' سننے میں یہ بات اچھی لگتی ہے، لیکن زمینی حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دہلی کے اپنے گزٹ میں ورثے کے مقام کے طور پر درج ایک عمارت کو اب غیر مجاز قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کارروائی کی زد میں صرف مسجد نہیں آئی ہے۔ آس پاس کی بھائی رام کیمپ، مسجد کیمپ اور ڈی آئی ڈی کیمپ بستیوں میں رہنے والے 700 سے زیادہ خاندانوں کو بھی بے دخلی کے نوٹس دیے گئے ہیں۔ ان میں سے کئی خاندان دہائیوں سے یہاں آباد ہیں۔ بعض کا اس جگہ سے تعلق تقریباً ایک صدی پرانا ہے۔

دہلی ہائی کورٹ نے ان خاندانوں کو ہٹا کر تقریباً 45 کلومیٹر دور ساوداگھیورا کی باز آبادکاری کالونی میں بسانے کا راستہ صاف کردیا ہے۔ ان خاندانوں میں باورچی، ڈرائیور، ریہڑی پٹری والے اور گھریلو ملازمین شامل ہیں۔ یہی لوگ لٹینس دہلی کی روزمرہ زندگی کو رواں رکھتے ہیں۔ اب انہیں ان کے کام کی جگہوں سے دور بھیجا جارہا ہے۔ ان کے بچوں کے اسکول بھی پیچھے چھوٹ جائیں گے۔ اس کے لیے سیکورٹی کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اقتدار کے ایوانوں کو چلانے والے اس پورے سماجی نظام سے آخر خطرہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

مسجد کے مستقبل سے متعلق تشویش کوئی اکلوتا واقعہ نہیں ہے۔ اتر پردیش اور دہلی میں مسلم طبقوں کی عبادت گاہوں اور مذہبی ڈھانچوں کو راتوں رات منہدم کیے جانے کے واقعات سامنے آرہے ہیں۔ ان میں سہارنپور کلکٹریٹ احاطے کی وہ مسجد بھی شامل ہے، جسے علی الصباح گرا دیا گیا تھا۔ صبح سویرے بلڈوزر چلانے کا یہ سلسلہ اب لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا کرنے لگا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک بنیادی سوال یہ بھی ہے کہ آخر شہر کس کا ہے؟ وی وی آئی پی سیکورٹی کی ہر نئی تہہ عام شہریوں کو شہر سے مزید دور کرتی جاتی ہے۔ راستوں کے ہر نئے حصے کو بند کیے جانے کے ساتھ عام لوگوں کی سڑکوں، سرسبز میدانوں اور پارکوں تک رسائی کم ہوتی جاتی ہے۔ یہی وہ مقامات ہیں جہاں شہر کی بھاگ دوڑ سے کچھ راحت مل سکتی ہے۔ قومی راجدھانی ان لوگوں کی ذاتی جاگیر نہیں ہے جو یہاں حکومت کرتے ہیں۔ اس کی سڑکیں اور کھلی عوامی جگہیں عوام کی امانت ہیں۔ انہیں عوام کے مفاد میں محفوظ رکھا جانا چاہیے۔

سنٹرل وسٹا منصوبے کا پیغام سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ اس کا طرز تعمیر، اس کی علامتیں اور اس بارے میں کیے گئے فیصلے کہ کیا باقی رہے گا اور کیا مٹا دیا جائے گا، ایک ہی تہذیبی نقطۂ نظر کو سامنے لاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کی شناخت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ اس کی راجدھانی بھی ایسی ہی ہونی چاہیے۔ جمہوریہ کی راجدھانی کا مرکز اتنا وسیع اور فراخ دل ہونا چاہیے کہ اس میں مسجد، مندر، گرجا گھر، گردوارہ اور ان کے آس پاس رہنے والے غریبوں کے لیے بھی جگہ ہو۔ دہلی کئی بار آباد ہوئی ہے اور کئی بار اجڑی ہے۔ اپنے پیش روؤں کی وراثت مٹانے کی کوشش کرنے والے حکمراں تاریخ میں اس بات کے لیے کم یاد کیے جاتے ہیں کہ انہوں نے کیا تعمیر کروایا۔ انہیں اس بات کے لیے زیادہ یاد کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کیا منہدم کر دیا۔ اس شہر کے پتھر ان تمام سلطنتوں سے زیادہ پائیدار ثابت ہوئے ہیں جنہوں نے کبھی اس پر اپنا حق جتایا تھا۔ حکومت کے اعتماد کی اصل کسوٹی یہ نہیں ہے کہ وہ کتنا کچھ مٹا سکتی ہے، بلکہ کسوٹی یہ ہے کہ وہ کتنا کچھ محفوظ رکھ سکتی ہے۔☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

حضرت امام زین العابدینؑ: تعارف، فضائل ومناقب

السید سرفراز عباس رضوی کراروی

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے جانشین اور ہمارے چوتھے امام ہیں اپ کے والد ماجد سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب شہر بانو بنت یزد جرد تھیں۔ علامہ ابن حجر مکی رقم طراز ہیں کہ آپ علم زہد اور عبادت میں اپنے والد بزرگ وار کی جیتی جاگتی تصویر تھے (صواعق محرقہ صفحہ ۱۱۹ طبع مصر)

علامہ شبلنجی کا کہنا ہے کہ اپ کے بڑا فقیہ اور عبادت گزار نہیں دیکھا گیا۔(نورالابصار صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ مصر)

علامہ کمال اللہ دمیری لکھتے ہیں کہ امام زین العابدین علیہ السلام حدیث بیان کرنے میں نہایت معتمد علیہ اور صادق الروایہ تھے آنجناب عالم بزرگ اور فقہ اہل بیت میں بے مثال و بے نظیر تھے

(حیات الحیوان جلداول صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مصر)

علامہ ملا مبین فرنگی محلی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام ایسے پرجلال و جمال تھے کہ جو بھی آپ کو دیکھتا تھا۔ تعظیم پر مجبور ہو جاتا تھا۔

(وسیلۃ النجات مطبوعہ لکھنو)

آپ کی ولادت باسعادت: علماء مؤرخین کا کہنا ہے کہ اپ کا نام نامی علی کنیت ابو محمد ابو الحسن اور ابو القاسم تھی اپ کے القاب میں زین العابدین، سید الساجدین، سجاد، عابد اور ذوالثفنات خاص قابل ذکر ہیں۔ آپ بتاریخ 15 جمادی الاول ۳۸ھ یوم جمعہ بمقام مدینہ منورہ میں متولد ہوئے۔ (مناقب جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ و اعلام الوریٰ صفحہ ۱۵۹ وغیرہ)

زین العابدین کی وجہ تسمیہ: علامہ عبدالرحمن جامی اور علامہ محمد بن طلحہ شافعی تحریر کرتے ہیں کہ ایک شب امام زین العابدین علیہ السلام نماز شب میں مشغول تھے کہ شیطان اژدھے کی شکل میں آپ کے قریب ایا اور اس نے آپ کے پائے مبارک کے انگوٹھے کو منہ میں لے کر کاٹنا شروع کر دیا امام جو ہمہ تن مشغول عبادت تھے اور آپ کا رجحان کامل بارگاہ ایزدی کی طرف تھا وہ ذرا بھی اس کے اس عمل سے متاثر نہ ہوئے اور بدستور نماز میں منہمک ومصروف رہے بالآخر وہ عاجز آ گیا اور امام علیہ السلام نے اپنی نماز بھی مکمل کر لی اس کے بعد آپ نے شیطان ملعون کو طمانچہ مار کر دور ہٹایا۔ اس وقت ہاتف غیبی نے انت زین العابدین کی تین بار صدادی اور کہا بے شک تم عبادت گزاروں کی زینت ہو چنانچہ اسی وقت سے آپ کا یہ لقب پڑ گیا۔(شواہد النبوت ۱۷۷ و مطالب السؤل ۲۶۲)۔

آپ کے عہد حیات کے بادشاہان وقت: آپ کی ولادت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے عہد حیات میں ہوئی پھر امام حسن علیہ السلام کا زمانہ رہا، پھر بنی امیہ کی خالص دنیاوی حکومت پر کئی صلح امام حسن کے بعد سے ۶۰ھ تک معاویہ بن ابوسفیان بادشاہ رہا اس کے بعد اس کا فاسق وفاجر بیٹا یزید سے 64 ہجری تک حکمران رہا۔ 64 ہجری میں معاویہ بن یزید بن معاویہ اور مروان بن الحکم حاکم رہے پھر 65 ہجری سے ۸۶ ہجری تک عبدالملک بن مروان حاکم اور بادشاہ وقت رہا۔ پھر 86 ہجری سے 96 ہجری ولید بن عبدالملک نے حکمرانی کی اور اسی نے 95 ہجری میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو زہر دغا سے شہید کر دیا۔

آپ کا حلیۂ مبارک: تاریخ کا بیان ہے کہ آپ کا رنگ گندم گوں (سانولا) اور قد میانہ تھا آپ نحیف اور لاغر قسم کے انسان تھے۔ وسیلۃ النجات صفحہ ۲۱۹ میں مرقوم ہے کہ آپ حسن و جمال اور صورت و کمال میں نہایت ہی ممتاز و بے مثل تھے آپ کے چہرۂ مبارک پر جب کسی کی نظر پڑتی تھی تو وہ آپ کا احترام کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

امام زین العابدین علیہ السلام کی عبادت گزاری: علماء کا بیان ہے کہ " قدبلغ من العبادۃ مالم یبلغہ احد " آپ عبادت و اطاعت میں اس بلند منزل پر فائز تھے جس پر کوئی بھی فائز نہیں ہوا۔ روایت میں ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام جس وقت وضو کا ارادہ فرماتے تھے آپ کے رگ و پائے میں خوف خدا کے اثرات نمایاں ہو جاتے تھے۔(امام اہلسنت علامہ شافعی مطالب السؤل صفحہ 262) میں لکھتے ہیں کہ جب آپ وضو کا قصد فرماتے تھے اور وضو کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ زرد ہو جایا کرتا تھا یہ حالت بار بار دیکھنے کے بعد آپ کے گھر والوں نے پوچھا بوقت وضو آپ کے چہرے کا رنگ زرد کیوں ہو جایا کرتا ہے۔تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت میرا تصور کامل آپنے خالق و معبود کی طرف ہوتا ہے اس لیے اس کی جلالت کے رعب سے میرا یہ حال ہو جایا کرتا ہے۔ علامہ طبرسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ آپ کو عبادت گزاری میں امتیاز کامل حاصل تھا۔ رات بھر جاگنے کی وجہ سے آپ کا سارا بدن زرد رہا کرتا تھا اور خوف خدا میں روتے روتے آپ کی آنکھیں پھول جایا کرتی تھیں اور نماز میں کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔(اعلام الوریٰ صفحہ ۱۵۳ طبع ایران)۔ اور پیشانی پر گٹھے رہا کرتے تھے اور آپ کی ناک کا سرا زخمی رہا کرتا تھا ۔(دمعۂ ساکبہ جلد ۲ صفحہ ۴۳۹ مطبوعہ ایران)۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے گھر میں آگ لگ گئی اور آپ نماز میں مشغول تھے اہل محلہ اور گھر والوں نے بے حد شور مچایا اور حضرت کو پکارا حضور آگ لگی ہوئی ہے مگر آپ نے سر نیاز سجدہ بے نیاز سے نہ اٹھایا آگ بجھادی گئی اختتام نماز پر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ حضور آگ کا معاملہ تھا ہم نے اتنا شور مچایا لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مگر جہنم کی آگ کے ڈر سے نماز توڑ کر اس آگ کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔(شواہد النبوۃ)۔

واقعہ کربلا کے سلسلہ میں امام زین العابدین کا بے مثال کردار: 28 رجب المرجب 60 ہجری کو امام علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی معیت میں مدینہ سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ پہنچے۔ چار ماہ قیام کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر دو محرم الحرام کو وارد کربلا ہوئے وہاں پہنچتے ہی یا پہنچنے سے قبل آپ علیل ہو گئے اور آپ کی علالت نے اتنی شدت اختیار کی کہ آپ والد بزرگوار کی شہادت کے وقت تک اس قابل نہ ہو سکے کہ میدان میں جا کر درجہ شہادت حاصل کرتے۔ تاہم ہر اہم موقع پر آپ نے جذبات نصرت کو بروئے کار لانے کی سعی کی۔ شہادت امام حسین کے بعد جب خیموں میں آگ لگائی گئی تو آپ انہیں خیموں سے ایک خیمہ میں بدستور پڑے ہوئے تھے ہماری ہزار جانیں قربان ہو جائیں حضرت زینب پر کہ انہوں نے اہم فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں سب سے پہلا فریضہ امام زین العابدینؑ کے تحفظ کا ادا فرمایا اور امام کو بچا لیا۔ الغرض جب رات گذری اور صبح نمودار ہوئی تو دشمنوں نے امام زین العابدینؑ کو اس طرح جھنجھوڑا کہ آپ اپنی بیماری بھول گئے۔ آپ سے کہا گیا کہ ناقوں پر سب کو سوار کرواور ابن زیاد کے دربار میں چلو۔ سب کو سوار کرنے کے بعد آل محمد کا ساربان پھوپھیوں، بہنوں اور تمام مخدّرات کو لئے ہوئے داخل دربار ہوا حالت یہ تھی کہ عورتیں اور بچے رسیوں میں بندھے ہوئے اور امام لوہے میں جکڑے ہوئے دربار میں پہنچ گئے۔ آپ چونکہ ناقہ کی پشت پر سنبھل نہ سکتے تھے اس لئے آپ کے پیروں کو ناقہ کی پشت سے باندھ دیا گیا تھا۔ دربار کوفہ میں داخل ہونے کے بعد اور مخدّرات عصمت قید خانے میں بند کردئے گے۔ ساتھ روز کے بعد آپ سے کو لئے ہوئے شام کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ۹ منزلیں طے کرکے تقریباً ۳۶ یوم میں وہاں پہنچے کامل بہائی میں مرقوم ہے کہ ۱۶ ربیع الاول ۶۱ھ کو بدھ کے روز آپ دمشق پہنچے ہیں۔ اللہ رے صبر امام زین العابدین بہنوں اور پھوپھیوں کا ساتھ اور لبے شکوہ پر سکوت کی مہر۔ حدود شام کا ایک واقعہ یہ ہے کہ آپ ہاتھوں میں ہتھکڑی پیروں میں بیڑی اور گلے میں خاردار طوق آہنی پڑا ہوا تھا اس پر مستزاد یہ کہ لوگ آپ پر آگ برسا رہے تھے اسی لئے آپ نے بعد واقعۂ کربلا ایک سوال کے جواب میں الشام الشام الشام فرمایا تھا۔ شام پہنچ کے کئی گھنٹوں یا دنوں کے بعد آپ مخدّرات آل محمد کو لئے سرہائے شہداء سمیت داخل دربار ہوئے پھر زندان میں مقید کر دئے گئے۔ تقریباً ایک سال قید کی مشقتیں جھیلیں۔ قید خانہ بھی ایسا تھا جس میں تمازت آفتاب کی وجہ سے ان لوگوں کے چہروں کی کھالیں متغیر ہو گئی تھیں مدت قید کے بعد آپ سب کو لئے ہوئے ۲۰ صفر المظفر ۶۲ھ کو وارد کربلا ہوئے آپ کے ہمراہ سر امام حسینؑ بھی کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اسے پدر بزرگوار کے جسم سے ملحق کیا۔(ناسخ التواریخ جلد ششم)۸ ربیع الاول ۶۲ھ کو آپ امام حسینؑ کا لٹا ہوا قافلہ لئے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے وہاں کے لوگوں نے آہ وزاری اور کمال رنج وغم سے آپ کا استقبال کیا۔ ۱۵ شبانہ روز نوحہ وماتم ہوتا رہا، اس عظیم واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ کہ جناب زینب کے بال سفید ہو گئے تھے۔ جناب رباب نے سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا تھا۔ اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام تاحیات گریہ فرماتے رہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام اور صحیفۂ سجادیہ: صحیفۂ سجادیہ امام زین العابدین کی دعاؤں کا مجموعہ ہے جس میں بے شمار علوم وفنون کے جواہر موجود ہیں۔ علمائے اسلام اسے زبور آل محمد اور انجیل اہل بیت کہتے ہیں۔ اس کی فصاحت وبلاغت کو دیکھ کر اسے کتب سماویہ اور صحیفۂ لوحیہ وعرشیہ کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس کی ۴۰ سے زائد شرحیں ہیں جن میں سے کتاب ریاض السالکین عربی کو تمام شرحوں پر فوقیت حاصل ہے۔

صدر رضویہ مشن۔ کراری، ضلع کوشامبی
وامام جماعت، مالونی، ملاڈ، گیٹ نمبر ۷، ممبئی ۹۵

امام زین العابدینؑ: عبادت، دعا اور حقوقِ انسانی

مولانا سید علی ہاشم عابدی

حضرت امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت سلسلۂ امامت کی ایک درخشاں کڑی اور تاریخِ اسلام کا ایک عظیم روحانی باب ہے۔ آپؑ کی شخصیت عبادت و بندگی، علم و حکمت، صبر و استقامت، دعا و مناجات اور حقوقِ انسانی کی ادائیگی کا ایسا جامع نمونہ ہے جس میں معرفتِ الٰہی اور تعلیماتِ اہلِ بیت علیہم السلام کی گہرائی نمایاں ہوتی ہے۔

شیعہ عقائد کے مطابق امام زین العابدین علیہ السلام چوتھے امام اور اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ آپؑ کی امامت محض ایک روحانی یا اخلاقی مقام نہیں، بلکہ دین کی حفاظت، معارفِ قرآن کی تبیین اور امت کی الٰہی رہنمائی کا منصب ہے۔

شیعہ مکتبِ فکر میں امامت، منصبِ الٰہی ہے۔ اسی تناظر میں امام زین العابدین علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو آپؑ کی عبادت، صبر، تعلیمات اور اخلاق صرف انفرادی فضائل نہیں، بلکہ ہدایتِ الٰہی کے تسلسل کے مظاہر دکھائی دیتے ہیں۔

سنہ 61 ہجری کا واقعۂ کربلا آپؑ کی زندگی کا فیصلہ کن مرحلہ تھا۔ امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کے وفادار اصحاب کی شہادت کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام نے اہلِ بیت علیہم السلام کے ساتھ اسیری کے دشوار مراحل برداشت کئے۔ شدید علالت کے باعث آپؑ میدانِ کربلا میں جنگ میں شریک نہ ہو سکے، لیکن بعد از واقعہ آپؑ کا کردار پیغامِ کربلا کی حفاظت میں نہایت اہم ثابت ہوا۔

امام حسین علیہ السلام نے اپنی قربانی سے حق و باطل کے درمیان فرق واضح کیا، جب کہ امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اپنے خطبات، استقامت اور کردار کے ذریعہ اس قربانی کا پیغام لوگوں تک پہنچانے میں اہم حصہ ادا کیا۔ کربلا کے بعد امامؑ کی زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ حق کی راہ میں قربانی کے ساتھ اس کے مقصد کی حفاظت، اس کی صحیح ترجمانی اور آنے والی نسلوں کی تربیت بھی ضروری ہے۔

آپؑ کے القاب زین العابدین اور سید الساجدین آپؑ کی عبادت و بندگی کے بلند مقام کی عکاسی کرتے ہیں۔ تاہم آپؑ کی عبادت کو محض ظاہری اعمال کی کثرت تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یہ عبادت معرفتِ الٰہی، اخلاص، خشوع، تواضع اور احساسِ ذمہ داری سے عبارت تھی۔ آپؑ کی سیرت میں سجدہ صرف پیشانی کے زمین پر رکھنے کا نام نہیں، بلکہ نفس کے غرور کو توڑنے، خدا کے حضور اپنی محتاجی کا اعتراف کرنے اور زندگی کو اس کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی علامت بھی ہے۔

امامؑ کی عبادت کا پیغام یہ ہے کہ خدا سے قربت انسان کو مخلوق سے دور نہیں کرتی، بلکہ اس کے اندر رحم، تواضع، خدمت اور حسنِ سلوک کے جذبات کو فروغ دیتی ہے۔ حقیقی روحانیت وہ ہے جس کا نور عبادت گاہ سے نکل کر انسان کے اخلاق، معاملات اور معاشرتی کردار میں بھی جلوہ گر ہو۔

امام زین العابدین علیہ السلام کی علمی و روحانی میراث میں صحیفۂ کاملہ سجادیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہ دعاؤں کا ایسا عظیم مجموعہ ہے جس میں توحید، حمدِ الٰہی، توبہ، استغفار، شکر، درود، تزکیۂ نفس اور معاشرتی ذمہ داریوں کے گہرے معارف بیان ہوئے ہیں۔ اسے صرف حاجات طلب کرنے کی دعاؤں کا مجموعہ سمجھنا اس کی معنوی وسعت کو محدود کر دینا ہوگا۔

صحیفۂ سجادیہ درحقیقت بندے اور خدا کے تعلق، انسان کی باطنی اصلاح اور ایک صالح معاشرے کی تشکیل کے لئے روحانی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

امامؑ کی دعاؤں میں انسان کبھی اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتا ہے، کبھی خدا کی رحمت سے امید وابستہ کرتا ہے، کبھی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے اور کبھی اپنے اخلاق و اعمال کی اصلاح کے لئے التجا کرتا ہے۔ اس طرزِ دعا میں بندگی کی گہرائی بھی ہے اور تربیتِ نفس کا راستہ بھی۔

صحیفۂ سجادیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی دعائیں انسان کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتیں۔ والدین کے حقوق، اولاد کی تربیت، پڑوسیوں سے حسنِ سلوک اور معاشرے کے مختلف طبقات کے لئے خیر خواہی جیسے موضوعات بھی اس میں شامل ہیں۔ یوں امامؑ کی دعا ایک فرد کی روحانی تربیت کے ساتھ اجتماعی زندگی کی اصلاح کا وسیلہ بھی بن جاتی ہے۔

صحیفۂ سجادیہ کا عرفانی پیغام یہ ہے کہ خدا کی معرفت انسان کو اپنی حقیقت پہچاننے کی توفیق دیتی ہے۔ جب انسان اپنی محتاجی اور کمزوری کا ادراک کرتا ہے تو تکبر سے دور اور تواضع کے قریب ہوتا ہے؛ جب وہ خدا کی رحمت کا طلب گار بنتا ہے تو دوسروں کے لئے بھی رحم اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ اس طرح دعا محض زبان کا ورد نہیں رہتی، بلکہ کردار کی تعمیر اور روح کی تطہیر کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

امامؑ کی تعلیمات کا دوسرا اہم سرمایہ رسالۃ الحقوق ہے، جو حقوق وفرائض کے جامع تصور کو سامنے لاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق، اپنی ذات کے حقوق اور دوسرے انسانوں کے حقوق کے مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں۔ والدین، اولاد، زوجین، پڑوسیوں، استاد، شاگرد اور معاشرتی تعلقات سے وابستہ دیگر افراد کے حقوق کا بیان اس بات کو واضح کرتا ہے کہ دین صرف عبادات کی ادائیگی نہیں، بلکہ زندگی کے تمام رشتوں میں عدل، احسان اور ذمہ داری کا نام بھی ہے۔

رسالۃ الحقوق انسان کو یہ شعور دیتا ہے کہ وہ صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والا نہ بنے، بلکہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی ذمہ داری بھی قبول کرے۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، اولاد کی تربیت، پڑوسیوں کا خیال، امانت کی حفاظت اور دوسروں کی عزت کا احترام ایک صالح معاشرے کی بنیادیں ہیں۔

اس تعلیم کی معنویت آج بھی غیر معمولی ہے۔ جب معاشرے میں خود غرضی، حقوق کی پامالی، خاندانی اختلافات اور مالی بددیانتی بڑھتی ہے تو امامؑ کی یہ رہنمائی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ روحانیت کا معیار صرف عبادت کی ظاہری صورت نہیں، بلکہ انسان کے ہاتھ، زبان، معاملات اور رویّوں سے دوسروں کو ملنے والا امن بھی ہے۔

صحیفۂ سجادیہ دل کو خدا سے جوڑتا ہے اور رسالۃ الحقوق انسان کو مخلوق کے حقوق پہچاننے کی تربیت دیتا ہے۔ ایک میں بندگی کی زبان ہے تو دوسرے میں بندگی کے عملی تقاضوں کی وضاحت۔ دونوں مل کر امام زین العابدین علیہ السلام کی اس جامع تعلیم کو سامنے لاتے ہیں جس میں معرفت، عبادت، اخلاق اور سماجی ذمہ داری ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

شیعہ عقیدے میں ولایتِ اہلِ بیت علیہم السلام بھی اسی جامع تربیت کا حصہ ہے۔ ولایت صرف محبت یا جذباتی وابستگی کا نام نہیں، بلکہ معرفت، اطاعت اور سیرتِ اہلِ بیت علیہم السلام کی پیروی کا تقاضا کرتی ہے۔ محبت دل میں عقیدت پیدا کرتی ہے، معرفت اس عقیدت کو شعور دیتی ہے اور عمل اسے زندگی میں ظاہر کرتا ہے۔

اگر ہم امام زین العابدین علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں اپنی عبادت میں اخلاص، گفتگو میں سچائی، معاملات میں دیانت، اختلاف میں انصاف اور ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ امامؑ کی معرفت کا حقیقی اثر یہ ہے کہ انسان اپنے کردار کا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ اس کی دینی وابستگی نے اس کے اخلاق اور معاملات میں کس قدر بہتری پیدا کی ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام کی سیرت میں تزکیۂ نفس کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ توبہ، استغفار، تقویٰ اور خود احتسابی انسان کو اپنی کمزوریوں کا ادراک اور اصلاح کی ہمت عطا کرتے ہیں۔ حقیقی عرفان انسان کو دوسروں سے برتر سمجھنے کے بجائے اپنی اصلاح کی فکر میں لگاتا ہے۔ وہ علم کو تکبر کا ذریعہ نہیں، تواضع کا وسیلہ بناتا ہے؛ عبادت کو خود پسندی نہیں، اخلاص کی تربیت سمجھتا ہے؛ اور روحانیت کو دنیا سے فرار نہیں، بلکہ دنیا میں خدا کی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کا راستہ قرار دیتا ہے۔

عصرِ حاضر میں امامؑ کی تعلیمات سے استفادے کی ضرورت مزید بڑھ گئی ہے۔ اہلِ ایمان کے لئے صحیفۂ سجادیہ اور رسالۃ الحقوق محض مطالعے کی کتابیں نہیں، بلکہ دینی فکر، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اصلاح کے اہم مآخذ ہیں۔ صحیفۂ سجادیہ انسان کے باطن کو بیدار کرتا ہے، جب کہ رسالۃ الحقوق اسے دوسروں کے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان تعلیمات کو نئی نسل تک پہنچانا اور اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کرنا امامؑ سے حقیقی وابستگی کا اہم تقاضا ہے۔

15 جمادی الاول کی مناسبت سے امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت کا جشن مناتے ہوئے ہمیں اپنی معرفت اور کردار کی تجدید بھی کرنی چاہیے۔ صحیفۂ سجادیہ سے دعا و بندگی کا درس لیں، رسالۃ الحقوق سے حقوق و فرائض کا شعور حاصل کریں اور واقعۂ کربلا کے بعد امامؑ کی استقامت سے یہ سبق سیکھیں کہ دشوار حالات میں بھی حق، صبر اور ذمہ داری کا راستہ ترک نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ شیعہ عقیدۂ امامت کی معنوی عظمت، عبادت کی روحانیت، دعا کی معرفت، صبر کی استقامت اور اخلاق کی پاکیزگی کا روشن نمونہ ہے۔ آپؑ کی دعاؤں نے بندگی کے اسرار کو زبان عطا کی، آپؑ کی تعلیمات نے حقوق و فرائض کی اہمیت واضح کی اور آپؑ کی سیرت نے دکھایا کہ الٰہی ہدایت سے وابستگی انسان کو مصائب میں بھی مقصد، اخلاق اور استقامت عطا کر سکتی ہے۔

سلام ہو اس امامؑ پر جو کربلا کے امین، محرابِ عبادت کے آفتاب اور معرفتِ الٰہی کے درخشاں چراغ ہیں۔ سلام ہو اس سید الساجدینؑ پر جن کی دعاؤں میں معرفت کی گہرائی، جن کے صبر میں کربلا کی استقامت اور جن کی تعلیمات میں انسانی اصلاح کا پیغام جلوہ گر ہے۔

☆☆☆☆☆

امام زین العابدین علیہ السلام کی خصائص و نصائح، نصرت و ظفر کا ضامن

ڈاکٹر شجاعت حسین

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے جانشین، اہل تشیع کے چوتھے امام اور چہاردہ معصومینؑ کی چھٹی محترم فرد ہیں۔ آپ کے والد ماجد سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب شاہ زنان، عرف شہر بانو تھیں۔ آپ علم، زہد، عبادت، صبر و استقامت اور اخلاق و کردار میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔

علمائے کرام، محدثین اور محققین نے آپ کی علمی عظمت اور عبادت گزاری کا اعتراف کیا ہے۔ علامہ ابن حجر مکی کے مطابق، آپ علم، زہد اور عبادت میں اپنے والد بزرگوار کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ (صواعق محرقہ، صفحہ 119)

امام زہری، ابن عیینہ اور ابن مسیب سے منقول ہے کہ انہوں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو افضل، عبادت گزار اور فقیہ نہیں دیکھا۔ (نور الابصار، صفحہ 126) علامہ کمال اللہ دمیری نے آپ کو حدیث میں معتمد اور فقہ اہل بیتؑ میں بے مثال قرار دیا ہے۔ (حیاۃ الحیوان، جلد اول، صفحہ 121) آپ کی شخصیت ایسی باوقار اور پُرجلال تھی کہ دیکھنے والا احترام پر مجبور ہو جاتا تھا۔ (وسیلۃ النجات)

ولادت باسعادت اور القاب

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت 15 جمادی الاول 38 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کے مشہور القاب زین العابدین، سید الساجدین، سجاد اور عابد ہیں۔ ان القاب میں آپ کی عبادت، بندگی اور قرب الٰہی کی نمایاں جھلک ملتی ہے۔

علامہ شبلنجی نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ آپ کو کثرت عبادت کی وجہ سے زین العابدین کہا جاتا تھا۔ (نور الابصار، صفحہ 126) ایک روایت کے مطابق، آپ رات کی نماز میں مشغول تھے کہ شیطان اژدھے کی شکل میں آیا اور آپ کے پائے مبارک کے انگوٹھے کو کاٹنے لگا۔ آپ عبادت میں اس قدر محو تھے کہ اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور نماز مکمل کی۔ اس کے بعد اسے دور ہٹایا۔ اسی وقت غیبی آواز آئی: ''انت زین العابدین''، یعنی آپ عبادت گزاروں کی زینت ہیں۔ (شواہد النبوۃ، صفحہ 177؛ مطالب السؤول، صفحہ 262)

آپ کے لقب ''سجادؑ'' کی وجہ بھی کثرت سجدہ بیان کی گئی ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ ہر خیر و نعمت پر سجدہ فرماتے تھے۔ خدا کی نعمت یاد آتی تو سجدہ کرتے، قرآن کی آیتِ سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرتے اور دو افراد میں صلح کراتے تو بھی سجدہ بجالاتے تھے۔ (ارجح المطالب، صفحہ 434)

بچپن میں رضا و تسلیم کا درس

علامہ مجلسیؒ نے امام زین العابدینؑ کے بچپن کا ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ آپ علیل ہوئے تو حضرت امام حسینؑ نے دریافت فرمایا کہ طبیعت کیسی ہے اور کوئی خواہش ہو تو بتائیں۔ آپ نے عرض کیا کہ خدا کے فضل سے بہتر ہوں اور میری خواہش صرف یہ ہے کہ پروردگار مجھے ان لوگوں میں شمار کرے جو اس کی قضا و قدر کے خلاف کوئی خواہش نہیں رکھتے۔

امام حسینؑ آپ کے جواب سے خوش ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ بیان فرمایا، جب انہیں آگ میں ڈالا جا رہا تھا اور حضرت جبرائیلؑ نے ان سے حاجت پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ حاجت ہے، لیکن تم سے نہیں، اپنے پروردگار سے ہے۔ (بحار الانوار، جلد 11، صفحہ 21)

یہ واقعہ بچوں کی تربیت کے لیے اہم سبق ہے کہ انسان ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی رہے اور اپنی خواہشات کو اس کی مشیت کے تابع رکھے۔

عبادت، تقویٰ اور خشوع و خضوع

امام زین العابدینؑ عبادت و اطاعت میں بلند مقام رکھتے تھے۔ روایت ہے کہ وضو کا ارادہ فرماتے تو خوفِ خدا کے آثار نمایاں ہو جاتے اور چہرہ مبارک زرد پڑ جاتا تھا۔ جب اہل خانہ نے اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وضو کے وقت میرا تصور اپنے خالق و معبود کی طرف ہوتا ہے اور اس کی عظمت کے احساس سے میری یہ حالت ہو جاتی ہے۔ (مطالب السؤول، صفحہ 262)

علامہ طبرسیؒ کے مطابق، رات بھر عبادت کرنے سے آپ کا بدن زرد ہو جاتا، خوف خدا میں روتے روتے آنکھیں سوج جاتیں اور نماز میں دیر تک کھڑے رہنے سے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے تھے۔ پیشانی پر کثرت سجدہ کے نشانات اور ناک کے سرے پر زخم رہتا تھا۔ (اعلام الوریٰ، صفحہ 153؛ دمعۃ ساکبہ، جلد دوم، صفحہ 439)

ایک مرتبہ آپ گھر میں نماز ادا کر رہے تھے کہ آگ لگ گئی۔ اہل خانہ اور پڑوسیوں نے شور مچایا، لیکن آپ نماز میں مشغول رہے۔ آگ بجھنے کے بعد لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھے جہنم کی آگ کا خوف اس دنیا کی آگ سے زیادہ تھا، اس لیے نماز توڑ کر اس کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ (شواہد النبوۃ)

آپ روزانہ ہزار رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ اگر کسی دن مستحب نماز رہ جاتی تو رات میں اس کی قضا فرماتے۔ اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تم پر واجب نہیں، لیکن اسے اپنی عادت بنا لو۔ (صفوۃ الصفوۃ، جلد دوم، صفحہ 53)

اخلاق، سخاوت اور حقوق انسانی

امام زین العابدینؑ کی زندگی عبادت کے ساتھ خدمت خلق کا بھی روشن نمونہ تھی۔ آپ حلم، صبر، سخاوت، احسان، فقیروں پر رحم اور ضرورت مندوں کی عزت افزائی میں ممتاز تھے۔ سائل کو خالی ہاتھ واپس کرنے سے گریز فرماتے، اپنی پسندیدہ چیز صدقہ کرتے اور مستحقین کی مدد پوشیدہ طور پر انجام دیتے تھے۔ سیکڑوں گھروں کی کفالت اور ضرورت مندوں کی خبر گیری آپ کے کردار کا نمایاں پہلو تھی۔

آپ کی تعلیمات میں انسانی تعلقات، حسن اخلاق اور معاشرتی ذمہ داریوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے لوگوں کے ساتھ نرمی، سچائی اور بھلائی سے پیش آنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کے ارشاد کے مطابق، انسان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے عہد وفا کرنے چاہئیں، لوگوں سے گفتگو میں سچائی اختیار کرنی چاہیے، خدا اور انسانوں کی نگاہ میں ناپسندیدہ کاموں سے بچنا چاہیے اور اہل وعیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔ (وسائل الشیعہ، جلد پنجم، صفحہ 531؛ الخصال، صفحہ 289)

یہ تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ حقیقی ایمان صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ اس کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے اخلاق، معاملات اور معاشرتی رویوں کو بھی درست رکھے۔ حقوق العباد کی ادائیگی، محتاجوں کی مدد، سچائی اور حسن سلوک ایک کامل مومن کی نمایاں صفات ہیں۔

واقعۂ کربلا میں امام زین العابدینؑ کا کردار

28 رجب 60 ہجری کو حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ امام زین العابدینؑ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ وہاں تقریباً چار ماہ قیام کے بعد قافلہ کربلا پہنچا۔ سفر ہی کے دوران آپ علیل ہو گئے اور بیماری کی شدت کے باعث میدانِ کربلا میں جہاد اور شہادت میں شریک نہ ہو سکے۔ تاہم آپ کی امامت اور ذمہ داریوں کا اہم مرحلہ اسی آزمائش کے دوران شروع ہوا۔

عاشور کے دن حضرت امام حسینؑ اور ان کے رفقا کی شہادت کے بعد خیموں کو آگ لگا دی گئی۔ امام زین العابدینؑ شدید علالت میں خیمے میں موجود تھے۔ حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اس نازک موقع پر آپ کی حفاظت کو اولین ترجیح دی اور امامت کے تسلسل کو محفوظ رکھا۔

شہادت امام حسینؑ کے بعد اہل بیتؑ کی خواتین اور بچوں کو اسیر بنا کر کوفہ لے جایا گیا۔ امام زین العابدینؑ کو بھی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ کر دربار ابن زیاد میں پیش کیا گیا۔ اسیری کی حالت میں اہل بیتؑ نے شدید مصائب برداشت کیے۔ بعد ازاں قافلہ شام روانہ کیا گیا اور متعدد منزلیں طے کرنے کے بعد دمشق پہنچا۔ وہاں بھی اہل بیتؑ کو دربار یزید میں پیش کیا گیا اور پھر قید خانے میں رکھا گیا۔

روایات کے مطابق، اسیری کے دوران امامؑ اور اہل بیتؑ کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ گرمی، بھوک، پیاس، جسمانی اذیت اور مسلسل سفر نے مصائب میں مزید اضافہ کیا۔ اس کے باوجود امام زین العابدینؑ نے صبر، استقامت اور دینی ذمہ داری کا دامن نہیں چھوڑا۔ کربلا سے شام تک کا سفر آپ کی حیات طیبہ کا نہایت دردناک اور فیصلہ کن مرحلہ تھا۔

مدتِ اسیری کے بعد امام زین العابدینؑ اہل بیتؑ کے ہمراہ 20 صفر 62 ہجری کو کربلا پہنچے۔ وہاں آپ نے حضرت امام حسینؑ کے سر مبارک کو جسم اطہر سے ملحق کیا۔ بعد ازاں 8 ربیع الاول 62 ہجری کو اہل بیتؑ کے قافلے کے ساتھ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔ مدینہ میں لوگوں نے غم و اندوہ کے ساتھ استقبال کیا۔ امام زین العابدینؑ واقعۂ کربلا کے مصائب کو زندگی بھر یاد کرتے اور گریہ فرماتے رہے۔

صبر واستقامت اور تحفظِ اسلام

امام زین العابدینؑ کی زندگی کا بنیادی مقصد الٰہی مشن کی تکمیل اور اسلام کی حفاظت تھا۔ واقعۂ کربلا کے بعد آپ نے انتہائی نامساعد حالات میں امامت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ سیاسی دباؤ، اہل بیتؑ کے مصائب اور حکمرانوں کی مخالفت کے باوجود آپ نے حکمت، بصیرت اور استقامت سے اپنے فرائض انجام دیے۔

آپ نے اپنے کردار، ارشادات، دعاؤں اور تعلیمات کے ذریعے توحید، نبوت، امامت، قرآن اور انسانی اقدار کی حفاظت کی۔ آپ کی زندگی اس حقیقت کی گواہ ہے کہ مشکلات کے باوجود حق کا راستہ نہیں چھوڑنا چاہیے اور حالات کی سختی میں بھی مقصدِ الٰہی سے وابستگی برقرار رکھنی چاہیے۔

☆☆☆☆☆

کانگریس صدر کا تبصرہ ہندوستانی سیاست کے وقار پر حملہ

پی ایم مودی کے والد کے بارے میں کھرگے کا بیان کانگریس کی مایوسی اور نظریاتی دیوالیہ پن کی علامت: راج ناتھ

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے وزیر اعظم نریندر مودی کے والد کے بارے میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے تبصرے کو کانگریس کی سیاسی ثقافت کا عکاس قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا بیان کانگریس کی مایوسی اور نظریاتی دیوالیہ پن کو ظاہر کرتا ہے۔

مسٹر سنگھ نے پیر کے روز نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا، مسٹر کھرگے نے کل پٹنہ میں مسٹر مودی کے مرحوم والد کے بارے میں جو تبصرہ کیا، اس سے میں حیران اور بے حد دکھی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس پورے واقعے کا سب سے حیران کن پہلو یہ ہے کہ یہ تبصرے کانگریس کے کسی عام کارکن یا نوجوان رہنما نے نہیں، بلکہ اس پارٹی کے قومی صدر نے کیے ہیں، جو خود کو ملک کی سب سے قدیم سیاسی جماعت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اس طرزِ عمل سے کانگریس صدر نے کروڑوں ہم وطنوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے لوگ یہیں نہیں رکے۔ اب وہ مسٹر کھرگے کے الفاظ کو درست ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس سے لوگوں کے جذبات کو مزید ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ اپنی غلطی تسلیم کرکے افسوس ظاہر کرنے کے بجائے کانگریس اس بیان کا دفاع کرنے اور اسے صحیح ثابت کرنے میں مصروف ہے۔ مسٹر کھرگے جس عہدے پر فائز ہیں، اس کے پیش نظر عوامی زندگی میں ان سے زیادہ سنجیدگی، تحمل، شائستگی اور ذمہ دارانہ طرزِ عمل کی توقع کی جاتی ہے۔

مسٹر سنگھ نے کہا کہ ایسی صورتِ حال میں اگر کانگریس کا قومی صدر ہی اس طرح کی زبان استعمال کرتا ہے تو یہ نہ صرف اس کے عہدے کے وقار کے خلاف ہے، بلکہ کانگریس کی سیاسی ثقافت پر بھی سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، سیاسی مخالفت کی اپنی جگہ ہے، لیکن اس طرح کا طرزِ عمل کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کل تک کانگریس کے کچھ رہنما وزیر اعظم کے عام خاندانی پس منظر کا مذاق اڑاتے تھے۔ انہوں نے ان کی قابلِ احترام والدہ کے لیے بھی نازیبا زبان استعمال کی۔ آج اسی سطح کی گھٹیا سیاست کانگریس کی اعلیٰ قیادت تک پہنچ گئی ہے۔ بی جے پی رہنما نے کہا کہ نظریاتی اختلاف کو ذاتی توہین میں تبدیل کرنا، سیاسی بدتہذیبی کو گالی گلوج کی سطح تک لے جانا اور وزیر اعظم کے خاندان کو نشانہ بنانا کانگریس کی مایوسی اور نظریاتی دیوالیہ پن کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف کسی ایک شخص یا خاندان کی توہین نہیں، بلکہ ہندوستانی سیاست کے وقار پر بھی حملہ ہے۔ جمہوریت میں مخالفت کیجیے، سوال اٹھائیے، حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کیجیے، لیکن کم از کم ذاتی شائستگی کی حدود کی خلاف ورزی تو نہ کیجیے۔

انہوں نے کہا کہ آج کانگریس نہ صرف سیاسی زوال کا سامنا کر رہی ہے، بلکہ اس کا نظریاتی زوال بھی ہو چکا ہے۔ کانگریس کو یاد رکھنا چاہیے کہ جمہوریت میں عوام ہر بات کا حساب رکھتے ہیں اور وقت آنے پر اس کا مناسب جواب بھی دیتے ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا، میں کانگریس کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے تبصروں سے وزیر اعظم مودی جی کی توجہ نہیں بھٹکائی جا سکتی اور نہ ہی عوامی خدمت کے تئیں ان کے عزم کو کسی بھی طرح کمزور کیا جا سکتا ہے۔

بی جے پی نے کانگریس دفتر کا گھیراؤ کیا، دونوں جماعتوں کے کارکنوں میں کشیدگی

بھوپال، (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے وزیر اعظم نریندر مودی سے متعلق تبصرے کے خلاف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پیر کو بھوپال میں واقع ریاستی کانگریس دفتر کا گھیراؤ کیا۔ احتجاج کے دوران شیواجی نگر چوراہے پر بی جے پی اور کانگریس کے کارکن آمنے سامنے آگئے، جس سے کشیدگی پیدا ہوگئی۔ مظاہرین کو روکنے کے لیے پولیس نے واٹر کینن کا استعمال کیا۔ بی جے پی کے قومی نائب صدر لال سنگھ آریہ، ارکان اسمبلی بھگوان داس سبنانی اور رامیشور شرما، میئر مالتی رائے اور بی جے پی کے شہر صدر رویندر یتی سمیت کئی رہنما احتجاج میں شریک ہوئے۔ بی جے پی کارکن ریڈ کراس اسپتال کے سامنے جمع ہوئے اور پیدل مارچ کرتے ہوئے کانگریس دفتر کی جانب بڑھے۔ پولیس کی جانب سے لگائی گئی رکاوٹوں پر رکن اسمبلی رامیشور شرما اور بھگوان داس سبنانی سمیت بی جے پی کے کارکن چڑھ گئے۔ بیریکیڈ کے ایک جانب کانگریس کارکن ہاتھوں میں پھول اور لاٹھیاں لیے کھڑے تھے، جبکہ دوسری جانب بی جے پی کے کارکن احتجاج کر رہے تھے۔ یوتھ کانگریس کے ضلعی صدر انکت دوبے نے کہا کہ بی جے پی کارکن کانگریس دفتر پہنچ کر بدنظمی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کارکن امن کے ساتھ آنے والوں کا گلاب کے پھولوں سے استقبال کریں گے، لیکن بدنظمی پھیلانے والوں کا لاٹھیوں سے مقابلہ کریں گے۔

سمندری طوفان 'ارنب' کے پیش نظر پانچ ریاستوں میں الرٹ

این ڈی آر ایف کی ٹیمیں تعینات، ہواؤں کی رفتار 125 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے، اوڈیشہ میں تعلیمی ادارے بند ہیں

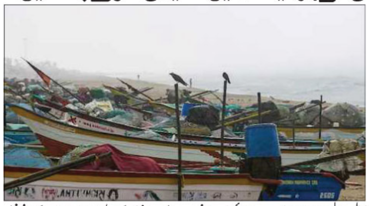

کولکاتہ (ایجنسی) خلیج بنگال میں اٹھنے والا سمندری طوفان 'ارنب' تیزی سے شدت اختیار کر رہا ہے اور اس کے 28 اکتوبر کو آندھرا پردیش کے ساحل سے ٹکرانے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، طوفان کے دوران ہواؤں کی رفتار 115 سے 125 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ ہوا کے شدید جھکڑ 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتے ہیں۔ طوفان کے خطرے کے پیش نظر آندھرا پردیش اور جنوبی اوڈیشہ کے ساحلی علاقوں میں الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے لوگوں سے احتیاط برتنے اور سرکاری ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، 26 اکتوبر کی صبح 5:30 بجے طوفان خلیج بنگال کے وسطی اور مغربی حصے کے قریب موجود تھا۔ اس وقت یہ وشاکھاپٹنم سے تقریباً 650 کلومیٹر اور اوڈیشہ کے گوپال پور سے 610 کلومیٹر دور تھا۔

موسمیاتی پیش گوئی کے مطابق، سمندری طوفان 'ارنب' 26 اکتوبر کی نصف شب تک شدید سمندری طوفان اور 27 اکتوبر کو انتہائی شدید سمندری طوفان میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد طوفان شمال مغربی سمت میں آگے بڑھے گا۔ امکان ہے کہ 28 اکتوبر کی صبح یہ آندھرا پردیش اور مرکز کے زیر انتظام علاقے پڈوچیری کے یانم کے ساحل کے قریب باپٹلا اور وشاکھاپٹنم کے درمیان ٹکرائے گا۔ طوفان کے باعث آندھرا پردیش کے شمالی اور وسطی ساحلی اضلاع میں شدید سے انتہائی شدید بارش ہونے کا امکان ہے۔ جنوبی اوڈیشہ کے کئی علاقوں میں بھی تیز بارش ہو سکتی ہے۔ حکام نے ساحلی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو محتاط رہنے اور سمندر کے قریب جانے سے گریز کرنے کی ہدایت دی ہے۔ رائٹرز کے مطابق، آندھرا پردیش کے محکمہ آفاتِ سماوی کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ ریاستی حکومت نے تقریباً 7.5 لاکھ افراد کی نشاندہی کی ہے، جنہیں طوفان سے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ان افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ ریاستی حکومت نے تمام اضلاع کی انتظامیہ کو چوکس رہنے کی ہدایت دی ہے۔ قومی آفاتِ انتظامیہ اور متعلقہ محکمے حالات پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں کو راحت اور بچاؤ کے کاموں کے لیے تیار رکھا گیا ہے۔ فوج، بحریہ، فضائیہ اور ساحلی محافظ دستے بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ طوفان کے پیش نظر اوڈیشہ حکومت نے گنجام، گجپتی، رائے گڑھ، کوراپٹ اور ملکان گری اضلاع میں اسکولوں اور کالجوں کو بند رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ نشیبی علاقوں میں رہنے والے افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے اور راحتی مراکز میں ٹھہرانے کی تیاریاں بھی کی جا رہی ہیں۔ حکام نے بجلی اور دیگر ضروری خدمات کی بحالی کے لیے بھی انتظامات کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انتظامیہ نے ماہی گیروں کو 26 سے 29 اکتوبر تک سمندر میں نہ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ سمندر میں موجود کشتیوں کو واپس لوٹنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حکام نے ساحلی علاقوں کے رہائشیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر توجہ نہ دیں اور صرف محکمہ موسمیات اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ اطلاعات پر بھروسا کریں۔ طوفان کے دوران تیز ہواؤں اور موسلا دھار بارش سے جانی و مالی نقصان کا خدشہ ہے۔

کمیشن میں اضافے اور دیگر مطالبات کے حق میں دہلی میں ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز کا مظاہرہ

نئی دہلی، (یو این آئی) ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز نے کمیشن میں اضافے اور زیر التوا آپریشنل مسائل کے حل سمیت دیگر مطالبات کے حق میں پیر کو یہاں سی بی ڈی میدان میں مظاہرہ کیا۔ ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن (انڈیا) کی قیادت میں منعقدہ اس مظاہرے میں ملک کی مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے 4,000 سے زیادہ تقسیم کاروں نے شرکت کی۔ مظاہرے میں ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن (انڈیا) کے قومی صدر بی ایس شرما کے ساتھ مختلف ریاستوں کے صدور اور ایسوسی ایشن کے دیگر اراکین بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مسٹر شرما نے کہا کہ تقسیم کار 2018 سے کمیشن میں بڑے پیمانے پر نظرثانی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس مدت کے دوران ایل پی جی کی قیمتوں اور آپریشنل اخراجات میں کافی اضافہ ہوا ہے، لیکن تقسیم کاروں کے کمیشن میں اس کے مطابق اضافہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن کا موجودہ نظام تقسیم کاروں پر بڑھتے ہوئے مالی بوجھ کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، 2018 کے بعد گھریلو ایل پی جی کی قیمت تقریباً 450 روپے سے بڑھ کر 1,000 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ وہیں، تجارتی ایل پی جی کی قیمت 1,100 روپے سے بڑھ کر 3,033 روپے ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود ہمارے کمیشن میں اس تناسب سے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈسٹری بیوٹرز مسلسل حکومت کے سامنے اپنے مطالبات اٹھا رہے ہیں۔ بڑھتے ہوئے اخراجات کے مطابق کمیشن میں نظرثانی کی ضرورت کا جائزہ لینے کے لیے کیے گئے مطالعے کے بعد 2022 میں عبوری راحت دی گئی تھی، لیکن کمیشن میں وسیع پیمانے پر نظرثانی کا مطالبہ اب بھی زیر التوا ہے۔ انہوں نے کہا، ہم گزشتہ چار برسوں سے مسلسل ان مسائل کو اٹھا رہے ہیں اور حکومت کے ساتھ بات چیت کا مطالبہ کر رہے ہیں، لیکن ہمارے مسائل حل نہیں ہوئے ہیں۔ ایسوسی ایشن نے حکومت کے 24 مارچ کو جاری کیے گئے اس حکم کی بھی مخالفت کی، جس کا تعلق ان علاقوں میں ایل پی جی کی سپلائی بند کرنے سے ہے جہاں پائپ کے ذریعے قدرتی گیس (پی این جی) کا بنیادی ڈھانچہ دستیاب ہے۔ مسٹر شرما نے کہا کہ اس پالیسی سے ایل پی جی تقسیم کاروں کے کاروبار پر اثر پڑ سکتا ہے اور صارفین کے پاس دستیاب متبادل محدود ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر ان علاقوں کے حوالے سے تشویش ظاہر کی جہاں نجی کمپنیاں پی این جی نیٹ ورک کو وسعت دے رہی ہیں۔ ایسوسی ایشن نے الیکٹرانک نو یور کسٹمر (ای-کے وائی سی) کی تصدیق مکمل نہ ہونے کی وجہ سے تقریباً 3.16 کروڑ ایل پی جی کنکشن منسوخ کیے جانے کا معاملہ بھی اٹھایا۔ مسٹر شرما نے ایسی پابندیوں کے جواز پر سوال اٹھاتے ہوئے بایومیٹرک تصدیق کو لازمی قرار دینے کے حوالے سے تشویش ظاہر کی۔ اس سلسلے میں انہوں نے سپریم کورٹ کے کے ایس پٹاسوامی بنام یونین آف انڈیا مقدمے کے فیصلے کا حوالہ دیا۔ تنظیم کے مطابق، تقسیم کاروں کی جانب سے طلب کی گئی گیس کی مقدار سے متعلق انڈینٹ میں تبدیلی کیے جانے سے سپلائی متاثر ہو سکتی ہے۔

تنازعہ کے درمیان جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اسٹوڈنٹس یونین الیکشن سے متعلق جاری کیا حکم، طلبا نے کیا نامنظور!

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں اسٹوڈنٹس یونین الیکشن کی بحالی کو لے کر تنازعہ جاری ہے۔ اس دوران آج صبح (پیر، 26 اکتوبر) تقریباً 4.30 بجے جامعہ انتظامیہ نے طلبا یونین کے انتخابات کے حوالے سے ایک حکم جاری کیا۔ طلبا کا اہم مطالبہ انتخابات کی تاریخ کا اعلان کرنا تھا، لیکن حکم میں کہا گیا ہے کہ طلبا یونین کا آئین بننے کے 15 دن کے اندر انتخابات کرائے جائیں گے۔ یعنی فی الحال انتخابات کی کوئی مقررہ تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ جامعہ انتظامیہ کے حکم میں طلبا یونین انتخاب سے متعلق جانکاری دینے کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ احتجاج کرنے والے طلبا کو انتظامیہ کے خلاف دیے گئے قابل اعتراض بیانات اور سوشل میڈیا پوسٹ فوراً ہٹانے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی پریس کانفرنس کر کے عوامی طور پر معافی مانگنی ہوگی۔ انتظامیہ نے احتجاج فوری طور پر ختم کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔

دوسری طرف بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبا لیڈران اور احتجاج کرنے والے طلبا نے انتظامیہ کی ان شرائط کو مسترد کر دیا ہے۔ طلبا کا کہنا ہے کہ وہ کوئی معافی نہیں مانگیں گے اور جب تک انتخابات کی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں ہوتا، تب تک ان کی بھوک ہڑتال اور احتجاج جاری رہے گا۔ طلبا نے انتظامیہ کے حکم کو الجھن پیدا کرنے والا قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک ان کے مطالبات کو واضح طور پر تحریری شکل میں پورا نہیں کیا جاتا، وہ اپنا احتجاج جاری رکھیں گے۔ طلبا نے بتایا کہ تنظیم کی جانب سے جاری بیان کے مطابق جامعہ کے رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی پیر کی صبح تقریباً 4.30 بجے احتجاج کرنے والے طلبا سے بات چیت کرنے کے لیے کیمپس پہنچے۔ انہوں نے یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے جاری سرکاری حکم کی نقل پیش کی اور طلبا سے تحریک ختم کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ طلبا کے مطالبات مان لیے گئے ہیں۔ جموں و کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے اپنے بیان میں کہا کہ "حکم میں طلبا یونین کی بحالی کے بارے میں کوئی واضح اعلان نہیں کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے کئی اہم خدشات پر توجہ نہیں دی گئی۔"

اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے یونیورسٹی کے حکم کی نقل شیئر کی ہے۔ اس حکم میں احتجاج کے دوران طلبا کو جاری کیے گئے معطلی کے احکامات اور وجہ بتاؤ نوٹس بھی منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تحریک کے دوران سیکورٹی عملے کے طرزِ عمل کی جانچ کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حالانکہ طلبا نے یونین کے آئین کو منظوری دینے اور انتخابات کرانے کے لیے کوئی مقررہ مدت طے نہ کیے جانے پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حکم میں پراکٹر کے استعفیٰ کے ان کے مطالبے پر کوئی بات نہیں کی گئی ہے۔ طلبہ نے صاف لفظوں میں کہا کہ ٹھوس فیصلوں اور واضح لائحہ عمل کے بغیر محض یقین دہانی کو ان کے مطالبات کی تکمیل نہیں مانا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک انتظامیہ ان کے خدشات کو دور کرنے کے لیے واضح تحریری وعدہ نہیں کرتی، تب تک طلبا اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔ طلبا نے کہا کہ احتجاج کا مقصد جمہوری حقوق کا تحفظ کرنا اور کیمپس میں طلبا کی مناسب نمائندگی یقینی بنانا تھا، نہ کہ طلبا کو مبہم یقین دہانیوں پر مطمئن کرنا۔

بی جے پی پنجاب یونیورسٹی اور ریاست کے پانی پر قبضہ کرنا چاہتی ہے: بھگونت مان

پٹیالہ، (یو این آئی) پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے پیر کے روز بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ اور ریاست کے آبی وسائل پر پنجاب کے حقوق کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت پر یہ الزام بھی لگایا کہ وہ گزشتہ ساڑھے چار سال سے دیہی ترقیاتی فنڈ (آر ڈی ایف) اور ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی) کے بقایا جات روک کر بیٹھی ہے۔ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے بھگونت مان نے کہا کہ پنجاب نے ملک کی غذائی سلامتی اور دفاع میں اہم کردار ادا کیا ہے، اس کے باوجود ریاست کو اس کے جائز حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی ریاست کی تاریخی شناخت اور تعلیمی ورثے سے وابستہ ایک اہم ادارہ ہے، جبکہ پانی کے وسائل زراعت اور لاکھوں کسانوں کی روزی روٹی کے لیے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ریاست کے اداروں، آبی وسائل اور مالی حقوق پر کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ دیہی ترقیاتی فنڈ (آر ڈی ایف) اور ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی) کے زیر التوا بقایا جات جاری کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ فنڈ زرو کے جانے سے دیہی بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی کاموں پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ پنجاب صرف اپنے جائز مالی حقوق کا مطالبہ کر رہا ہے۔

وینوگوپال نے جامعہ کے بھوک ہڑتال کرنے والے طلبہ کی حمایت کی، انتظامیہ پر کیمپس میں جمہوریت کو دبانے کا الزام

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ان طلبہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے، جو اپنی طلبہ یونین کی بحالی کے مطالبے کے حق میں 16 دن سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یونیورسٹی انتظامیہ طلبہ کی جمہوری نمائندگی کے مطالبے کو حل کرنے کے بجائے سخت رویہ اختیار کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں وینوگوپال نے کہا کہ طلبہ اپنی منتخب نمائندہ تنظیم کی بحالی کے ذریعے سیاسی طور پر بااختیار بننا چاہتے ہیں، تاکہ انہیں اپنے مسائل اور شکایات پیش کرنے کے لیے ایک جمہوری پلیٹ فارم مل سکے۔ انہوں نے یونیورسٹی حکام سے اپیل کی کہ وہ طلبہ کا مطالبہ تسلیم کریں اور بات چیت کے ذریعے تعطل ختم کریں۔ وینوگوپال نے کہا، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبہ سیاسی طور پر بااختیار ہونے کے لیے 16 دن سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ وہ اپنی طلبہ یونین کی بحالی چاہتے ہیں، تاکہ ان کے مطالبات اور خدشات کو جمہوری پلیٹ فارم مل سکے۔ کانگریس لیڈر نے صورت حال مزید خراب کرنے کا الزام لگاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ کیمپس میں بجلی اور پانی کی سپلائی منقطع کر دی گئی ہے اور تمام کلاسیں آن لائن منتقل کر دی گئی ہیں۔ ان کے مطابق، ان اقدامات سے تعلیمی سرگرمیاں ٹھپ ہوگئی ہیں، جس کے لیے انہوں نے انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا، اس جائز مطالبے سے نمٹنے میں انتظامیہ کی ہٹ دھرمی کے باعث پورا کالج ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ وینوگوپال نے مزید الزام لگایا کہ یونیورسٹی حکام حکومت ہند کی ہدایات پر عمل کر رہے ہیں اور مظاہرین کو بدنام کر کے طلبہ کے مطالبات سے توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ احتجاج بنیادی طور پر جمہوری حقوق اور طلبہ کو اپنی تنظیم بنانے اور اپنے مسائل پیش کرنے کے لیے نمائندے منتخب کرنے کی آزادی سے متعلق ہے۔ انہوں نے کہا، ہم سب جانتے ہیں کہ یہ جمہوری حقوق کا معاملہ ہے، اور کچھ نہیں۔ انہوں نے احتجاج کرنے والے طلبہ کے لیے کانگریس کی حمایت کا اعادہ کیا۔

'دہلی میں عمارتوں کے آڈٹ کے نام پر ہو رہی وصولی'، سوربھ بھاردواج کا بی جے پی حکومت پر حملہ

عآپ رہنما سوربھ بھاردواج نے ریکھا گپتا حکومت کو نشانہ بنایا اور سرکاری محکموں کی کارکردگی پر سوال اٹھائے

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رہنما سوربھ بھاردواج نے دہلی کی بی جے پی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ راجدھانی میں عمارتوں میں حادثات کے بعد آڈٹ اور معائنے کے احکامات تو جاری کیے جاتے ہیں، لیکن ان کی آڑ میں بدعنوانی اور وصولی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سرکاری محکموں کے افسران عمارتوں کی جانچ کے نام پر تاجروں سے مبینہ طور پر رشوت وصول کر رہے ہیں۔ سوربھ بھاردواج نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ذریعے حکومت اور متعلقہ محکموں کی کارکردگی پر سوال اٹھائے۔ ان کا کہنا ہے کہ دہلی میں ہر ماہ کوئی نہ کوئی بڑا حادثہ پیش آتا ہے، جس کے بعد وزیر اعلیٰ تمام عمارتوں کا نیا آڈٹ کرانے کے احکامات جاری کرتی ہیں۔ تاہم، ان کے مطابق، ان احکامات کے بعد عمارتوں کے معائنہ اور جانچ کے نام پر غیر قانونی وصولی کا نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ عآپ رہنما نے الزام لگایا کہ پہلے میونسپل کارپوریشن دہلی (ایم سی ڈی) اور دہلی پولیس پر بدعنوانی اور وصولی کے الزامات لگتے رہے ہیں، لیکن اب فائر سروس اور محکمہ محصولات بھی اس نظام کا حصہ بن گئے ہیں۔ ان کے مطابق، ہوٹلوں، ریستورانوں، جم، نرسنگ ہومز، کوچنگ سینٹروں اور دیگر تجارتی اداروں کو معائنے اور جانچ کے نام پر مبینہ وصولی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بھاردواج نے کہا کہ عمارتوں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے باقاعدہ جانچ اور حفاظتی ضوابط کی پابندی ضروری ہے، لیکن اگر معائنے کے عمل کو رشوت وصول کرنے کے لیے استعمال کیا جائے تو اس سے کاروباری طبقے پر اضافی دباؤ پڑتا ہے اور سرکاری نظام پر اس کا اعتماد کمزور ہوتا ہے۔ عآپ رہنما نے دہلی کی بی جے پی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے 'ٹرپل انجن' حکومت پر بھی سوال اٹھائے۔ ان کا الزام ہے کہ اقتدار کی مختلف سطحوں پر ایک ہی جماعت کی حکومت ہونے کے باوجود بدعنوانی پر مؤثر قابو نہیں پایا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ہر بڑے حادثے کے بعد عمارتوں کے آڈٹ اور معائنے کے احکامات جاری کیے جاتے ہیں تو ایسے حادثات کی تکرار روکنے اور انتظامی جواب دہی طے کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کیوں نہیں کیے جا رہے ہیں۔ عمارتوں کی حفاظت، فائر سیفٹی کے ضوابط پر عمل درآمد اور سرکاری معائنے کے نظام میں شفافیت اس معاملے کے اہم پہلو ہیں۔

سرسید کا احسان صرف علیگ برادری پر نہیں بلکہ پوری قوم پر ہے: پروفیسر شہپر رسول

جشنِ محسنِ ملک وملت میں عمائدینِ شہر کے تاثرات

نئی دہلی۔ دلی کی ادبی و ثقافتی تنظیم تہذیب فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام "جشنِ محسنِ ملک وملت" کا انعقاد آل انڈیا مسلم مجلسِ مشاورت کے کانفرنس ہال میں کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت ممتاز دانشور فیروز احمد ایڈووکیٹ نے فرمائی اور نظامت کے فرائض اسرار رازی نے انجام دیے۔ اس تقریب پدم شری پروفیسر اختر الواسع اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبۂ اردو کے صدر شعبہ اور دہلی اردو اکادمی کے سابق وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول نے بطورِ مہمانانِ ذی وقار شرکت فرمائی جبکہ معروف دانشور خواجہ شاہد احمد اور معروف اردو ناقد حقانی القاسمی بطور مہمانان اعزازی شریک ہوئے۔ اس موقع پر علم و ادب کی معتبر شخصیات نے سرسید علیہ الرحمہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور ان کے افکار و نظریات پر روشنی ڈالی۔

پروفیسر اختر الواسع نے فرمایا کہ سرسید جیسا صاحبِ بصیرت صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے مدرسۃ العلوم قائم کر کے پوری قوم کو تعلیمی پسماندگی سے باہر نکالا اور جدید تعلیمی نظام کے ذریعہ ملک وملت کو ایک نئی راہ اور روشنی دکھائی۔ ان کے جو احسانات ہیں انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ۔ پروفیسر شہپر رسول نے سرسید احمد خاں مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا سرسید کا احسان صرف علیگ برادری پر نہیں بلکہ پوری قوم پر ہے۔ صرف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ دوسرے حوالوں سے بھی سرسید شخصیت بہت عظیم ہے۔

اس تقریب کے روحِ رواں اور تہذیب فاؤنڈیشن کے سربراہ، اردو کے استاد شاعر اور ممتاز صحافی سلیم شیرازی نے کہا کہ غیر علیگ برادری کی طرف سے دلی میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام ہے، کیوں کہ سرسید کے احسانات صرف وہیں کے فیض یافتگان تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ان کے تعلیمی افکار و تصورات سے پوری دنیا نے کسبِ فیض کیا ہے۔ اس طرح ان کا سلسلہ علی گڑھ کالج سے نہ سہی، مگر سرسید سے ضرور جڑ جاتا ہے۔ تقریب کے ناظم اسرار رازی نے کہا کہ سرسید احمد خاں اور مولانا قاسم نانوتوی دونوں ایک ہی استاد مولانا مملوک علی کے شاگرد تھے ایک نے پورے ہندوستان کے گوشے گوشے میں دینی تعلیم کو عام اور دوسرے نے عصری تعلیم کا ایسا نظام قائم کیا جو جدید تر تعلیم کا اعلیٰ نمونہ بن گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے فیض یافتگان آج پوری دنیا میں اپنی علمی و فکری صلاحیتوں سے قوم وملت کا نام روشن کر رہے ہیں۔

جشنِ محسنِ ملک وملت میں مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والی کئی دیگر مقتدر شخصیات نے بھی شرکت کی۔ اقبال تقی شیرکوٹی کے کلماتِ تشکر پر تقریب کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر ایک مشاعرے کا بھی اہتمام کیا گیا مشاعرے میں شامل شعرا کا منتخب کلام پیشِ خدمت ہے۔

ملے بھی پردۂ برقی پہ ان سے بات بھی کی
بنامِ ہجر یہ اک صورتِ وصال تو ہے
پروفیسر شہپر رسول

اب کوئی بھی سبیل نہیں ہے نباہ کی
بولی لگاؤ دوستو مجھ کج کلاہ کی
سلیم شیرازی

اب تو ہم دوست بھی نہیں تیرے
اب یہ ناراضگی کا کیا مطلب
شاکر دہلوی

آشفتگانِ شہر محبت نے آخرش
دیوارِ چین میں درِ امکان کر دیا
اسرار رازی

میری آنکھوں میں نظر آئے تمہاری صورت
اس سے بہتر مری تصویر نہیں ہو سکتی
شاہ رخ عبیر

سبھی گردش میں ہیں اک کن کے صدقے
یہ مہر ماہ کیا ارض و سما کیا
ڈاکٹر فرمان چودھری

جموں توی ریلوے اسٹیشن کے باہر آگ لگنے سے تقریباً 35 دکانیں جل کر خاکستر

جموں، (یو این آئی) جموں توی ریلوے اسٹیشن کے باہر واقع شیو مارکیٹ میں اتوار کی دیر رات لگی بھیانک آگ میں تقریباً 35 دکانیں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ افسران نے بتایا کہ اتوار کی دیر رات بازار میں آگ لگ گئی، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے کچھ ہی وقت میں تقریباً 30 سے 35 دکانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ افسران کے مطابق، ہوشیار دکانداروں نے آگ لگنے کی اطلاع دی اور فوراً فائر بریگیڈ اور ہنگامی خدمات کے محکمے کو فون کیا۔ اس کے بعد 12 سے زیادہ فائر بریگیڈ گاڑیوں اور بڑی تعداد میں فائر فائٹرز کو جائے حادثہ پر بھیجا گیا۔ افسران نے کہا، آگ بہت بھیانک تھی اور اس پر قابو پانا انتہائی مشکل تھا۔ انہوں نے بتایا کہ فائر فائٹرز نے کئی گھنٹوں تک آگ بجھانے کی کوشش کی اور صبح تک اس پر قابو پا لیا۔ اس بازار میں بنیادی طور پر کپڑوں، خشک میووں اور دست کاری کی دکانیں ہیں۔

بی جے پی کا دلت سماج کے تئیں رویہ تشویشناک: اجے رائے

وارانسی، 26 اکتوبر (یواین آئی) اتر پردیش کانگریس کے سابق صدر اور سینئر کانگریس لیڈر اجے رائے نے پیر کے روز مہارشی والمیکی جینتی کے موقع پر کینٹونمنٹ واقع سینٹ میری اسکول چوراہے پر ان کے مجسمے پر گلپوشی کرکے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کا پتلا جلائے جانے کے واقعے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بی جے پی کے رویے کو دلت سماج کے تئیں تشویشناک قرار دیا۔ اجے رائے نے کہا کہ مہارشی والمیکی نے اپنے ادب کے ذریعے سچائی، انصاف، رحم دلی اور وقار کا پیغام دیا۔ ان کی تعلیمات آج بھی سماجی ہم آہنگی اور انسانی اقدار کی ترغیب دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دلت سماج سے تعلق رکھنے والے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کا پتلا جلایا جانا انتہائی بدقسمتی کی بات ہے۔ بی جے پی کو اپوزیشن پر سوال اٹھانے سے پہلے اپنے لیڈران کے طرزِ عمل اور بیانات کا جائزہ لینا چاہیے۔ کانگریس لیڈر نے وارانسی میں بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس) کی دفعہ 163 کے تحت نافذ پابندی کے احکامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان کے موثر رہنے کے دوران پتلا جلایا گیا ہے، تو انتظامیہ کو معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کرنی چاہیے۔

جھانسی کے ہوٹل میں نو بیاہتا مسکان کی موت

شوہر حراست میں ☆ والد کا قتل کا الزام، سی سی ٹی وی فوٹیج اور پوسٹ مارٹم رپورٹ سے کھلے گا راز

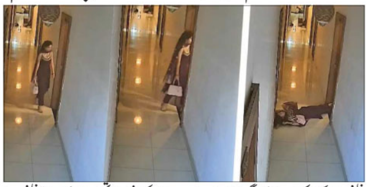

جھانسی: 26 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش کے جھانسی میں سیپری بازار واقع ایک ہوٹل میں 27 سالہ نوبیاہتا مسکان کی مشتبہ حالات میں موت ہوگئی۔ اس کی شادی تقریباً چار ماہ قبل ہوئی تھی۔ مسکان کے والد نے اپنے داماد نیلیش پر بیٹی کے قتل کا الزام لگایا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ نیلیش کسی بہانے مسکان کو ہوٹل لے گیا اور اس کا سر دیوار سے ٹکرا دیا۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے اور اس کے شوہر کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس کے مطابق ہوٹل کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی موت کی وجہ واضح ہو سکے گی۔ امتحان کے لئے گھر آئی تھی مسکان، شوہر ہوٹل لے گیا: پریم نگر تھانہ علاقہ میں رہنے والے رام جی لال سمولیا کی بیٹی مسکان کی شادی 29 جون کو مدھیہ پردیش کے ودیشا کے رہنے والے نیلیش سے ہوئی تھی۔ مسکان کا 28 اکتوبر کو جونیئر انجینئر کا امتحان تھا اور اسی وجہ سے وہ اپنے گھر آئی تھی۔ مسکان کے والد کے مطابق نیلیش 23 اکتوبر کی رات اچانک گھر پہنچا۔ اس نے مسکان کو گنیش وہار کالونی میں اس کی خالہ کے گھر لے جانے کی پیشکش کی۔ اس کے بعد وہ 24 اکتوبر کی صبح مسکان کو اپنے ساتھ لے گیا۔ 25 اکتوبر کو نیلیش نے رام جی لال کو فون کر کے رشبھ ہوٹل آنے کے لئے کہا۔ وہاں پہنچنے پر انہیں پتہ چلا کہ ہوٹل کا بل 23 اور 24 اکتوبر کا تھا۔ والد کا الزام ہے کہ نیلیش نے انہیں کافی دیر تک کبھی میڈیکل کالج، کبھی کپور نرسنگ ہوم اور کبھی ضلع اسپتال بلاتا رہا۔ رام جی لال جب ضلع اسپتال پہنچے تو وہاں مسکان کی لاش پڑی تھی۔ والد کے مطابق نیلیش نے انھیں بتایا کہ مسکان گر گئی ہے۔ رام جی لال نے پھر الزام لگایا کہ ان کے داماد نے ان کی بیٹی کا سر دیوار سے مار کر قتل کر دیا ہے۔ مسکان کے والد نے نیلیش پر دیگر خواتین کے ساتھ تعلقات رکھنے کا بھی الزام لگایا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ نیلیش نے اس سے شادی کرنے سے پہلے مسکان سے اندور میں شادی کی تھی۔ رام جی لال کے مطابق اسے اس بات کا علم ان کی شادی کے بعد ہوا۔ سٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پریتی سنگھ نے بتایا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں جوڑے کو ہوٹل کے ملازم کے ساتھ کمرے کی طرف جاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ فوٹیج میں مسکان بھی گرتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مقتولہ کے والد کی جانب سے لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں خاتون کو چار سیکنڈ میں گرتے ہوئے دیکھا گیا: واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آگئی ہے۔ اس میں مسکان کو اپنے شوہر اور ہوٹل کے ملازم کے ساتھ کمرے کی طرف چلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ملازم اور شوہر کمرے میں داخل ہوتے ہیں، جبکہ مسکان پیچھے سے دروازے کے قریب آتی ہے۔ چار سیکنڈ کے اندر وہ کھڑے کھڑے گر جاتی ہے۔ یہ جوڑا ہوٹل کے کمرہ نمبر 212 میں مقیم تھا۔ پولیس فوٹیج کی چھان بین کر رہی ہے۔ موت کی اصل وجہ فی الحال واضح نہیں ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد صورتحال مزید واضح ہوگی۔ اس دوران شوہر کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور معاملے کی تفتیش کی جا رہی ہے۔

امروہہ میں دہلی کی مشہور بلی ماران نہاری کی پہلی شاخ کا افتتاح

مفتی عفان منصور پوری نے کیا افتتاح، مناسب قیمت پر معیاری کھانے فراہم کرنے پر زور

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) گزشتہ شام معروف مذہبی رہنما مفتی عفان منصور پوری، صدر اتر پردیش جمعیۃ علماء ہند نے امروہہ میونسپل کونسل کے سامنے امروہہ میں دہلی کے مشہور بلی ماران نہاری کے پہلے آؤٹ لیٹ (شاخ) کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ امروہہ اور دہلی کا رشتہ مشترک ہے اور کھانے پینے کے انداز بھی یکساں ہیں لیکن دہلی کی بلی ماران نہاری نہ صرف دہلی بلکہ دور دور تک مشہور ہے۔ آج یہ اپنے ذائقے اور پاکیزگی کی وجہ سے ایک بڑا برانڈ بن چکا ہے لیکن اس کا معیار بدستور برقرار ہے جو اس ادارے کی صداقت ہے۔ اس موقع پر بلی ماران نہاری دہلی کے مالک فیصل عزیز نے کہا کہ ”اپنے ادارے کے قیام کے بعد سے ہم نے ذائقہ اور معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دہلی میں ہماری تین شاخیں ہیں۔ اب ہم اتر پردیش کے مختلف شہروں میں شاخیں کھولنے پر غور کر رہے ہیں، جس کا آغاز امروہہ میں ہو رہا ہے۔“ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہمارا مقصد زیادہ سے زیادہ منافع کمانا نہیں ہے بلکہ انتہائی مناسب قیمت پر اعلیٰ معیار کے صاف ستھرے ماحول میں تیار کردہ لذیذ کھانے فراہم کر کے معاشرے کی خدمت کرنا ہے کیونکہ کھانا ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کا ذائقہ ناقابل فراموش ہے۔

اس موقع پر مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد کے مہتمم مفتی محمد حمزہ، بزرگ مذہبی رہنما مفتی محمد شاہد اور محمد اسلم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلی ماران نہاری امروہہ یونٹ کے عوام صفائی ستھرائی کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتوں پر بھی توجہ دیں تاکہ معاشرے کے تمام شہری ان پکوانوں سے لطف اندوز ہو سکیں، جو سچی خدمت اور سچی عقیدت ہوگی۔ آخر میں مفتی عفان منصور پوری نے اس ادارے کی ترقی اور روزگار میں خوشحالی کے لیے دعا کی اور انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ اس موقع پر سید تنویر حسن نقوی، اسد جمال، سید رمیز راجہ، سونو بھائی، الیاس احمد، ڈاکٹر مصباح صدیقی، حافظ اختر حسین، عمران پاشا، حکیم شوکت علی، نذر خان، سید قمر نقوی، محمد احمد زیدی، شیبان قادری، سید محمد راحم، امداد عابدی، سید عامل حسین، سید عبادالرحمٰن، محمد سلیم صدیقی، وسیم خان، فہیم خان، محمد عامر، صنوبر خان، تہور جمال نقوی، اطہر جمال نقوی، فہیم نبی صدیقی تنویر، حیدر نقوی، کامیاب علی، عبدالغفار صدیقی سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے آخر میں تنظیم کی طرف سے تمام حاضرین کو لذیذ کھانے اور مٹھائیاں پیش کی گئیں۔

عالمِ نسواں کیلئے شہزادیِ کونینؑ کی تعلیمات مشعلِ راہ: مولانا سید غلام امام

عزائے فاطمیہ کے آغاز میں عزاخانہ مسماۃ چھجی میں مجلسِ عزا کا انعقاد

امروہہ (نامہ نگار): سلسلۂ شہادت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ذیل میں امروہہ کے محلہ قاضی گلی میں واقع ”عزاخانہ مسماۃ چھجی“ میں ایک مجلسِ عزا کا انعقاد عمل میں آیا جسمیں مرثیہ سلام اور تقریر کے ذریعہ دخترِ رسول کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ مجلس کا آغاز بعد نماز عشاء اپنے طے شدہ مقررہ وقت پر ہوا جس میں سوز خوانی کے فرائض سید سبطِ سجاد نقوی اور ان کے ہم نوا نے انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ انجام دیے اور بارگاہِ رسالت و اہل بیت علیہم السلام میں نذرانہ سوز و سلام پیش کیا۔ اس کے بعد ممتاز عالمِ دین مولانا غلام امام نے مجلسِ عزا کو خطاب فرمایا اور ”عالمِ نسواں کے لیے شہزادیِ کونین کی تعلیمات“ کے عنوان پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ذاتِ گرامی تمام تر اخلاقی و روحانی فضائل کا سرچشمہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہزادیِ کونینؑ کی تعلیمات اور ان کا اسوۂ حسنہ دنیا بھر کی خواتین کے لیے ہدایت اور کامیابی کی ضمانت ہے۔ آپؑ نے ایک بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے جو کردار پیش کیا، وہ قیامت تک آنے والی خواتین کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ آج کے دور میں عفاف، حیا، صبر اور حق گوئی کی جو ضرورت عالمِ نسواں کو ہے، اس کا کامل نمونہ حضرت زہراؑ کی سیرت میں موجود ہے۔ خطبے کے آخر میں انہوں نے بی بی دو جہاں کے مصائب و شہادت کا تذکرہ بھی کیا جسے سن کر حاضرینِ مجلس اشکبار ہو گئے۔ مجلس کے اختتام پر نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی گئی۔

لکھیم پور کھیری تشدد: آشیش مشرا کو دیوالی منانے کے لیے آبائی شہر جانے کی اجازت

سپریم کورٹ نے 16 نومبر تک واپسی کی ہدایت دی، مقدمے کی سماعت میں غیر ضروری تاخیر سے بچنے پر زور

لکھیم پور: 26 اکتوبر (پی این ایس) سپریم کورٹ نے 2021 کے لکھیم پور کھیری تشدد معاملہ کے کلیدی ملزم آشیش مشرا کو دیوالی کے موقع پر اپنے اہل خانہ اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ تہوار منانے کے لیے آبائی شہر جانے کی اجازت دے دی۔ عدالت نے اسے 16 نومبر تک واپس لوٹنے کی ہدایت دی۔ کارپوریٹو کیلیں چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے پیر کو آشیش مشرا کی درخواست منظور کرتے ہوئے یہ اجازت دی۔ آشیش مشرا نے دیوالی کے موقع پر اپنے اہل خانہ کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے ایک ہفتے کی اجازت طلب کی تھی۔ آشیش مشرا کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل سدھارتھ دوے نے عدالت کو بتایا کہ اس سے پہلے بھی تہواروں کے موقع پر اسے اس طرح کی رعایت دی جا چکی ہے۔ بنچ نے درخواست منظور کرتے ہوئے واضح کیا کہ آشیش مشرا ضمانت کی شرائط کی پابندی کرتے ہوئے لکھیم پور کھیری جا سکتا ہے۔ سماعت کے دوران عدالت کو مقدمہ کی پیش رفت سے بھی آگاہ کیا گیا۔ اتر پردیش حکومت کی جانب سے پیش ہوئیں وکیل روچیرا گوئل نے بتایا کہ معاملہ میں ایک خصوصی سرکاری وکیل (ایس پی پی) مقرر کیا گیا ہے۔ مقدمے کی سماعت میں تاخیر پر تشویش کے درمیان سپریم کورٹ نے کہا کہ ٹرائل نہ تو ضرورت سے زیادہ تیزی سے چلایا جانا چاہیے اور نہ ہی اس میں غیر ضروری تاخیر ہونی چاہیے۔ استغاثہ کو دونوں پہلوؤں کے درمیان توازن برقرار رکھنا ہوگا، تاکہ مقدمہ کی کارروائی مقررہ وقت میں مکمل ہو سکے۔ پودیپچانیں سماعت کے دوران ٹرائل جج کے تبادلہ کا معاملہ بھی اٹھا۔ اس سے قبل متاثرین کی جانب سے جج کے طرزِ عمل پر سوالات اٹھائے گئے تھے۔ متاثرین کے وکیل پرشانت بھوشن نے تبادلے سے متعلق پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ تاہم، آشیش مشرا کے وکیل سدھارتھ دوے نے کہا کہ یہ تبادلہ معمول کی انتظامی کارروائی تھی اور اس کا مقصد جج کے خلاف کسی شبہ یا منفی نتیجے کا اظہار کرنا نہیں تھا۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ وہ کسی کے خلاف الزام عائد نہیں کر رہی ہے۔ عدالت کے مطابق الہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے اٹھائے گئے اصلاحی اقدامات کافی ہیں۔ یہ معاملہ سپریم کورٹ کی 22 ستمبر کی ہدایت سے بھی جڑا ہے، جس میں ٹرائل جج کے طرزِ عمل سے متعلق الزامات والی درخواست کو مناسب کارروائی کے لیے الہ آباد ہائی کورٹ بھیجنے اور سیل بند لفافے میں رپورٹ طلب کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ 3 اکتوبر 2021 کو لکھیم پور کھیری میں اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے دورے کے خلاف کسانوں کے احتجاج کے دوران تشدد میں 8 افراد کی موت ہوگئی تھی۔ پولیس کی ایف آئی آر کے مطابق، احتجاج کرنے والے 4 کسانوں کو ایک ایس یووی سے کچل دیا گیا تھا، جس میں آشیش مشرا سوار تھا۔ جنوری 2023 میں سپریم کورٹ نے اسے سخت شرائط کے ساتھ عبوری ضمانت دی تھی۔ کارپوریٹو کیلیں۔

پولیس نے منشیات اسمگلر کو چرس کے ساتھ گرفتار کیا

دیوبند، 26/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) تھانہ انچارج دیوبند سندیپ بالیان کی قیادت میں منشیات کے کاروبار کے خلاف چلائی جا رہی مہم آپریشن سویرا کے تحت پولیس نے منشیات اسمگلر کو چرس کے ساتھ گرفتار کر کے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ملزم کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی ہے اور اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ دیوبند کی والمیکی بستی کے رہنے والے وشال ولد اشوک کو چیکنگ کے دوران خانقاہ علاقہ سے گرفتار کیا گیا ہے جس کے قبضے سے 201 گرام چرس برآمد ہوئی ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم کو عدالت میں پیش کر دیا۔ جہاں سے اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ سندیپ بالیان نے بتایا کہ علاقے میں منشیات کے کاروبار کے خلاف مہم مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔ منشیات اسمگلروں کو پکڑنے کے لئے ایک ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے۔ ملزم کو گرفتار کرنے والی ٹیم میں ان سمیت ایس آئی سندیپ کمار، ہیڈ کانسٹیبل انوج ورما اور کانسٹیبل برجیش کمار شامل تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ملزم کے خلاف تھانہ دیوبند میں پہلے سے بھی کئی مقدمات درج ہیں۔

انجمنِ ساداتِ امروہا کا جلسۂ عام، تعلیمی و فلاحی سرگرمیوں پر تبادلۂ خیال

سید نقی امام نقوی سرپرست منتخب، اراکین کی کثیر تعداد میں شرکت

انجمنِ ساداتِ امروہا، علی گڑھ کا جلسۂ عام انجمن کے سرپرستِ اعلیٰ سید سعید حیدر نقوی کی دعوت پر ان کی رہائش گاہ، مریم اپارٹمنٹ، سر سید نگر، علی گڑھ میں منعقد ہوا، جس میں انجمن کے اراکین اور دیگر معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کافی عرصے بعد اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت نے ان کی بیداری کا ثبوت دیا۔

جلسے کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ انجمن کے صدر حیدر رضا نقوی المعروف جشن صاحب نے اب تک انجام دی جانے والی سرگرمیوں اور اقدامات سے اراکین کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ انجمن کی ترقی اور مقاصد کی تکمیل کے لیے تمام اراکین کا تعاون اور باہمی مشاورت ضروری ہے۔ انجمن کی بہتری، تعلیمی خدمات اور فلاحی سرگرمیوں سے متعلق اراکین کی تجاویز پر سنجیدگی سے غور کر کے انہیں جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے گی۔

انجمن کے جنرل سکریٹری نادر عباس نقوی نے سرگرمیوں اور کارکردگی کی رپورٹ پیش کی اور نئے شامل ہونے والے اراکین کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر انجمن کے سرپرست سبطین نقوی المعروف بھائی لڈن، علی عباس نقوی، فعال رکن انعام حیدر اور تقی مرتضیٰ نقوی مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی گئی۔

رپورٹ میں انجمن کی سماجی، تعلیمی اور مذہبی سرگرمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں صدر حیدر رضا نقوی کی رہائش گاہ پر ضرورت مند طلبہ کے لیے مفت کوچنگ کا انتظام، جشنِ ولادتِ سرورِ کائنات ﷺ کا انعقاد اور طلبہ کو آئی ٹی آئی سمیت دیگر پیشہ ورانہ کورسز میں داخلے کے لیے رہنمائی اور تعاون فراہم کرنا شامل ہے۔ اس کے علاوہ امروہا کے امام جمعہ والجماعت ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی کے انتقال پر تعزیتی مجلس منعقد کی گئی۔ مختلف سماجی و مذہبی سرگرمیوں میں اہلِ امروہا کی نمائندگی اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے بھی کوششیں کی گئیں۔

جلسے میں انجمن کے سرپرست کی خالی جگہ پُر کرنے کے لیے سید نقی امام نقوی کو سرپرست منتخب کیا گیا۔

سیرت النبیؐ و نعتیہ مشاعرہ میں امت کی اصلاح، اتباعِ سنت پر زور

قاضی عبدالقدوس ہادی و مفتی عبدالرحمن نقشبندی کا خطاب، شعراء نے نعتیہ کلام پیش کیا

قنوج۔ انجمن عاشقان رسول کے زیر اہتمام، حضرت مولانا علیم الدین مظاہری کی سرپرستی اور مولانا حافظ اختر چھبرامئو کی نگرانی میں مین بازار، قصبہ سمدھن، قنوج میں ایک روزہ عظیم الشان سیرت النبی ﷺ و نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی، صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے شرکت کی۔ اپنے خطاب میں قاضی عبدالقدوس ہادی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تقاضا ہے کہ مسلمان محض زبانی دعاؤں پر اکتفا نہ کریں بلکہ اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔ نماز کی پابندی، حلال روزی، سچائی، امانت، والدین کا احترام، حقوق العباد کی ادائیگی، ظلم و ناانصافی سے اجتناب اور گناہوں سے سچی توبہ ضروری ہے۔ مسلم معاشرے کو نفرت، بددیانتی، فحاشی، سود اور دوسروں کے حقوق پامال کرنے سے بچنا ہوگا۔ قرآن و سنت سے تعلق مضبوط کر کے اتحاد و اخوت کو فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اجتماعی اصلاح، تقویٰ اور رجوع الی اللہ ہی رحمت و عزت کا راستہ ہے۔ مدرسہ شاہی مراد آباد کے استاذ مولانا مفتی عبدالرحمن نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی امت سے بے پناہ محبت اور اس کی ہدایت و نجات کی گہری فکر تھی۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی امت کی خیر خواہی اور رہنمائی سے عبارت ہے۔ ہمیں آپ ﷺ کی محبت کو سنت کی پیروی، اچھے اخلاق اور باہمی خیر خواہی کے ذریعے عملی شکل دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو رسول اکرم ﷺ کی مبارک زندگی، اعلیٰ اخلاق، صبر، عدل اور انسانیت سے محبت کے پیغام سے روشناس کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ صحابۂ کرامؓ کی دینی خدمات، قربانیوں، وفاداری اور اتباعِ رسول ﷺ کو اجاگر کرنا ایمان کو مضبوط کرنے اور اسلامی اقدار کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ ایسے اجتماعات نوجوانوں میں دینی شعور، محبتِ رسول ﷺ، احترامِ صحابہؓ اور نیک اعمال کا جذبہ پیدا کرنے کے ساتھ معاشرے میں اتحاد، اخوت اور اخلاقی اصلاح کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ پروگرام کا آغاز قاری سہیل نے تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا۔ اس کے بعد شعراء نے نعتیہ کلام پیش کر کے سامعین کے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کے جذبات تازہ کیے۔

ٹانڈہ میں ”ایک شام شہیدوں کے نام“ کا انعقاد

ٹانڈہ، امبیڈکر نگر۔ ”ایک شام شہیدوں کے نام“ مشاعرہ و کوی سمیلن ٹانڈہ واقع علی گنج کے نزدیک سالار گڑھ میدان میں اتوار کی شب انعقاد کیا گیا۔ پروگرام محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد اور معروف ادبی شخصیت محمد اسلم خان کی زیرِ سرپرستی، سماجی کارکن ظفر حیات کی زیرِ صدارت اور کمیل ڈونڈوی کی نظامت میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں ٹانڈہ کے رکنِ اسمبلی رام مورتی ورما نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر شعراء و شعراء نے اپنے کلام کے ذریعے وطن کے عظیم شہیدوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور حب الوطنی، قومی یکجہتی، آپسی بھائی چارے اور گنگا جمنی تہذیب کا پیغام عام کیا۔ مشاعرے اور کوی سمیلن میں پیش کیے گئے اشعار اور نظموں کو سامعین نے خوب سراہا۔ شعراء کے کلام پر بار ہا داد و تحسین سے پورا میدان گونج اٹھا۔ شعراء کے چند منتخب اشعار قارئین نذر ہیں۔

جب دھوپ ستائے گی تم کو دیوار بڑا بھائی ہوگا
نفرت کی اس دنیا میں غم خوار بڑا بھائی ہوگا
علی بارہ بنکوی

ائے وطن تو ہی ہماری شان ہے
تجھ پہ یہ دل اور جاں قربان ہے
انصاف ٹانڈوی

کتنا پیار کرتی ہوں صنم تمہیں بتاؤں گی
دل بھی چیز کیا تجھے میں چیر کر دکھاؤں گی
چاندنی شبنم

وہ میری بات ہی سننے کو روادار نہیں
کیسے بتلاؤں اسے میں بھی گنہگار نہیں
کمیل صدیقی

غاروں میں کیڑوں کو ملتی ہے غذا قدرت سے
وہ توکل پہ ہیں انسان سمجھدار نہیں
حکیم عرفان اعظمی

اس کے علاوہ حنیف قریشی، ابوشاد اعظمی، سونو ہندوستانی، رضوان ٹانڈوی، محمد مظاہر ٹانڈوی، شگفتہ لکھنوی، شاد اکبر پوری، عظمیٰ صدیقی، طاہر عباس لکھنوی، احمد پرواز اعظمی، نازو ناز الہ آبادی وغیرہ شعراء و شاعرات نے کلام پیش کیا۔ دیر رات تک جاری رہنے والے اس ادبی پروگرام میں بڑی تعداد میں شائقینِ ادب نے شرکت کی اور شعراء و شعراء کی حوصلہ افزائی کی۔ ظفر اقبال نے شکریہ ادا کیا۔ منتظمین نے کہا کہ ”ایک شام شہیدوں کے نام“ جیسے پروگراموں کا مقصد نئی نسل کو ملک کے عظیم شہیدوں اور مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں سے روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ محبت، اتحاد اور قومی یکجہتی کے جذبے کو فروغ دینا ہے۔

بہرائچ میں ووٹنگ مراکز کی تقسیمِ نو پر سیاسی جماعتوں کا اجلاس

بہرائچ، 26 اکتوبر ** بھارت کے الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن افسر کی ہدایات کے مطابق، ضلع بہرائچ کی ساتوں اسمبلی نشستوں کے تحت ووٹنگ مراکز سے متعلق موصول ہونے والے تمام دعوؤں اور اعتراضات کے تناظر میں ووٹنگ مراکز کی تقسیمِ نو اور ازسرِ نو تعین کی کارروائی شفاف اور منظم طریقے سے مکمل کرانے کے مقصد سے ضلع الیکشن افسر/ضلع مجسٹریٹ راجیش کمار پانڈے کی صدارت میں کلکٹریٹ کے کانفرنس ہال میں تسلیم شدہ قومی اور ریاستی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مذکورہ اجلاس میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو ووٹنگ مراکز کی زمینی تصدیق، ازسرِ نو تعین اور نئے ووٹنگ مراکز قائم کیے جانے کے سلسلے میں تیار کردہ فہرست کے بارے میں نائب ضلع الیکشن افسر ارون کمار نے تفصیل سے آگاہ کیا۔ تفصیلی غور و خوض کے دوران موجود سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے مذکورہ مجوزہ فہرست پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ضلع الیکشن افسر راجیش کمار پانڈے نے کہا کہ ووٹنگ مراکز کی تقسیمِ نو کی تجویز مقررہ نظام الاوقات کے مطابق 27 اکتوبر 2026 کو منظوری کے لیے بھارت کے الیکشن کمیشن کو بھیجی جائے گی۔ ضلع الیکشن افسر مسٹر پانڈے نے انتخابی امور کو مقررہ مدت کے اندر مکمل کرنے اور کارروائی میں شفافیت برقرار رکھنے پر زور دیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ (مالیات و محصولات) ارون کمار، انڈین نیشنل کانگریس کے ریاستی سکریٹری دھرمیندر چودھری، بھارتیہ جنتا پارٹی کے انتظامی سربراہ شرون کمار شکلا، عام آدمی پارٹی کے ضلعی صدر فیروز حیدر، رکن پارلیمنٹ بہرائچ کے دفتر کے انچارج بیجناتھ رستوگی، بہوجن سماج پارٹی کے ڈویژنل انچارج اشرفی لال گوتم، سماجوادی پارٹی کے ضلعی نائب صدر ظفر اللہ خاں عرف بنٹی سمیت سب ڈویژنل مجسٹریٹ بھی موجود رہے۔

فتح پور میں کانگریس کی کمزور کارکردگی، اتحاد میں نشستوں کی دعویداری مشکل

چھ اسمبلی نشستوں پر 2022 میں تین فیصد ووٹ بھی نہیں ملے

شیبو خان

فتح پور۔ آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر سیاسی جماعتوں کے درمیان اتحاد اور نشستوں کی تقسیم کے حوالے سے جاری بحث کے درمیان فتح پور ضلع میں کانگریس کی گزشتہ انتخابی کارکردگی اس کی دعویداری کے لیے ایک بڑا چیلنج بن سکتی ہے۔ سال 2022 کے اسمبلی انتخابات میں ضلع کی تمام چھ نشستوں پر کانگریس کے امیدواروں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ پارٹی کی کارکردگی اتنی کمزور رہی کہ کسی بھی اسمبلی حلقے میں اسے تین فیصد ووٹ بھی حاصل نہیں ہوئے۔ ایسے میں انڈیا اتحاد کے تحت نشستوں کی تقسیم میں کانگریس کا دعویٰ کتنا مضبوط ہوگا، یہ سیاسی حلقوں میں بحث کا موضوع بن سکتا ہے۔ سال 2022 کے انتخابی اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو بندکی اسمبلی نشست پر کانگریس کی کارکردگی ضلع کی دیگر نشستوں کے مقابلے میں بہتر رہی تھی۔ یہاں کل 1,89,095 ووٹوں میں سے پارٹی امیدوار ابھیمنیو سنگھ کو 5,637 ووٹ ملے تھے، جو کل ووٹوں کا 2.98 فیصد تھا۔ اس کے برعکس فتح پور صدر اسمبلی نشست پر کانگریس کی کارکردگی سب سے کمزور رہی۔ یہاں کل 2,12,257 ووٹوں میں سے امیدوار محسن احمد کو محض 1,803 ووٹ ملے، جو کل ووٹوں کا 0.85 فیصد تھا۔ وہیں جہان آباد اسمبلی نشست پر کانگریس امیدوار کملہ دیوی کو 1,88,971 ووٹوں میں سے 3,550 ووٹ ملے تھے۔ یہ کل ووٹوں کا تقریباً 1.88 فیصد تھا۔ آیاہ شاہ اسمبلی حلقے میں امیدوار ہیملتا کو کل 1,58,535 ووٹوں میں سے 1,753 ووٹ ملے، جو تقریباً 1.11 فیصد تھا۔ اسی طرح حسین گنج اسمبلی نشست پر امیدوار شیوا کانت تیواری کو 1,86,594 ووٹوں میں سے 5,042 ووٹ ملے تھے۔ ان کا ووٹ فیصد تقریباً 2.70 رہا۔ کھاگا محفوظ اسمبلی نشست پر کانگریس امیدوار اوم پرکاش گہیر کو 1,97,824 ووٹوں میں سے 3,773 ووٹ ملے، جو 1.91 فیصد تھا۔ ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ سال 2022 میں کانگریس ضلع کی کسی بھی اسمبلی نشست پر مضبوط انتخابی مقابلہ پیش نہیں کر سکی تھی۔ ایسے میں اگر آئندہ انتخابات میں انڈیا اتحاد کے تحت نشستوں کی تقسیم ہوتی ہے تو کانگریس کو اپنی دعویداری کے حق میں مضبوط سیاسی بنیاد پیش کرنا ہوگی۔ دوسری جانب اتحاد میں شامل جماعتیں بھی انتخابی کامیابی کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے نشستوں کا فیصلہ کرنا چاہیں گی۔ بی جے پی کو چیلنج دینے اور ریاست میں اقتدار کی تبدیلی کے مقصد سے اپوزیشن جماعتوں کے سامنے نشستوں کی ایسی تقسیم کرنے کا چیلنج ہوگا، جس سے اتحاد کے امیدواروں کی کامیابی کے امکانات بڑھ سکیں۔

یوگی حکومت وراثت، ترقی اور غریبوں کی فلاح کیلئے پر عزم

بٹھور کے تاریخی ورثے کی بحالی، 411 کروڑ کے منصوبوں کا افتتاح

لکھنؤ: 26 اکتوبر۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ڈبل انجن والی حکومت وراثت، ترقی اور غریبوں کی فلاح و بہبود کا احترام کرنے کے عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ ایودھیا میں شری رام جنم بھومی پر ایک عظیم الشان مندر کی تعمیر، کاشی وشوناتھ دھام کی تعمیر نو، ما وندھیا واسینی دھام کی خوبصورتی، متھرا-ورنداون کی ترقی، چترکوٹ دھام کا احیاء اور پریاگ راج میں عظیم الشان مہا کمبھ اس عزم کی مثالیں ہیں۔ اب بٹھور کے تاریخی اور روحانی ورثے کو بھی زندہ کیا جا رہا ہے۔ گھاٹوں کی تعمیر اور بحالی، مہارشی والمیکی آشرم کو خوبصورت بنانے، برہماورت گھاٹ تیار کرنے اور جدوجہد آزادی کے عظیم ہیروز سے وابستہ یادگاروں کو تیار کرنے کا کام جاری ہے۔

وزیر اعلیٰ آج کانپور شہر میں بلہور اور بٹھور اسمبلی حلقوں میں 411 کروڑ روپے سے زیادہ کے 48 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے مختلف عوامی فلاحی اسکیموں سے مستفید ہونے والوں میں اسناد تقسیم کیں اور مختلف محکموں کی جانب سے لگائی گئی نمائشوں کا دورہ کیا۔ اس سے پہلے وزیر اعلیٰ نے مہارشی والمیکی اور نانا صاحب کی مورتیوں پر پھول چڑھائے۔ انہوں نے والمیکی رامائن کی تلاوت میں حصہ لیا اور سیتا کوئیا اور قدیم شیو مندر میں پوجا کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مہارشی والمیکی کی تپسیا کا مقام بٹور روحانی، ثقافتی اور تاریخی ورثے کا انمول خزانہ ہے۔ یہ وہ مقدس سرزمین ہے جہاں مہارشی والمیکی نے رامائن کی تصنیف کی، ماں سیتا کو پناہ ملی، اور لو اور کش نے اپنا بچپن گزارا۔ اس سرزمین نے 1857 کی پہلی جنگ آزادی میں نانا صاحب پیشوا، تاتیا ٹوپے اور دیگر انقلابیوں کی بہادری اور قربانیوں کا مشاہدہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے مندروں میں مسلسل رامائن کی تلاوت کا سلسلہ جو گزشتہ سال اس مبارک تاریخ پر تعطیل کے اعلان کے ساتھ شروع کیا گیا تھا، آج ریاست بھر کی ہزاروں خانقاہوں اور مندروں میں عقیدت اور عقیدے کے ساتھ منعقد کیا جا رہا ہے۔

مہارشی والمیکی نے دنیا کی پہلی مہاکاوی رامائن کی تصنیف کی اور بھگوان شری رام کے نظریات کو لوگوں تک پہنچایا۔ رامائن صرف ایک کتاب نہیں ہے بلکہ ایک مہاکاوی ہے جو زندگی گزارنے کے فن، خاندانی ذمہ داریوں، بھائی چارے، شوہر اور بیوی کے فرائض اور ایک بادشاہ کی اپنی رعایا کی حفاظت کے فرائض کی رہنمائی کرتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مہارشی والمیکی کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ انسان اپنے اعمال سے عظیم بنتا ہے۔ رتنا کر سے مہارشی والمیکی تک کا سفر، عقیدت اور خود کی تبدیلی کی ایک قابل ذکر کہانی ہے۔ ان کی زندگی ثابت کرتی ہے کہ عزم کے ساتھ کوئی بھی اندھیرے سے روشنی کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ مہارشی والمیکی کی رامائن نے بھگوان شری رام کے نظریات کو قوم اور دنیا میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج بھی رام کے نام پر ہر ہندوستانی اپنا سر عقیدت سے جھک جاتا ہے۔ مہارشی والمیکی نے رامائن کے ذریعے سماج کو بھگوان شری رام سے جوڑنے کا عظیم کام انجام دیا۔ بٹھور کی اہمیت نہ صرف مذہبی نقطہ نظر سے بلکہ تاریخی نقطہ نظر سے بھی منفرد ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بھگوان برہما نے اس مقدس سرزمین سے کائنات کی تخلیق کا آغاز کیا تھا۔ اس سرزمین نے مہارشی والمیکی کی تپسیا اور باباؤں کی عظیم روایت کا مشاہدہ کیا۔ ایودھیا کی شہزادی ماں سیتا کو پناہ دے کر اس سرزمین نے خواتین کے احترام کا مثال پیش کیا۔ جہاں خواتین کی عزت کا احترام کیا جاتا ہے وہ سرزمین زیارت گاہ بن جاتی ہے۔ اسی سرزمین پر لو اور کش جیسے بہادر لڑکوں نے اپنی بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا۔

بٹھور کا تعلق نانا صاحب پیشوا اور تاتیا ٹوپے سے بھی ہے، جو 1857 کی پہلی جنگ آزادی کے دو عظیم ہیروز تھے۔ یہیں جھانسی کی رانی لکشمی بائی نے اپنے بچپن میں گھڑ سواری اور تلوار بازی کی مشق کی تھی۔ بعد میں، اس نے انگریزوں کو للکارا اور جھانسی کو ہتھیار نہ ڈالنے کا عزم ظاہر کیا۔ بٹور کی یہ سرزمین ہندوستانی جدوجہد آزادی کی متاثر کن یادیں رکھتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کانپور میں اب میٹرو ریل دستیاب ہے۔ کانپور کے شہریوں اور عوامی نمائندوں کے مطالبے پر ہوائی اڈے کی سہولیات کو بڑھایا گیا ہے۔ کانپور کو لکھنؤ سے جوڑنے کے لیے ایک نیا ایکسپریس وے دستیاب کرایا گیا ہے۔ ٹرانس گنگا علاقے میں دریائے گنگا پر ایک نئے پل کی تعمیر کی منظوری دی گئی ہے۔ کانپور بائی پاس پر کام جاری ہے۔ بٹور میں گھاٹوں کی تعمیر اور بحالی کے ساتھ ساتھ مہارشی والمیکی آشرم تیار کیا گیا ہے۔ وہ مندر جہاں مہارشی والمیکی نے مراقبہ کیا اور رامائن کی تحریر شروع کی وہ پہلے خستہ حالت میں تھا۔

اب، مندر اور آشرم کو ایک عظیم الشان شکل دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بٹھور اور بلہور اسمبلی حلقوں میں ترقیاتی کاموں کو نئی رفتار دی جا رہی ہے۔ رامائن سرکٹ کے ذریعے بٹور کی شناخت کو بڑھایا جا رہا ہے۔ ترقیاتی منصوبے خطے میں بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کریں گے، سیاحت، صنعت اور روزگار کے مواقع میں اضافہ کریں گے۔ بٹور فیسٹیول بٹور کی تاریخی شناخت کو بحال کرنے کے لیے شروع کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے اس مقدس سرزمین کے مذہبی، ثقافتی اور انقلابی ورثے کو وسیع پیمانے پر پہچان مل رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت اپنی وراثت پر فخر کرتی ہے اور ہندوستان کی سرزمین سناتن دھرم اور اس کے عظیم انسانوں کے تئیں اظہار تشکر کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے۔ مہارشی والمیکی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایودھیا میں ایک مندر بنایا گیا تھا۔ ایودھیا بین الاقوامی ہوائی اڈے کا نام مہارشی والمیکی کے نام پر رکھا گیا تھا۔ ایودھیا میں سنت تلسی داس کے لیے وقف ایک مندر کا بھی فخر ہے، جو قرون وسطیٰ میں رام لیلا کے ذریعے رامائن کو ہر گھر تک پہنچاتے تھے۔ ایودھیا میں شبری ماتا کے لیے وقف ایک مندر بھی ہے۔ نشادراج، جو اپنی جلاوطنی کے دوران بھگوان رام کے دوست بن گئے، کے اعزاز میں، بھگوان رام اور نشادراج کا ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہوئے 56 فٹ اونچا مجسمہ شرنگاور پور، پریاگ راج میں نصب کیا گیا ہے۔ اسے پریاگ راج کے سنگم علاقے سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ مجسمہ بھگوان رام اور نشادراج کے درمیان دوستی کی علامت ہے۔

بھاجپا، بسپا کے کئی سابق اراکین اسمبلی سپا میں شامل

اکھلیش یادو نے خیر مقدم کیا، 2027 میں حکومت بنانے کا عزم کیا ظاہر

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی قیادت اور پارٹی کی پالیسیوں پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے بی جے پی، بی ایس پی سمیت مختلف جماعتوں کو چھوڑ کر کئی سابق ارکان اسمبلی اور اہم رہنما اپنے بڑی تعداد میں حامیوں کے ساتھ پیر کے روز سماجوادی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ ** سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے والوں میں ضلع بدایوں کی بسولی محفوظ اسمبلی نشست سے سابق رکن اسمبلی کشاگر ساگر، بدایوں کی داتا گنج اسمبلی نشست سے سابق رکن اسمبلی سنوڈ کمار شاکیہ، بدایوں کے بلاک پرمکھ کالی چرن عرف کے سی شاکیہ، جو بی ایس پی کی جانب سے سابق لوک سبھا امیدوار بھی رہ چکے ہیں، شامل ہیں۔ بی ایس پی چھوڑ کر آنے والوں میں سابق آئی اے ایس افسر رام بہادر پاسی، جو مظفر نگر لوک سبھا حلقے سے سابق امیدوار رہ چکے ہیں، میرٹھ سے دارا سنگھ پرجاپتی اور دیویش کمار، پریاگ راج سے سابق رکن اسمبلی اجے کمار، سیتاپور کی سیوتا اسمبلی نشست سے بی ایس پی کے امیدوار رہ چکے چندر پرکاش مشرا، بی جے پی رہنما اور ایف سی آئی کے ڈائریکٹر شاہجہاں پور کے پردیپ پانڈے، تلہر کے سابق بلاک پرمکھ سوربھ سنگھ گاندھی، تلہر شاہجہاں پور کے سابق اسمبلی اسپیکر رام کانت گوتم، گورو ساگر، پربھاش بہادر، شریش بہادر، فتح پور کے سابق بی ایس پی رہنما رام نرائن نشاد اور ہیرا لال نشاد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ چترکوٹ کے بی جے پی رہنما بلبیر پال، ضلع پریاگ راج کے بی ایس پی رہنما انیل پال، سابق ایم ایل سی پربھاوتی پال، آگرہ کے ضلع پنچایت رکن مانک چندر دیواکر، جو بی جے پی چھوڑ کر آئے ہیں، آگرہ کے سابق ضلع پنچایت رکن اور بی ایس پی رہنما جنگ سنگھ لودھی، مراد آباد کی ڈاکٹر شبیہا پروین، ڈاکٹر مرغوب قریشی، ذیشان علی، ستار ملک، شانِ عالم، آدتیہ شرما، روی شرما، ضلع پنچایت رکن رویندر کمار جاٹو، نیرج کمار جاٹو، ڈاکٹر جے کرن، انیل بنودھا، راجیش کمار راوت، رام دھین پریمی، ایڈووکیٹ سنجے پٹیل، ڈاکٹر امبیڈکر راشٹریہ ایکتا منچ کے بھوناتھ پاسوان، روپ لال راول، مہندر جاٹو، مکیش دھیمان، راجیو راوت، ودیا ساگر، جے پی موریہ، تلک رام راوت، ایڈووکیٹ آلوک ورما، اشونی شرما، جے پال پاسی، نوشے خان، صاحب الحق حسین، محمد شاہد، محمد وارث، محمد رئیس، علی شہزاد، محمد عادل اور وجیندر پرجاپتی سمیت دیگر افراد نمایاں رہے۔ ان تمام رہنماؤں نے اپنے ہزاروں حامیوں کے ساتھ سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ پارٹی میں شامل ہونے والے تمام رہنماؤں نے سماجوادی پارٹی کو مضبوط بنانے اور 2027 میں پارٹی کو مستحکم کر کے اکھلیش یادو کو وزیر اعلیٰ بنانے کا عزم ظاہر کیا۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے پارٹی میں شامل ہونے والے تمام رہنماؤں کا خیر مقدم کیا اور ان کے تئیں اظہارِ تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج پارٹی میں شامل ہونے والے رہنماؤں کی شمولیت سے مشرقی اور مغربی اتر پردیش، دونوں خطے ہل گئے ہیں۔ اسمبلی انتخابات بہت قریب ہیں۔ ان ساتھیوں کے ذریعے پورے اتر پردیش میں پی ڈی اے کے حق میں ایک پیغام گیا ہے۔ یہ تمام ساتھی اپنے آپ میں پی ڈی اے کے مضبوط ستون ہیں۔ ان کے شامل ہونے سے پی ڈی اے کی جدوجہد مزید مضبوط ہوئی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ نئے ساتھیوں کی آمد سے سماجوادی پارٹی اور پی ڈی اے کی جیت کا دائرہ مزید وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ پارٹی میں شامل ہونے والے تمام رہنماؤں، ان کے ساتھیوں اور کارکنوں کو پورا احترام دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کی شمولیت سے بہوجن سماج، پی ڈی اے سماج، بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے راستے اور ان کے نظریات پر چلنے والے بہت سے حامی اور معاونین بھی پارٹی سے وابستہ ہوئے ہیں۔

مولانا مرزا محمد اطہر کی دسویں برسی پر مفت طبی کیمپ کا انعقاد

ضرورت مندوں کی طبی جانچ، مفت ادویات کی تقسیم اور ڈاکٹروں نے دیا طبی مشورہ

لکھنؤ۔ مرحوم خطیبِ اکبر مولانا مرزا محمد اطہر کی دسویں برسی کے موقع پر ایم ایس جی فاؤنڈیشن کی جانب سے شاہی خیرات خانہ، وکٹوریہ اسٹریٹ پر مفت طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ میں لوگوں کے بلڈ پریشر، بلڈ شوگر اور وزن کی جانچ کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ضرورت مندوں میں مفت ادویات تقسیم کی گئیں اور ڈاکٹروں نے طبی مشورے بھی دیے۔ اس موقع پر مولانا یعسوب عباس نے فاؤنڈیشن کی اس پہل کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم مولانا مرزا محمد اطہر کی یاد میں خدمتِ خلق کا ایسا پروگرام ایک نیک اور قابلِ تعریف اقدام ہے۔ انہوں نے فاؤنڈیشن کے تمام ذمہ داران اور اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں شیوپال سانوریا، سابق کونسلر، سعود مشیر، ریاستی سکریٹری سماج وادی پارٹی، مختار احمد سمیت دیگر معاونین نے بھی شرکت کی۔ طبی ٹیم میں ڈاکٹر سکشم مشرا، ایمرجنسی میڈیکل آفیسر، بلرام پور اسپتال؛ ڈاکٹر سلیم، میڈیکل آفیسر؛ ڈاکٹر سید شاہد رضا، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ؛ ڈاکٹر مرزا ہارون بیگ اور ڈاکٹر محمد صاد، بلرام پور اسپتال نے اپنی خدمات پیش کیں۔ ایم ایس جی فاؤنڈیشن کی جانب سے بانی محمد صادق، صدر سید محمد حیدر (عالم رضوی)، فیض عباس، علی عباس اور رضا سمیت دیگر اراکین موجود رہے۔ جونیئر ٹیم میں ام ایمن، افرین مجیب، شائستہ شاکر، محمد فرید، محمد احسن، محمد حیدر، حسن امام، شہاب راشد، بتول رضوی، نبیل احمد، عندلیب فاطمہ، کنیز زینب اور شعیب اختر نے تعاون کیا۔ ایم ایس جی فاؤنڈیشن کی اس کوشش کے ذریعے مرحوم مولانا مرزا محمد اطہر کی یاد میں خدمتِ خلق کا پیغام دیا گیا۔ اس پہل کا مقصد ضرورت مندوں کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ معاشرے میں انسانیت، بھائی چارے اور باہمی تعاون کے جذبے کو مضبوط بنانا تھا۔

سید شاہ وارث حسن ؒ کا 90 واں عرس 28 و 29 اکتوبر کو

لکھنؤ، 26 اکتوبر (پریس ریلیز): مولانا سید شاہ وارث حسن صاحبؒ کا 90 واں عرسِ مبارک 28 اور 29 اکتوبر 2026 کو خانقاہِ عالیہ وارثیہ حسنیہ، لکھنؤ کے سجادہ نشین سید شاہ واصف حسن واعظی کی قیام گاہ، واقع ٹی۔ جی۔ ہاسٹل روڈ، کھدرا لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ عرس کے پہلے روز 28 اکتوبر کو بعد نمازِ عشاء محفلِ عرس منعقد ہوگی، جس میں تلاوتِ کلامِ پاک، نعت خوانی، مناقبِ بزرگانِ دین اور دینی و اصلاحی تقاریر پیش کی جائیں گی۔ دوسرے روز 29 اکتوبر کو صبح 10 بجے محفل کا آغاز ہوگا۔ اس موقع پر بزرگانِ دین کی حیات و خدمات اور خانقاہی روایات پر گفتگو کے بعد رسمِ قل، ایصالِ ثواب اور تقسیمِ تبرکات کا اہتمام ہوگا۔ سید شاہ واصف حسن واعظی نے خاندان کے افراد، متعلقین، احباب اور وابستگانِ خانقاہ سے عرس کی تقریبات میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

مودی کے والد پر کھرگے کے تبصرے سے یوپی میں سیاسی تنازعہ

بی جے پی کا کانگریس پر حملہ، 2027 انتخابات سے پہلے بیان زیرِ بحث

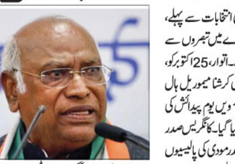

لکھنؤ: 26 اکتوبر (پی این ایس) 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے، کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کا پی ایم نریندر مودی کے والد کے بارے میں بیان بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ بہار کے انتخابات کے بعد، اور اب یوپی انتخابات سے پہلے، کانگریس پارٹی کے اس قسم کے بیان نے بھارتیہ جنتا پارٹی کو ایک ایسا جذباتی ایشو دے دیا ہے جسے برسر اقتدار پارٹی کسی بھی حالت میں چھوڑ نہیں سکتی۔ بہار اسمبلی انتخابات سے پہلے، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، پرینکا گاندھی واڈرا، اور بہار کے سابق نائب وزیر اعلی تیجسوی یادو کے ذریعہ ووٹر رائٹس یاترا کے دوران پی ایم مودی کی ماں کے بارے میں نازیبا تبصرہ کیا گیا تھا۔ اب کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے پی ایم مودی کے والد کو لے کر تبصرہ کیا ہے۔ بہار انتخابات سے پہلے کیے گئے ان تبصروں نے ریاست میں سیاسی ماحول کو گرما دیا تھا۔ اب، یوپی انتخابات سے پہلے، پی ایم مودی کے والد کے بارے میں تبصروں سے متعلق تنازعہ گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ اتوار، 25 اکتوبر کو، بہار کی راجدھانی پٹنہ کے سری کرشنا میموریل ہال میں سری کرشن سنگھ کے 139 ویں یوم پیدائش کی یاد میں ایک پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ کانگریس صدر نے اسٹیج سے مسلسل پی ایم نریندر مودی کی پالیسیوں پر حملہ کرتے ہوئے یکم نومبر کو دہلی میں ہونے والی ریلی میں بڑی تعداد میں لوگوں سے آنے کی اپیل کی۔ اس تقریر کے دوران ایک شخص اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور کہا کہ مودی نہیں جائیں گے۔ اس سے ملکارجن کھرگے ناراض ہو گئے، جنہوں نے مودی کے والد کے بارے میں تبصرہ کر دیا۔ ویڈیو سامنے آتے ہی تنازعہ بڑھ گیا۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو کانپور میں ترقیاتی پروجیکٹوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے دوران سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی اور اس کے لیڈر ذہنی طور پر دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ اس سے قبل سنیچر کی شام کو سی ایم یوگی نے کانگریس صدر کے بیان پر سخت جواب دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس پارٹی ہندوستانی سیاست میں 'گالی گلوج' کا مترادف بن گئی ہے۔ پارٹی کے قومی صدر کی جانب سے دنیا کے مقبول ترین سیاست دان اور ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی کے والد مرحوم کے خلاف جو نازیبا ریمارکس کیے گئے ہیں وہ ناقابل معافی اور انتہائی قابل مذمت ہیں۔ اس بار کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے خود پی ایم مودی کے والد کے بارے میں تبصرہ کیا۔ یہ معاملہ 25 اکتوبر کو منظر عام پر آیا۔ مانا جا رہا ہے کہ یوپی انتخابی ماحول دسمبر-جنوری میں گرم ہو جائے گا۔ انتخابی جلسوں میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ انتخابات فروری مارچ میں ہونے کا امکان ہے۔ ایسے میں انتخابات میں صرف چار ماہ رہ گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کانگریس صدر کا جاری کردہ بیان بہار انتخابات کے دوران دیے گئے بیان کے مطابق ہے۔ اس تناظر میں بی جے پی کانگریس پر حملہ آور ہے۔ یہ مسئلہ ریاست کے انتخابی میدان میں اٹھائے جانے کا پابند ہے۔ یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ پی ایم مودی اس مسئلے کو کس طرح حل کرتے ہیں۔ کانگریس نے بی جے پی کو ایک ایسا جذباتی ایشو دے دیا ہے جس کا مقابلہ کرنا پارٹی کے لیے مشکل ثابت ہوگا۔

آر ڈی ایس او میں ہفتۂ بیداریٔ نگرانی کا آغاز، دیانت داری کا حلف

واکاتھون اور نکڑ ناٹک کے ذریعے بدعنوانی کے خلاف بیداری مہم

لکھنؤ۔ آر ڈی ایس او میں ہفتۂ بیداریٔ نگرانی 2026 کا آغاز کیا گیا۔ یہ ہفتہ 26 اکتوبر سے یکم نومبر 2026 تک منایا جا رہا ہے۔ مرکزی ویجیلنس کمیشن (سی وی سی) اور ریلوے بورڈ کی ہدایات کے مطابق منعقدہ اس ہفتے کا مقصد عوامی خدمات میں دیانت داری، شفافیت اور اخلاقی طرزِ عمل کو فروغ دینے کے ساتھ ایمانداری، جواب دہی اور بہتر حکمرانی کے نظام کو مضبوط بنانا ہے۔ ہفتۂ بیداریٔ نگرانی کا آغاز 26 اکتوبر 2026 کو آر ڈی ایس او کے لیک پارک میں دیانت داری کا حلف لینے کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل، آر ڈی ایس او شری پربھاس دنسانا نے افسران اور ملازمین کو دیانت داری کا حلف دلایا۔ چیف ویجیلنس آفیسر (سی وی او)، آر ڈی ایس او شری ٹی اے انصاری سمیت دیگر سینئر افسران اور ملازمین نے پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ایمانداری، غیر جانب داری اور دیانت داری برقرار رکھنے کا عزم کیا۔ آر ڈی ایس او کی علاقائی اکائیوں میں بھی متعلقہ اکائیوں کے سربراہان کی قیادت میں بیک وقت دیانت داری کا حلف لیا گیا۔ دفتری احاطے سے معاشرے تک نگرانی اور بدعنوانی کے خلاف بیداری کا پیغام پہنچانے کے مقصد سے مانک نگر ریلوے انٹر کالج کے این سی سی کیڈٹس کی قیادت میں واکاتھون کا انعقاد کیا گیا۔ ڈائریکٹر جنرل، آر ڈی ایس او نے لیک پارک سے واکاتھون کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس میں تقریباً 400 افسران، ملازمین اور اسکولی طلبہ نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ شرکا نے نگرانی، ایمانداری اور بدعنوانی کے خاتمے سے متعلق موثر نعروں اور پیغامات والے بینر اور پوسٹر آویزاں کیے۔ اس پہل کا مقصد معاشرے کے ہر طبقے، بالخصوص نوجوان نسل میں اخلاقی اقدار، ایمانداری اور اجتماعی ذمہ داری کے تئیں بیداری پیدا کرنا تھا۔ بیداری مہم کو مزید موثر بنانے کے لیے افسران، ملازمین اور طلبہ کے لیے آفیسر کلب اور آر ڈی ایس او اسپتال کے سامنے نکڑ ناٹک بھی پیش کیا گیا۔ اس کے ذریعے اس سال کے موضوع "دیانت داری سے خوشحالی" (Probity for Prosperity) کا پیغام موثر انداز میں پیش کیا گیا۔ ناٹک میں دکھایا گیا کہ دیانت داری، شفافیت اور جواب دہی کسی بھی ادارے کی ترقی اور معاشرے کی خوشحالی کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔

لینگویج یونیورسٹی میں والمیکی رامائن کے تاریخی و سماجی پہلوؤں پر خصوصی لیکچر

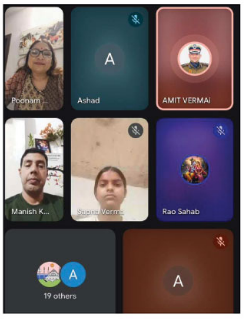

لکھنؤ۔ مہارشی والمیکی جینتی کے موقع پر خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ کی جانب سے 'مہاکاوی کے طور پر والمیکی رامائن: تاریخی مباحث' کے موضوع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر آئی جی شری امیت ورما نے رامائن کے تاریخی، سماجی، ثقافتی اور ماحولیاتی پہلوؤں پر اپنے خیالات پیش کیے۔ پروگرام کی منتظم، شعبۂ تاریخ کی سربراہ اور فیکلٹی آف سوشل سائنسز کی ڈین ڈاکٹر پونم چودھری نے استقبالیہ خطاب میں رامائن کو قدیم ہندوستان کے سماجی ڈھانچے، ثقافتی روایات اور سیاسی نظام کے مطالعے کا ایک اہم ماخذ قرار دیا۔ کوآرڈینیٹر ڈاکٹر منیش کمار نے اس کے تاریخی پس منظر اور عصری معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے اخلاقی اقدار، بہتر حکمرانی اور سماجی ہم آہنگی کی اہمیت اجاگر کی۔ مہمان مقرر شری امیت ورما نے رامائن کے زمانی تسلسل، متنی ساخت اور تاریخ نویسی سے متعلق سوالات پر گفتگو کی۔ انہوں نے آثار قدیمہ کے شواہد، بنیادی ماخذ اور گرنتھ میں بیان کردہ فلکیاتی تفصیلات کے حوالے سے مختلف تاریخی نقطۂ نظر کا تجزیہ کیا اور قدیم انتظامی نظام کی موجودہ دور میں معنویت واضح کی۔ لیکچر کے دوران رامائن کی ادبی و تاریخی اہمیت، عوامی زندگی، خواتین سے متعلق مباحث، ہندوستانی سنیما میں اس کی پیش کش اور نباتات و حیوانات کے تنوع پر بھی گفتگو ہوئی۔ خصوصی طور پر سبالٹرن تاریخ نویسی کے تحت نشادوں، جنگلاتی علاقوں میں رہنے والی برادریوں اور دیگر نظر انداز شدہ گروہوں کی نمائندگی اور سماجی کردار پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سوال و جواب کے سیشن میں اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ نے متنی اختلافات اور تاریخ نویسی کے طریقۂ کار سے متعلق سوالات اٹھائے۔ شری ورما نے ان کے جوابات دیتے ہوئے قدیم رزمیہ متون کے مطالعے میں معروضی اور بین الشعبہ جاتی تحقیقی نقطۂ نظر اپنانے پر زور دیا۔ پروگرام کا اختتام ڈاکٹر پونم چودھری کے اظہارِ تشکر کے ساتھ ہوا۔

یوپی قانون ساز کونسل کے انتخابات: سات مقامات پر صبح 8 بجے سے ہوگی ووٹوں کی گنتی

لکھنؤ: 26 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش قانون ساز کونسل کی پانچ گریجویٹ اور چھ اساتذہ کی نشستوں کے لیے دو سالہ انتخابات 2026 کی گنتی منگل 27 اکتوبر کو صبح 8 بجے شروع ہوگی۔ گنتی متعلقہ ریٹرننگ آفیسر کی موجودگی میں مقررہ مراکز پر کی جائے گی۔ ووٹوں کی گنتی کہاں ہوگی؟ لکھنؤ: گریجویٹ سیٹ کے لیے ووٹوں کی گنتی ہال نمبر 7 میں اور ٹیچر سیٹ کے لیے ہال نمبر 8 لکھنؤ کے رما بائی ریلی گراؤنڈ میں ہوگی۔ وارانسی: گریجویٹ سیٹ کے لیے ووٹوں کی گنتی ہال نمبر 1 میں اور ٹیچر سیٹ کے لیے ہال نمبر 2 میں اسٹیٹ ویئر ہاؤس کارپوریشن، وارانسی میں ہوگی۔ آگرہ: گریجویٹ سیٹ کے لیے ووٹوں کی گنتی ہال نمبر 1 میں اور ٹیچر سیٹ کے لیے ہال نمبر 2 میں نوین کرشی اُتپادن منڈی سمیتی، ٹنڈلا روڈ، آگرہ میں ہوگی۔ میرٹھ: گریجویٹ نشست کے لیے ووٹوں کی گنتی ہال اے میں اور اساتذہ کی نشست کے لیے گاندھی ہال بلڈنگ، سردار ولبھ بھائی پٹیل یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی، مودی پورم، میرٹھ میں ہال بی میں ہوگی۔ الہ آباد-جھانسی گریجویٹ سیٹ: گنتی ہال نمبر 1، کوٹھاری ہال، بندیل کھنڈ ڈگری کالج، جھانسی میں ہوگی۔ بریلی-مراد آباد ٹیچر سیٹ: گنتی ہال نمبر 1، سنجے کمیونٹی ہال، بریلی میں ہوگی۔ گورکھپور-فیض آباد ٹیچر سیٹ: گنتی ہال نمبر 1 اور 2، کامرس بلڈنگ، پنڈت دین دیال اپادھیائے گورکھپور یونیورسٹی، گورکھپور میں ہوگی۔

پارا میں حاملہ خاتون سے بدسلوکی، راہگیروں پر تھار چڑھانے کا ملزم گرفتار

مدھیہ پردیش کے شہڈول سے گرفتاری، ملزم کے خلاف پہلے بھی دو مقدمات درج

لکھنؤ پرانا پارا میں گزشتہ بدھ کی رات حاملہ خاتون کے ساتھ بدسلوکی اور راہگیروں پر تھار گاڑی چڑھانے کے معاملے میں مرکزی ملزم کو پارا پولیس نے مدھیہ پردیش کے شہڈول سے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ملزم کو ضابطے کے مطابق جیل بھیج دیا ہے۔ پارا انسپکٹر سریش سنگھ کے مطابق 21 اور 22 اکتوبر کی درمیانی شب روہت کمار گپتا اپنی حاملہ اہلیہ پائل گپتا اور بھائی کے ساتھ پرانا پارا سے گزر رہے تھے۔ اسی دوران اوورٹیکنگ کو لے کر ہوئے تنازع میں تھار کے ڈرائیور نے نشے کی حالت میں روہت کی اہلیہ کو دھکا دے دیا۔ روہت نے مخالفت کی تو ملزم نے گالم گلوچ کرتے ہوئے جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ الزام ہے کہ اس کے بعد ملزم نے بھیڑ اور روہت پر جان بوجھ کر تیز رفتار تھار چڑھا دی، جس سے روہت سمیت دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ اس معاملے میں پارا تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ واقعے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس کمشنریٹ کے اعلیٰ افسران نے ملزم کی گرفتاری کے احکامات دیے۔ اس کے بعد پارا پولیس کی ٹیم نے سرویلانس سیل کی مدد لی اور اتوار کو مدھیہ پردیش کے شہڈول ضلع کے بیوہاری تھانہ علاقے کے گاؤں کھڑرے وگھاٹ سے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت لکھنؤ کے کرشنا نگر تھانہ علاقے کے عالم باغ واقع وراث نگر کے رہائشی سندیپ کمار دویدی کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق سندیپ کا مجرمانہ ریکارڈ بھی رہا ہے۔

مہارشی والمیکی جینتی پر صفائی متروں کا اعزاز، وزیر نے پی پی ای کٹس تقسیم کیں

لکھنؤ: 26 اکتوبر (پی این ایس) مہارشی والمیکی جینتی کے موقع پر سوموار کو گومتی نگر میں اربن لوکل باڈی ڈائریکٹوریٹ میں صفائی متروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ شہری ترقی کے وزیر اے کے شرما نے صفائی متروں میں پی پی ای کٹس تقسیم کیں اور ان کے تعاون کی تعریف کی۔ اس موقع پر وزیر موصوف نے کہا کہ شہروں میں صفائی ستھرائی کے نظام کو مضبوط بنانے میں صفائی متروں کا کردار اہم ہے۔ ان کی محنت اور لگن شہری علاقوں میں صفائی کو یقینی بناتی ہے۔ صفائی متروں کی صحت اور حفاظت حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس موقع پر میئر سشما کھرکوال بھی موجود تھیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر نے کلین ایئر سروے 2026 میں قومی سطح پر پہلا مقام حاصل کیا ہے، یہ کامیابی صفائی کارکنوں کی انتھک محنت اور میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کے اجتماعی تعاون سے حاصل ہوئی ہے۔ صفائی کے کارکن صفائی کے نظام کی مضبوط بنیاد ہیں۔ پرنسپل سکریٹری برائے شہری ترقی پی گرو پرساد اور سکریٹری برائے شہری ترقیات انوج کمار جھا بھی اس تقریب میں نمایاں طور پر موجود تھے۔